

درمیان علیؑ و عیوب

غلامِ خدا

شیان علیؑ و عیوب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَاءٌ مِنْ التَّحِيَّةِ الْأَرْحَمَةِ مِنَ اللَّهِ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَبِحَمْدِهِ

جو از نیکایم متعین

اور
صیاب کرام

مستریان جو از متعین ہر کا پیر ہا لہ بی سکتے ہیں مگر اس
بر سالہ میں ایسے گئے جو از متعین کے کسی شہوت کی صحت سے
انکار نہیں کر سکتے اور یہی اس کو کسی حدالست میں
چیلنج کر سکتے ہیں۔

ہمارے شعبہ تبلیغ کی

انیسویں پیش کش

شیرستان عوامی مفہم علی شاہ مروان

ارٹھم عوامی مفہم علی شاہ مروان

فہرست مطالب

- | | | |
|--------------------------------------|----|--|
| ۱۔ متعہ کے حلال ہونے کی پہلی دلیل | ۱۰ | ابن عباس نے آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ پڑھ کر حوازمعہ کا اعلان فرمایا ہے۔ ۳۷ |
| دلیل قرآن پاک ہے ۲۳ | | |
| ۲۔ اسدنی علی کی گواہی کہ آیت فضا | | |
| استتعم حوازمعہ میں ہے۔ ۲۵ | ۱۱ | ابن عباس کی اجل والی روایت کی حاکم نے تصحیح کر دی ہے۔ ۳۸ |
| ۳۔ وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ | | |
| ایتنا اسلام میں متعہ جائز تھا | ۱۲ | بقول ابن عباس دوسرے صحابہ بھی اجل مسمیٰ پڑھتے تھے۔ ۳۸ |
| ۴۔ وکلاء صحابہ کا اپنا اقرار کہ | | |
| متعہ بھی نکاح ہے ۲۹ | ۱۳ | حاکم سنہوں میں جو تھی حدی کا مجدد ہے۔ ۳۹ |
| ۵۔ وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ آیت | | |
| متعہ منسوخ نہیں ہے۔ ۳۰ | ۱۴ | حاکم کی تفسیر اصح التفسیر ہے ۴۰ |
| ۶۔ آیت متعہ میں صحابہ نے الی اجل کی | ۱۵ | اما حاکم بکا اہلسنت ہے۔ ۴۱ |
| پڑھ کر حکایت متعہ کو ثابت کیا | ۱۶ | قرأت شاذہ پر امام اعظم کے نزدیک عمل کرنا جائز ہے۔ ۴۲ |
| ۷۔ عبداللہ بن مسعود کی الی اجل مسمیٰ | | |
| کے بارے گواہی۔ ۳۲ | ۱۷ | آیت متعہ کے منسوخ ہونے کا جھوٹا دعویٰ اور اس کے دندان شکن جوابات ۴۲ |
| ۸۔ ابن بن کعب کی الی اجل مسمیٰ | | |
| کے بارے گواہی۔ ۳۳ | | |
| ۹۔ سنی علی کا خدا سے مقابلہ اور | ۱۸ | متعہ کے سات مرتبہ حلال اور حرام ہونے کا دعویٰ ۴۶ |
| آیت متعہ کے بارے بھانت | | |
| بھانت کے اقرار اور ان کے جواب | ۱۹ | دعویٰ نسخ کو ۴۷ جابجہ جھٹلایا ہے ۴۰ |

اور اصحاب بقول اہل سنت کے ۲۸
 سنی عالم کی گواہی کہ پہلی انھیں
 مشورہ میں آل زہیر کے گم کرواتے ۵۴
 ۲۹ بنت الہدیٰ کی اپنے بیٹے کو نصرت
 کہ مشورہ متوشیں ابن عباس سے
 جیسا چھوڑ کرنا ۵۸
 ۳۰ عوسجری دو چیلاری اور علیہ
 زادی کو مشورہ کا صل ہونا ۵۹
 حضرت مائشہ مشورہ کو حلال جانتی
 تھی اپنی سبزی کی طرح ۶۰
 شیعہ سنی علماء کا مشورہ متوشیں
 اشعار میں مقابلہ ۶۱
 ۳۱ لائق کا تماشاد و حضرت معاذ
 زندہ ہار زندہ ہار زندہ ہار ۶۲
 کتب سیاہ صحابہ میں زنا کی فضیلت
 اور زمین حد کتب سے ثبوت ۶۳
 مشورہ کے حلال ہونے کو تیسری دلیل
 عمر کا لین اعلان ہے کہ ناصحہ سال میں
 دو مشورہ حلال تھے اور بارہ حد
 کتب اہل سنت سے ثبوت ۶۶
 بقول زادی عمر کا اقرار کہ مشورہ
 زنا در سالت میں حلال تھا ۶۸

اور میں حرام کرتا ہوں ۶۸ ۲۶
 تفسیر کبیر لام زادی سے انبیاء کے
 لیے مقام تفسیر میں اظہار کر کے
 ۲۷ عمر کا اعلان کرنا مذکورہ سال میں
 تین چوبیس مشورہ سمیت حلال تھیں ۶۴
 ۲۸ عمر کی صفائی میں ان کے وہ کلا کے
 بھانت بھانت کے مذاق سے تھے
 میزان سچائی پر تلے ہوئے جو آیا ۶۸
 ۲۹ امام احمد کی حیثیت مشورہ کے
 بارے میں گواہی ملاحظہ ہو۔ ۶۶ ۲۹
 سکوت صحابہ کے موجود کو خودی
 علماء نے برپا کر دیا ہے۔ ۶۷
 مشورہ میں عمر کی ابن عباس اور
 عمران نے مخالفت کی ہے۔ ۶۸
 مشورہ میں عمر کی جابر اور بنت ابی بکر
 نے اور تمام مسلمانوں نے مخالفت کی ۶۹
 ۳۰ صحابہ نے بھی جھٹلایا ہے ۵۲
 مشورہ کے بارے میں ایک مسلمان
 سے مناظرہ میں ہار جانا۔ ۶۳
 مشورہ کے بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
 بن ابی طالب نے مخالفت فرمائی ہے ۶۵
 ۳۱ مخالفت جانتے ہیں ۴۹
 عمر کے مشورہ کے حرام کرنے والے
 مسلک پر نظر ثانی اور حرام نہ کر صحابہ
 پر بحث منقصل۔ ۶۹

۵۵ خاموشی یعنی خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ ۱۰۰

۵۱۔ سنی علماء کا فیصلہ کہ ہر بات کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ ۱۰۶

۵۲۔ سنی علماء کا اپنا فیصلہ کہ سکوت صرف ہی کریم کا حجت ہے۔ ۱۰۴

۵۳۔ سنی علماء کا دوسرا فیصلہ کہ خاموشی صرف کنواری کی اور نبی کریم کی حجت ہے۔ ۱۰۴

۵۴۔ متفقہ حلال ہونے کی پوری دلیل صحابہ کی گواہی کہ متفقہ سترے ہی سبب سے پہلے منع کیے۔ ۱۰۵

۵۵۔ متفقہ حلال ہونے کا پانچویں دلیل صحابی رسول عبداللہ بن عباس بھی بنت ابی بکر کا لرح متفقہ کو حلال جاننا تھا۔ ۱۰۷

۵۶۔ بارہ عدد سنی کتب کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

۵۷۔ ابن عباس کے متفقہ حلال ہونے کی شواہد نے خوب توثیق کی ہے۔ ۱۰۸

۵۸۔ منکرین متفقہ پر پتھر پڑنے کا ذرا امام قشیری کے سامنے فرمائی ہے۔ ۱۱۲

ابن عباس کا اولاد نیز کوشور پینا کہ مسئلہ متوجہاں سے پوچھو ۱۱۱

ابن عباس کا فیصلہ کہ تم نے متوجہاں کے لوگوں کو زنا کا جناح کر دیا ہے ۱۱۶

ابن عباس کا فیصلہ کہ متوجہ جمعیت خداوندی چلاؤ گے اس کو روکا ہے ۱۱۳

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی گواہی کہ ابن عباس متفقہ حلال جاننا تھا ۱۱۴

اہل کہ متفقہ حلال جانتے تھے ۱۱۵

ابن عباس کے متفقہ کو حلال جاننے کی بابت وکلاء صحابہ کے ٹکڑے غلام اور ان کے جوابات۔ ۱۱۶

ابن عباس نے متفقہ حلال ہونے کے فتویٰ سے مرتے دم تک جو غائب نہیں کیا ۱۱۷

متفقہ حلال ہونے کی چھٹی دلیل صحابی رسول عمران بن حصین بھی اسد بنت ابی بکر کی مانند متفقہ کو حلال جاننا تھا اور اس عدد کتب ثبوت ملاحظہ ہو۔ ۱۱۹

احمد ثعلبی کی توثیق رب تعالیٰ نے امام قشیری کے سامنے فرمائی ہے ۱۱۲

۵۹۔ متفقہ حلال ہونے کی ساتویں دلیل صحابی رسول جابر بھی بنت ابی بکر کی مانند متفقہ کو حلال جاننے تھے ۱۱۷

۶۰۔ صحیح مسلم و بخاری سمیت آٹھ عدد اہلسنت سے ثبوت ۱۲۳

۶۱۔ روایت مسلم میرا بن قیم کی مفصل بحث ہو کہ نہایت ہی جواز متفقہ میں مفید ہے۔ ۱۲۶

۶۲۔ جواز بر کی جواز متفقہ والی روایت کے بارے سنی علماء کے جہانت جہانت کے ہذا اور ان کے درمیان شکست جوابات ۱۳۰

۶۳۔ صحیح مسلم کی وہ روایات ہیں سے حرمت متفقہ ظاہر ہوتی ہے اور خودی علماء کا ان کے روایت کے جھوٹے ہونے کا اقرار ۱۳۳

۶۴۔ قول صحابی کہ ہم نے ایسی کلمے کے بارے میں یہ کام کیا ہے سنی علماء کے نزدیک یہ قول حدیث مرفوعہ کا حکم ہے ۱۳۵

۶۵۔ صحابی کے حکم منسوخ کی زمانہ شیخین میں بقا کی تھی اور جابر کی روایت ۱۳۶

۶۶۔ متفقہ حلال ہونے کی دسویں دلیل صحابی رسول ابو سعید خدری بھی اسما کی طرح متفقہ کو حلال جاننا تھا ۱۳۶

۶۷۔ متفقہ حلال ہونے کی دسویں دلیل کہ معاویہ بھی اسما کی طرح نبی کے بعد متفقہ کو حلال جانتا تھا۔ ۱۳۰

۶۸۔ معاویہ اپنی مؤثرہ معاند کو بیت المال سے وظیفہ بھی دیتا تھا ۱۳۶

۶۹۔ متفقہ حلال ہونے کی گیارہویں دلیل حضرت علی بھی متفقہ کو حلال جانتے تھے عدد کتب اہلسنت سے ثبوت ۱۳۳

۷۰۔ حدیث متفقہ کی بارہویں دلیل ابن عباس کے اصحاب بھی متفقہ کو حلال جانتے تھے عدد سنی کتب سے ثبوت ۱۳۵

۷۱۔ جو زین متفقہ۔ ابن جابر طاہر اور عطا کے فضائل ملاحظہ ۱۳۷

۸۶. متوہ کے حلال ہونے کی تقریبیں
 دلیل انام اہم سنت ابن جریر نے
 ستر عورت سے خود متوہ فرما کر سوج
 حرم کو تو اب پہنچایا ہے ۱۲۸

۸۸. متوہ کے حلال ہونے کی ۱۴ اور ذیل
 سعید بن جبیر نے مکہ میں خود
 متوہ فرمایا تھا ۱۳۹

۸۹. متوہ کے حلال ہونے کا ۱۵ اور ذیل
 اب تک متوہ کو حلال مانتے تھے
 ۱۴۰

۹۰. سنی علماء کا فیصلہ کہ اگر ایک مفتی
 شیخ کو حلال کہتا ہے اور دوسرا حرام
 تو دونوں حق پر ہیں۔ ۱۴۱

۹۱. اور مسلمان متوہ میں فتاویٰ کا اختلاف
 است کے لئے رحمت ہے ۱۴۵

۹۲. متوہ کی حلیت کی ۱۴ اور ذیل
 مسلم بن سعید نے امرا کے سے
 متوہ کیا ۱۵۰

۹۳. متوہ کے حلال ہونے کا ۱۶ اور ذیل
 فقہ بلوچین متوہ کو حلال جانتے
 تھے ۱۵۸

۹۴. حلیت متوہ کی ۱۸ اور ذیل
 امامانک نے بھی حلیت متوہ کا فتویٰ
 دیا ہے ۷۵ حدیث ثبوت ۱۵۹

متوہ کے حلیت کی ۱۹ اور ذیل
 ذیل کہ کئی حدیث میں متوہ کو حلال ہونے کا
 حلیت کا ۲۰ اور ذیل کہ اگر ہر جنس
 متوہ کو حلال جانتا تھا۔ ۱۶۲

۲۱ اور ذیل حلیت متوہ کی کہ ابن
 عمر نے متوہ کو حلال جانتا تھا۔ ۱۶۷

۹۵. متوہ کو حرام کہنے والوں کے حلال
 دلیل اول متوہ میں ہیبت برائیاں
 ہیں اور اس کا جواب ۱۶۸

دلیل دوم۔ متوہ میں زنا ہے
 اور اس کے دندان شکن جواب ۱۷۱

موسوی محمد علی جانتا ہار کے متوہ اور
 زنا میں مماثلت کے چند دعوے
 را زنا اور متوہ میں اجبت
 اور اس کا دندان شکن جواب ۱۷۲

۱۰۲. دعویٰ ہے اور اس کا جواب ۱۷۲

۱۰۲. دعویٰ کا زنا اور متوہ میں تعین
 وقت ضروری ہے اور اس کا ثبوت
 ہے۔ جواب ملاحظہ ہو ۱۷۷

۱۰۳. دعویٰ کا زنا اور متوہ میں تنہائی
 ضروری ہے اور اس کا جواب ۱۷۸

۱۰۴. دعویٰ کا زنا اور متوہ میں عورتوں
 کی تعداد معین نہیں اور اس
 کا جواب ملاحظہ ہو ۱۷۹

۱۰۵. دعویٰ کا زنا اور متوہ دونوں
 بے جواب ہوتی ہیں اور اس کا
 دندان شکن جواب ۱۷۹

۱۰۶. دعویٰ کا زنا اور متوہ دونوں
 نہیں ہے اور اس کا جواب ۱۸۰

۱۰۸. زنا اور متوہ دونوں میں وراثت نہیں
 ہے اور اس کا دندان شکن جواب ۱۸۱

۱۰۸. دعویٰ کا زنا اور متوہ میں شرط
 مرد کے ذمہ نہیں ہوتا اور اس کا جواب ۱۸۱

۱۰۹. بیعتی عہداری کے حکیم متوہ کے
 بارے خرافات ایران کا جواب
 حرافت اول کے متوہ میں شکل زنا عادت
 نہیں ہے اور اس کا جواب ۱۸۳

۱۰۳. خرافات نکاح میں کہ سے زیادہ جو کہیں
 جمع نہیں ہو سکتیں اور اس کا جواب ۱۸۵

متوہ اور زنا کے میراث نہیں
 ملتا اور اس کا جواب ۱۸۶

نکاح متوہ میں عورت اپنے شوہر
 کی طرف منسوب نہیں ہوتی اور اس
 کا دندان شکن جواب ۱۸۷

کوئی شریف یہ نہیں کہتا کہ میں ولد
 متوہ ہوں۔ اور اس کا جواب
 حسن سہروردی کے خرافات اور
 ان کے جوابات ۱۸۸

حرافت اور متوہ کی غرض محض
 قضاء شہوت ہے۔ اور ان کے
 دندان شکن جوابات ۱۸۹

خلاف ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶ اور ان کے جواب ۱۹۰

حرم متوہ کی تیسری دلیل کو متوہ
 عورت نہ ہی زنا اور نہ ہی کبیر ہے ۱۹۲

جواب۔ متوہ زوجہ ہے اور متوہ
 نکاح اور ثبوت سنی کتب سے ۱۹۳

سنی محدثین نے بھی متوہ کو
 زوج تسلیم کیا ہے ۱۹۴

- ۱۱۰۔ اعتراض قرآن میں مذکور جگہ اطلاق
اس حرمت پر ہوا ہے جس کا نکاح
۱۲۹۔ دائمی ہوا اور اس کا برابر
۱۳۱۔ من بیع بجمہۃ کا جواب ۱۹۷
۱۳۲۔ مولوی محمد علی کی ایک شریکی
اور اس کا مدعا ان شکن جواب ۱۹۸
۱۳۳۔ اعتراض ازواج صرف ۴ میں
متخصریں۔ اس کا مدعا ان شکن
جواب کا ازواج نبی ۹ مقیم ۱۳۳۹
۱۳۴۔ حرمت متعہ کی جو کج دلیل کی
متوعہ کے لئے نوازیم زوجیت
ثابت نہیں ہیں اور اس کا جواب
۱۳۵۔ زوجیت عرض مفارق ہے
اسی طرح میراث زوجہ برض
مفارق سے مفصل بحث ۲۸
۱۳۶۔ اعتراض متوعہ پر عدت
طلاق ظاہر لایا۔ لسان نہیں ہے
اور اس کا مفصل جواب ۲۰۷
۱۳۷۔ استنفادات ابن بابویہ کی
عبارت اسباب حمل ۴۴ میں اس پر
اعتراض اور اس کا جواب مفصل
۲۲۱۔

- ۱۳۸۔ صاحب مخزن نے روز غیر حرمت
مشہور دلی روایت کو اپنی کتب
سے پیش کیا ہے اور اس کا مدعا
مفصل جواب ملاحظہ ہو ۲۲۰
۱۳۹۔ جیسا جواب کہ سفی ملکہ کا ایسا
اقرار کہ روز غیر متعہ کا حرام
ہونا غلط ہے۔ ۲۲۰
۱۴۰۔ سفیوں کی توپ کا آکٹواں
گولہ کہ مانا نے ابن عمر کے سوال کے
بعد مذکور کیا ۲۳۲
۱۴۱۔ اس کے تفصیل سے ۳ عدد
جوابات ملاحظہ۔
۱۴۲۔ مخالف کی توپ کا گولہ
کو فروغ کافی میں لکھا ہے کہ متعہ ۲۲۸
مذکور ہے جیسا ہے ۲۳۵
۱۴۳۔ اس کا مفصل جواب اب ان سفی
بے شرخوں کی فہرست جو متعہ ۱۴۹
کو طلاق لکھ گئے ہیں ۲۳۶
۱۴۴۔ توپ کا دسواں گولہ متعہ زیادہ
کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ ۱۵۰
اس کا مفصل جواب ۲۳۸۔
- ۱۴۵۔ سفیوں کی توپ کا گیارہواں گولہ
کو متعہ عقدا سد سے۔ اور
آٹھ صفحات پر مشتمل اس کا
دندان شکن جواب ملاحظہ ہو ۲۳۱
۱۴۶۔ سفیوں کے خلاف سفیوں کی توپ کا
ہار ہواں گولہ کہ آیت فتحا
استمتمت متعہ کے بارے
چازل نہیں ہوئی ہے اور اس کا
دندان شکن جواب ۲۵۰
۱۴۷۔ سفیوں کی توپ کا ۱۳ واں گولہ
کو آیت مذکورہ کو متعہ پر حمل
کرنے کا تقم قرآن کے خلاف ہے
اور اس کا مفصل جواب ۲۵۳
۱۴۸۔ مخالف کی توپ کا ۱۳ واں گولہ کہ
آیت نبی الی اجل سمی قرأت شاہ
ہے اور اس کا مفصل جواب ۲۵۴
۱۴۹۔ مخالف کی توپ کا ۱۵ واں گولہ کہ
الی اجل کا تعلق استناب ہے
مذکور عقدا سے۔ اور اس کا جواب ۲۵۵
۱۵۰۔ مخالف کی توپ کا ۱۶ واں گولہ کہ
حد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں ۲۵۹

۱۵۱. اور اس کا جواب ۱۵۹ مخالف کی توہ کا ۲۲۲ واں گولہ کر
 ۱۵۲. شیعوں کے خلاف مخالف کی متفقہ میں ہوتی ہے ذلت ہے ۲۷۲
 توہ کا ۱۷۷ واں گولہ کہ اگر تبت اور اس کا دندان شکن جواب
 سے متفقہ مراد لیا جائے تو ۱۷۰۲۲ سنہ کی توہ کا ۲۲۳ واں گولہ
 تحریف قرآن بنا اور اس کا جواب ۲۷۷ اور اس کا متفقہ میں جواب ۲۷۷
 ۱۵۳. ۱۸ واں گولہ کہ مشیہ مدعی ۱۹۱ شیعوں کے خلاف مخالف کی توہ کا
 اور سنی ملکہ میں اور اس کا ۲۲۳ واں گولہ کہ متفقہ میں سب لوگوں
 متفقہ جواب ۲۶۱ کہاں ہیں کیسے ہے اور اس کا جواب ۲۵۵
 ۱۵۴. ۱۹ واں گولہ کہ مشیہ متفقہ ۱۹۲ مخالف کی توہ کا ۲۵۵ واں گولہ اور
 وہیہ کرتے ہیں ۲۶۳ اس کا دندان شکن جواب ۲۷۷
 اور اس کا متفقہ جواب ۲۶۳ سنہ کی توہ کا ۲۶۶ واں گولہ کہ
 شیعوں اپنی لوہا کی متفقہ کے لئے ۱۵۵
 ۱۵۵. ۲۰ واں گولہ کہ ذکر متفقہ سے متفقہ میں ہوتا ہے اور اس کا
 متفقہ جواب ۲۶۵ دندان شکن جواب ۲۷۷
 ۱۵۶. سنہ کی توہ کا ۲۱ واں گولہ کہ مخالف کی توہ کا ۲۷۷ واں گولہ کہ
 متفقہ یعنی نکاح موتی ابتدا اسلام متفقہ میں ہوتا ہے اور اس کا
 میں جائز تھا اور اس کا جواب ۲۶۳ دندان شکن جواب ۲۷۷
 ۱۵۷. صحابہ شیعوں وال متفقہ جائز چاہتے تھے ۲۶۳ سنہ کی توہ کا ۲۸ واں گولہ کہ
 ۱۵۸. سووری و غیرہ کا فیصلہ کہ متفقہ متفقہ کے عمل کا اپنے گھر کی
 حرمت متفقہ قرآن سے خود اتین سے استتاج کریں۔
 ثابت نہیں ہے ۲۷۹ اور اس کا دندان شکن جواب ۲۸۵

۱۷۱. سنیوں کی توہ کا ۳۱ واں گولہ کہ
 ۱۷۲. کاسی طمانے اپنے تمام فتوؤں متفقہ میں ہوتا ہے اور اس کا جواب
 پر عمل فرمایا ہے متفقہ سنی مذہب ۱۷۲ سنی فقہ میں ہے کہ میان بیوی کے
 میں سنی پاک ہے۔ ۲۸۹ بوس و کنار سے رزق زیادہ دینا ہے ۲۹۹
 غلہ بخش چھٹے سے پاک ہے ۳۳ توہ کا ۳۳ واں گولہ کہ نکاح میں
 کا نیکان زن در حالت ناز جائز ہے گواہ ہوتے ہیں اور متفقہ میں گواہ
 ۱۷۴. ۲۹ واں گولہ کہ متفقہ کرنے والوں نہیں ہیں جواب نکاح میں گواہ کا
 کو امام اور نبی کا درجہ مل جاتا ہے قرآن میں نہیں آیا ہے مہر جو متفقہ ۳۰
 اور اس کا جواب کہ اولاد نہ لاکو ۱۷۴ محمد علی چنانہ زکا شیعوں کو
 فقہ اہلسنت میں تضاد ہے و کالیوں رضی ملاحظہ مہاراج پر
 ۱۷۵. امت کا درجہ ملتا ہے ۲۹۱ عورتوں سے لواط کرنے کی قیمت
 ۱۷۸. قرآنی فیصلہ کہ متفقہ کرنا اور اس کا دندان شکن جواب ۳۱۱
 نبی پاک کی اطاعت ہے اور چنانہ کا اپنی زوجہ سے لواط کرنا
 نکاح کے فضائل میں پاک کی نہاں اور چھوڑو شہرت ملاحظہ ۳۰
 ۱۷۹. ۳۰ واں گولہ کہ متفقہ سے گناہ کرتے ۱۷۹ ابن عمری اپنے عظیم باپ کی طرح
 ہیں اس کا جواب کہ نکاح سے عورتوں سے لواط چاہتے تھے ۳۰
 گناہ حشرتے ہیں۔ ۲۹۶ عورتوں سے لواط کو صحابہ کرام اور
 ۱۸۰ سنی مذہب میں زہدین کا ایک اہل میزہ جائز چاہتے تھے۔ ۳۰۹
 دوسرے کے مقام شرم ۱۷۸ عورتوں سے لواط کی اجازت
 کو فقہ نکاح بڑا ثواب ہے ۲۹۶ امام شافعی سے ثابت ہے۔ ۳۱۰

۳۲۱ نام مالک سے عورتوں سے لواط کر لیکھا بوجز ثابت ہے۔

۳۲۲ مستحق عداہ کی گواہی کو موقوف سے لواط شیعہ مذہب میں مکروہ ہے۔

۳۲۳ عورتوں سے لواط کرنا شیعہ علماء کے مذہب میں حرام ہے۔

۳۲۴ مولوی جانناز کے بزرگ لواطہ کر داتے تھے۔

۳۲۵ اصفاء بن موسیٰ ان کا لواط حکم میں عامی خود لواطہ کر دے تھا۔

۳۲۶ عامی یعنی سنی تھا اور لواطہ کر داتا تھا۔

۳۲۷ امام باقر کا شاگرد عبداللہ بن مبارک بھی لواطہ کر داتا تھا۔

۳۲۸ نقل عثمان کا پدر لواطہ کر دیتے تھے۔

۳۲۹ معاویہ کی خاطر لواطہ کی سعادت میں ان لواطہ کا ایک پڑا ہوا نسخہ میں معاویہ

عشق را ہم مسجد کا تحفظ فریست مروان کا بزرگان دین پر لواطہ کرنے کا دعویٰ سنی علماء کا ایک بیان کہ شیعہ مذہب میں لواطہ بوجز ہے اور اس کا مفصل جواب سنی توپ کا ۳۲۳ واں گوراؤ اس کا جواب تاجی طلال کا بیان کہ شیعہ مذہب میں حرام کھج حرام ہے اور اس کا جواب سنی فقہ میں ادخال ذکر و درجین زن حیات ہے۔

۳۲۲ اہنت کی طرف سے شیعوں کو مستحق

۳۲۳ نسخہ مقوی ذکر و شیعوں کی طرف سے صحابیوں کو تحفظ نسخہ مقوی دبر

۳۲۴ وکیل آن محمد پر کا تو ز جلد حالات معنیف آگے اپنے نسخہ سے

غرض تالیف سالہ ہذا

مذہب شیعہ خیر البریہ وہ کھانہ مذہب ہے کہ جس کی پہچان کا ڈنکا پور سے عالم اسلام میں نکل رہا ہے اور اعتقادی مسائل میں وکلاء کے ثلثہ کی مجال ہی نہیں ہے کہ وہ شیعوں کے سامنے بات کر سکیں اور جب بھی خلافت ثلثہ پر شیعوں سے بات کی ہے تو پھر دم دبا کر بھاگنے کے علاوہ ان کو کوئی راستہ ہی نظر نہیں آیا اور پھر نارہ جاننے کی رسوائی کا داغ نشانہ کی خاطر اعتقادی مسائل کی توپ کو چھوڑ کر فقہی مسائل کے میزائل مارتے ہیں خلافت کی چھپڑی کو متعہ کے ستون کا سہارا

۱۔ فضائل فقہی مسائل میں اطمینت دستوں کا خود اپنا تین اختلاف ہے کہ اسلام کو انہوں نے قبیل و قال کا اچار بنا دیا ہے۔ اور ان کا بہت ہی اختلاف ہے نیز نکاح کے مسائل میں ان کے چار اماموں کا خوب جھگڑا ہے۔ اور مثلاً متعہ جو کہ نکاح کی ایک قسم ہے اس میں بھی ان کے ہمتا اختلاف رکھتے ہیں مثلاً حضرت امام مالک سینول کے چار اماموں میں سے ایک ہے اور متعہ کو حلال جانتا ہے اور صحابہ کرام اور تابعین میں سے مثلاً جناب عبداللہ بن عباس اور جابر ابن عبد

جا براء بن بکر تھا اور ابو سعید خدری، عمران بن حصین اور عطایاں رباح اور سعید بن جریج متو کو حلال جانتے تھے اور فقہانہ کو مکہ اور بعض علماء اہل مدینہ اور امام احمد وغیرہ بھی متو کو حلال جانتے تھے۔ اور علی بن اہلسنت میں سے ابن جریج عاکفہ ۷۰ عورت سے خود متو فرمایا ہے اور جناب ابو بکر کی بیٹی اسماعیہ بھی خود متو کیا ہے اور زندگی بھر اس کو حلال سمجھا ہے اور ابو بکر کی دوہری بیٹی حضرت عائشہ نے بھی متو کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اور معاویہ بھی متو کو حلال جانتا تھا۔ ارباب انصاف جب اتنے لوگ خود اہلسنت میں متو کو حلال جانتے ہیں تو پھر اگر شیخ خیر البربر بھی متو کے حلال ہونے کا نظریہ رکھ لیں تو کیا حرج ہے۔

متو کے خلاف واویلا کی ایک خاص وجہ

ایسا تصاعظ کر چکا ہوں کہ متو فقہ کا مسئلہ ہے اور فقہ مسائل میں اہل اسلام کا آپس میں بہت زیادہ اختلاف ہے مکاح حلال اور نکاح متو علماء میں ہر جہدہ دراز سے میدان جنگ بنے ہوئے ہیں اور مکاح متو کے اختلاف کو سنی علماء صرف اس لئے اچھالتے ہیں تاکہ شیخ علماء اس طرف مصروف رہیں اور خلافتِ ثلاثہ پر ترقی نہ کر سکیں اور جن سنی علماء نے مسئلہ متو کے بارے میں مذہب شیخ خیر البربر پر کیونکہ اچھا لا وہ ہیں تو بے شمار نگر نمود کے طور پر ہم ان میں سے بعض کا ذکر کر رہے ہیں تاکہ ہماری کتاب پڑھنے والوں کا دل مطمئن ہو جا

مسئلہ متو کے بارے شیعوں پر کیچڑ اچھالتے والے سنی علماء میں سے بعض کا ذکر

۱. حرمت متو از محمد علی جامعا ابوالصمیمہ سناگوٹ علیہ ما علیہ
 ۲. تحقیق حلال و حرام در جواب متو اول اسلام از مولانا الذیاری خان علیہ ما علیہ
 ۳. کیا متو حلال ہے از قاری حبیب الرحمن صدیقی علیہ ما علیہ
 ۴. حرمت متو از حسن الدین سہروردی علیہ ما علیہ
 ۵. تحقیق متو از مفتی بشیر احمد سہروردی علیہ ما علیہ
 ۶. متو یا تا از مفتی احمد اوسی علیہ ما علیہ
 ۷. ہم سنی کیوں ہیں از مہر محمد میا نوالی علیہ ما علیہ
 ۸. کیا شیعہ مسلمان ہیں از قاری افضل ندیم علیہ ما علیہ
 ۹. آفتاب ہدایت - طالع کرم دینی - علیہ ما علیہ
 ۱۰. تحفہ اشعاع عشریہ - از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ ما علیہ
- مذکورہ علماء نے اپنی اپنی کتاب اور رسالہ میں مذہب شیعہ خیر البربر کے خلاف بہت سی جھوٹ بولے ہیں اور جتنا کیچڑ وہ شیعوں کے خلاف اچھال سکتے تھے وہ اچھا لایا ہے۔ اور حدود انصاف کی جتنی وہ خلافت و رزوی فرما سکتے تھے انہوں نے فرمائی ہے۔ چونکہ انہوں نے ہمارے مذہب کو رسوا کرنے کے لئے اپنے رسالوں میں ہمارے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ فرمایا۔ اور دفاع کا حق ہر انسان کو ہوتا ہے۔ بس یہیں مسئلہ

متعہ میں اپنے مخالف کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کے دفاع کی ضرورت محسوس ہوئی اس لئے دفاع کی خاطر قلم اٹھایا ہے اور اہل انصاف کو ملحوظ رکھا اور قدم قدم پر قرآنی آیات اور احادیث رسول اللہ کو اور اقوال صحابہ اور فرماہن علماء کو پیش کیلئے اور اس رسالہ کی تالیف میں ہم نے کتاب نزہہ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد ۹، باب متعہ اور کتاب تشیید المظاہرین جواب باب ۹م تحفہ اثنا عشریہ سے مدد لی ہے۔ یہ دونوں کتابیں نا صبیحیت کے تابوت میں آخری منج ہے۔ حق تعالیٰ ان کے مؤلفین کو کرودت کرودت جنت تصیب فرمائے۔ ہم نے اکی توپوں کا رواداری اور محبت کی فضا کو کدر نہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے اور رب تعالیٰ سے ہماری یہ عاجزانہ التجا و دعا ہے کہ اس رسالہ کو رب پاک اپنی مخلوق کے لئے قرلیحہ بہ نیت بنادے

اور مذہب اہلبیت پر مخالفین کے حلوں کا اور شعبہ سب کے خلاف زہریشے پراپیگنڈے کا میں مقدر و ہمدرد نابع کر رہا ہوں اور اللہ پاک سے اور خاندان نبوت سے اپنی اس فیصل نعت کے صلہ اور انعام کی دنیا اور اور آخرت میں کد کد کھتا ہوں۔ میں نے اپنے اس مشن کو ہمیشہ پر رکھ کر موت اور زندگی کو برابر سمجھ جلا یا ہے اور یہ سنن اللہ کی خاص رحمت اور مولا علیؑ کو نظر کر م سے چل رہا ہے اور اللہ کا لاکھ بکر ہے کہ اس نے

متعہ کیا چیز ہے؟

متعہ بھی شریعت پاک میں نکاح ہے اور جس طرح نکاح دائم سے بعض عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اس طرح نکاح متعہ سے بھی بعض عورتیں مرد کے لئے حلال ہو جاتی ہیں اور تمام امت محمدیہ کا اس بات میں اتفاق ہے کہ نبی پاک کے زمانہ میں نکاح متعہ حلال ہوا تھا اور بعد میں اس متعہ کی بابت اہل اسلام میں اختلاف ہے۔ اہلسنت علماء میں سے زیادہ تعداد علماء کو یہ فرماتی ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں حلال ہوا تھا اور بعد میں اس نکاح متعہ کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ اور شیعہ شریعہ پر یہ اور کچھ عدد علماء اہلسنت فرماتے ہیں کہ جس طرح نکاح متعہ زمانہ رسالت میں حلال ہوا تھا اب بھی وہ نکاح متعہ حلال ہے اور شریعت پاک نے اس کو منسوخ اور منسوخ نہیں کیا قرآن پاک میں حلیت متعہ کی صراحت ہے اور منسوخیت متعہ کی ثابت نہیں ہے اور جناب عمر کا متعہ کو حرام کرنا یہ تشریح اور بدعت ہے اور خود ان کا اس متعہ کو منسوخ کرنا یہ فعل حرام ہے۔

متعہ کس طرح کیا جاتا ہے؟

متعہ مثل نکاح ہے جس طرح نکاح میں ایجاب و قبول کے حصے ہیں اسی طرح متعہ میں ایجاب و قبول کے حصے ہیں۔ جس طرح نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اسی طرح نکاح متعہ میں حق مہر ہوتا ہے اور

نکاح دائم میں نکاح کی مدت معین نہیں کی جاتی اور نکاح متعین میں مدت معین کرنا ضروری ہے۔ صیغہ متعین صحیح ہے۔ متعین مدت متعہ کے بارے بہت مسائل بھی ہیں علماء کرام اور شیعہ فقہ کی کتابوں کی طرف مزید معلومات کے لئے رجوع کیا جائے۔

متعہ کس قسم کی عورت سے جائز ہے

متعہ مثل نکاح ہے اور عین عورتوں سے نکاح حلال ہے اور عین شرائط کے ساتھ حلال ہے متعہ بھی انہیں عورتوں سے کرنا حلال اور جائز ہے مثال کے طور پر شادی شدہ عورت سے نکاح کرنا سخت گناہ ہے اسی طرح اس کے ساتھ متعہ کرنا بھی گناہ ہے۔ اور اس بابت بہت سے مسائل ہیں، تفصیلات کے لئے شیعہ علماء کرام اور شیعہ روئے کتب فقہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اولاد متعہ کس کی شمار ہوگی؟

اولاد متعہ اور اولاد نکاح میں کوئی فرق نہیں ہے چونکہ نکاح دائمی اور نکاح متعہ دونوں شرعاً عورت کے حلال ہونے کا سبب بنتے ہیں پس نکاح دائم یا نکاح متعہ سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اس مرد اور عورت کی صحیح اور جائز اولاد ہوتی۔ والدین اس اولاد کے اور وہ بچے ان والدین کے وارث ہوں گے

متعہ عورت پر کیا نکاح کے تمام احکام جاری ہوتے ہیں

جواب۔ جی ہاں متعہ عورت پر نکاح کے احکام جاری ہوتے ہیں مثال کے طور پر منکوحہ عورت سے دوسرا مرد نکاح نہیں کر سکتا اسی طرح متعہ سے دوسرا مرد متعہ نہیں کر سکتا اور جس طرح منکوحہ کے لئے مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے اسی طرح متعہ عورت کے لئے بھی مرد سے جدائی کے بعد عدت واجب ہے نکاح دائم والی عورت اور نکاح متعہ والی عورت کے بعض احکام میں اسی طرح اختلاف ہے جس طرح نکاح دائم والی عورتوں کے احکام میں اختلاف ہے مثال طور نکاح دائم والی عورت بالقبضہ یا بانابالقبضہ ہے یا غیر قبضہ ناشدہ ہے یا غیر ناشدہ ہے اپنے شوہر کی قائلہ ہے یا غیر قائلہ ہے آزاد ہے یا کسی کی کنیز ہے۔ ان اقسام میں نکاح دائم والی عورت کے احکام میں اختلاف ہے اسی طرح نکاح متعہ والی عورت کے احکام میں بھی اختلاف ہے اور یہ سب فقہ کے احکام ہیں اور احکام فقہیہ میں شیعہ سنی علماء کا چودہ سو سال سے اختلاف ہے کئی چیزیں ایسی ہیں کہ اہلسنت کے ایک امام کے نزدیک وہ حلال ہیں اور دوسرے کے نزدیک حرام ہیں۔ مثال طور مولد پر ہستیوں کی فقہ حنفیہ میں حلال ہیں اور ان کی فقہ شافعیہ میں حرام ہیں اور ملاقہ حنفیہ میں حرام ہے اور فقہ شافعیہ میں اور مالکیہ میں حلال ہے۔ کتا فقہ حنفیہ میں حرام ہے مانگی میں حلال ہے۔ گیسٹر حنفیہ

حنفہ میں حلام اور ماکی اور حنبلی میں حلال کتاب فقہ غلط
 مذاہب الاربعہ میں مسائل نکاح پر دیکھیں اور فقہی مسائل میں
 سنی علماء کا اختلاف دیکھیں پس جب سنی علی کو اسلام کی خاطر
 بڑے بڑے اختلاف معظم ہیں تو مسئلہ متعہ میں شیعوں سے اختلاف
 بھی ہضم ہونا چاہیے جبکہ خود اہلسنت کا ایک امام مالک صاحب
 بھی شیعوں کی طرح متعہ کو حلال جانتے ہیں۔ اہل سنت نے
 مسئلہ متعہ کو عرصہ دراز سے محاذ جنگ بنایا ہوا ہے اور مذہب
 شیعہ غیر البریہ پر طنز و تشبیح کی گولہ باری فرما رہے ہیں۔ اور
 مرجع مصلحہ لگا کر مسئلہ متعہ کا تمسخر اور مذاق اڑاتے ہیں۔ کبھی
 فرماتے ہیں یہ متعہ زندگی بازاری ہے یہ چکلہ ہے یہ زنا ہے۔ یہ
 بے غیرتی ہے۔ یہ بے حیائی ہے۔

جابل ملال کے مذہب میں جو آتا ہے وہ فرماتا ہے ہمارا مقصد
 اس رسالہ سے یہ ہے کہ اپنے سنی بھائیوں کو دعوت دی جانے
 کہ بھائی جان بقول آپ کے متعہ ایک خراب شے ہے جس پر
 ایک بے غیرتی مہتی تو ہمارا یہ سوال ہے کہ یہ بے غیرتی اللہ پاک
 نے اجداد اسلام میں صحابہ کرام کی ماں بہن کے لئے حلال اور
 جائز کیوں فرمائی تھی اور ہم ہرگز یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ
 اس وقت خواتین جناب اسماء بنت ابی بکر کی سند سے
 حلال کر کے متعہ کریں بلکہ اس مسئلہ میں جھگڑا صرف اس

بات کا ہے اگر کوئی شخص بوقت ضرورت متعہ کرے تو اس
 نے زنا نہیں کیا اور اس پر حد جاری نہیں ہوگی۔ اور شیعوں پر
 جو متعہ باز کر کے بارے کچھ پڑا جھلا جاتا ہے۔ وہ سب ہمارے
 سنی بھائیوں کے خسرواٹ ہیں۔
 سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کیوں نے موت مگر

ارباب انصاف مولانا محمد علی جانا باز جامعہ ابراہیمہ سیالکوٹ والے اور
 مولوی محمد مصطفیٰ جامعہ رسویر لاہور نے ہمارے سامنے ہیں۔ اور اختلافی مسائل
 سے دلچسپی ہمارے رکھتے ہیں۔ اور مسائل متعہ پر دونوں بزرگوں نے
 اپنے اپنے خوب علمی جوہر دکھائے ہیں۔ اور ان دونوں کو کچھ دیکھ
 سنی علماء کے دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت مگر
 دیتے ہیں کہ مشعہ مسلک میں متعہ شل نکلیں۔ اور صحیح
 ہے اور قرآن پاک اور فرمان رسول اللہ اور اقوال صحابہ کرام
 کی روشنی میں ہم نے مسئلہ متعہ کی اباحت کی وضاحت کی ہے
 اور اپنے ہر دعویٰ کو سنی کتب کے حوالہ جات سے مضبوط کیا ہے
 لہذا متعہ کو زنا کہنا اور اس پر روغن لگا کر اور تک فرق
 لگانا کوشش شیعوں پر کج دیکھنا اور فقہ جعفریہ والوں کو بڑا جھلا کہنا
 یہ ہمارے سنی بھائیوں کی بہت بڑی بے انصافی ہے اور آئینہ
 صحابہ کرام اور ان کی خواتین یعنی انکی ماں بہن کی سنت کو بین ہے
 کیونکہ متعہ اگر زنا ہے۔ تو ابتداء سے اسلام میں یہ زنا صحابہ کرام اور
 انکی خواتین کے لئے خدا اور رسول نے حلال اور صحیح کفر فرمایا تھا۔

متنوع کے حلال ہونے کی پہلی دلیل قرآن پاک سے

فَمَا اسْتَعْتَبْتُمْ بِهِ مَثَلٌ فَأَوْثَقْنَا لَكُمْ فِيهِ مَثَلًا مِمَّا كُنْتُمْ تُحِبُّونَ وَاللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا
 تو جو چیز سے تم نے تم سے متعارف کیا جو تم ان میں سے جو تم سے متعارف
 کیا ہے وہ اور تم سے متعارف ہونے کے بعد اگر تم میں سے تم سے متعارف
 بناؤ تو اگر تم میں سے تم سے متعارف نہیں ہے شک عمار پر حیرت سے واقف ہے
 اور صلحتوں کا پہچانے والا ہے

نوٹ:- در باب التماثل جس طرح صوم اور صلاۃ حج اور زکوٰۃ کو ہم شارع
 میں اپنے معانی میں استعمال ہوتے ہیں اسی طرح لفظ استمتاع بھی
 کھانا خوردگی اپنے معنی شرمی میں استعمال ہوا ہے اور اس کا معنی شرمی ہے
 متنوع کرنا ہے

اور اس کا موید یہ امر بھی ہے کہ جب اصحاب نے اپنی ازدواج سے زیادہ
 دور رہنے کی شکایت کی تو سنن ابن ماجہ اور صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ نبی پاک کے پاکیزہ
 وہی سے یہ الفاظ نکلے۔ فاستمتعوا من هذا النساء۔ کہ تم ان عورتوں سے متنوع
 کرو اور ۱۹ عورتوں کو اہل سنت و کلام صحابہ کے گواہی بھی موجود ہے کہ مذکورہ
 آیت سے مراد نکاح متنوع ہے

پس اگر کوئی مولانا فاضل پانے کہ متنوع کا قرآن میں ثبوت نہیں ہے، تو
 مولانا اپنے ہی مذہب کے ۱۹ علماء کو جو حجت لا رہا ہے، جسے ان کے
 سارے مذہب کا عجزنا ہونا ثابت ہو گا۔

علماء اہل سنت کی گواہی کہ آیت مذکورہ متنوع کے حلال ہونے میں نازل ہوئی

- ۱۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۳۶ آیت ۲۴ النساء
- ۲۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر لکن کثیر ص ۱۵۱ آیت ۲۴ النساء
- ۳۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹۰ آیت ۲۴
- ۴۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر فتح القدر ص ۴۱۴
- ۵۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۷۸
- ۶۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۰
- ۷۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر معاد القندیل ص ۴۲۶ بر حاشیہ خزان
- ۸۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۳۲۲ آیت متنوع
- ۹۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۲۵۱ آیت ۲۴ النساء
- ۱۰۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر در مشورہ ص ۱۳۰ آیت متنوع
- ۱۱۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۵۱ آیت ۲۴ النساء
- ۱۲۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۵۳ آیت ۲۴ النساء
- ۱۳۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ص ۱۳۵ آیت متنوع
- ۱۴۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۱۰۱ آیت متنوع
- ۱۵۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر حنفی ص ۲۰۱ مؤلف شیخ عبدالحق حنفی
- ۱۶۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر احمدی ص ۱۰۱ مؤلف علامہ بیرون
- ۱۷۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۱۱۲ مجاہد بن عمرو حنفی

تفسیر الامین کشمیر کی عبارت
 عنہ مما حدیث قال نزلت فی المتعة، اما الی سنت
 مجاہد فرماتے ہیں کہ آیت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،
 قال ابو جہر اللہ المراد جملہ الذیہ نکاح المتعہ الذی
 کوئے عبارت ملاحظہ فرمائیے کہانہ فی حدو الاسلام؛ جہور الی سنت
 کی تحقیق ہے کہ آیت نکاح متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،
 نماز ان کی (الرواد من حدیثہ الایہ نکاح المتعہ، سنوں کے امام حاذن کی
 عبارت تحقیق ہے کہ آیت متعہ کے بارے نازل ہوئی ہے،
 معامہ التقریب) جہر المتعہ و هو ان ینکح امراة اللہ سدة
 کوئے عبارت سے آئی آیت سے مراد نکاح متعہ ہے جو مدت معین تک ہوتا ہے
 درمشور کی (علامہ سیوطی نے بسند علی نواعد روایات صحابہ اور
 عبارت امامین سے نقل کی ہیں کہ آیت سے متعہ ہے،
 تفسیر حقائق) آیت سے متعہ مراد ہے جو ابتدائاً اسلام میں جائز تھا
 کی عبارت اس کو رتھی بانی کہنا فضول ہے،
 تفسیر کعبیوم و اما عمران بن حصین فانہ قال نزلت آیتہ المتعہ فی
 کی عبارت کتاب اللہ ولم تنزل آیتہ بعد ما نكحها وامرنا
 رسول اللہ و تمعننا بہا و مات و لم ینکحنا عنہ فقہ قالہ رجلہ براءہ
 ما شارہ یرید ان عمیرہ تعی عنہا،
 اور صحابی رسول اللہ عمران بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی
 ہے اور اس کی نسخ آیت نازل نہیں ہوئی ہے اور متعہ کرنے کا بیج پاک نہ ہے حکم
 ہے اور ہم نے متعہ کیا ہے اور رسول پاک نے اپنی وفات سے پہلے متعہ کرنے
 سے منع بھی نہیں کیا، پھر ایک مرد نے اپنی ذات ماننے سے ہواں کی مرضی تعی کجا

اور عمران کی مسزاد کی مرد سے متعہ عمر ہے،
 و کلاہ صحابہ) عمران بن حصین صحابی کی مسزاد یہ متعہ سے متعہ
 کا اعتراض ہے (الحج سے ذکر متعہ انسانہ،
 دیکھئے آل محمد کا) امام رازی نے آیت فمما استمتعتم کہ تفسیر میں
 حوا سے ابن حصین کے قول کو ذکر فرمایا ہے پس مراد عمران
 کی آیت متعہ سے متعہ النساء ہے،

میں ہوں تمہیں اس عبارت کی بکر کے متعہ کا واسطہ انصاف کے و

ہم شیخ غیر البرہ یہ کہتے ہیں کہ اقرا العقل علی انفسہم مقبول کہ
 جب کوئی عقل مند بغیر کسی بجزری کے کسی مقصد میں اپنے مخالف
 کے سامنے اقرا کرتا ہے تو اس کو بجزر جانا ہے اور اگر ہزار مرتبہ
 وہ بعد میں انکار کرے اور اپنے آپکو جو مسد سے تو اس کی کوئی قیمت
 نہیں ہے ہم کہتے ہیں انفس لعد و کلاہ صحابہ نے باقرار کیا ہے کہ قرآن
 پاک میں آیت فمما استمتعتم سے مسزاد متعہ النساء ہے، اور یہ
 اقرا صحابہ اور علما اہل سنت کا مخالف متعہ کو نہیں کرنے کیلئے کافی، اور
 بجزری مولانا فرماتا ہے کہ متعہ تو زنا ہے، متعہ کا ثبوت قرآن پاک
 میں نہیں ہے،

مذکورہ ۱۹ عدہ علماء اہل سنت کا اقرا اس مرنا کو جو ہر کسے کیلئے
 بھی راجی ہے اور اگر وہ ہیں وہ انیس عدہ علماء اہل اقرا سے انکار کی ہیں
 اور اپنے آپکو جملہ مسد سے ہیں تو پھر ان کذا ابن کے کسی بھی قول کو کوئی اعتبار
 نہیں ہے،

و کلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ ابتداء اسلام میں متعدد جائز تھا

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیرہ ص ۱۹۵ آیت تعد
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۴۴۴ . النساء آیت
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح البیان ص ۵ پارہ ۵
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۷ پارہ ۵
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۲۶۱ . النساء
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ص ۲۱۸ . النساء
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حسان التاویں ص ۱۰۰ . النساء
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص ۲۵۳ م احمد مصطفیٰ مراغی
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ مولانا عبدالحی مستوفی تفسیر کبیرہ م و تصفیٰ علی ان المتعقبات سے مباحثہ فی ابتداء الاسلام کی عیارت آئنی علماء کا اتفاق ہے کہ متعدد ابتداء اسلام میں جائز تھا عیارت (و الذم یجب ان یعتقد عینہ فی هذا الباب ان تقریرا لا انصرافا) لکن ان المتعقبات کا نکتہ یہ ہے کہ اس امر میں سے یہ بھی نکھا ہے کہ متعدد کے مباح ہونے سے ہم انکار میں کرتے
- ۱۰۔ ابن کثیر (لا یشک ان المتعقبات کا نکتہ مشروطاً فی ابتداء الاسلام کی عیارت) کہیں تک نہیں ہے کہ متعدد ابتداء اسلام میں حلال تھا تفسیر مراغی (کان مرخصاً فی ابتداء الاسلام) کہ متعدد ابتداء اسلام کی عیارت) ایسے جائز تھا
- ۱۱۔ قاسم کی عیارت (کما مشروءاً فی ابتداء الاسلام

و کلاء صحابہ کا اپنا اتفاق کہ متعدد بھی نکاح ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۱ . النساء آیت ۴۲
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۹۹ . النساء
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ص ۱۲۲
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص ۱۰۰ پارہ ۵
- قرطبی کی (و قال الجمهور المراءى کما المتعقبات الذم کان فی صدرہ الاسلام عیارت) سنین کا نام فرماتا ہے کہ جمہور اہل سنت کے نزدیک آیت فاستنجد سے مراد نکاح متعدد ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا، تفسیر بیضاوی (نزلت الایۃ فی المتعقبات وحی نکاح الوقت بوقتہ العدل کی عیارت) متعدد نکاح موقت ہے

و کلاء صحابہ کو دیانت کا واسطہ دیکر دعوت فکر

علماء اہل سنت سے ۱۹ عدد علماء کی گواہی پیش کی ہے کہ آیت فما استختمتہم تعد کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور نورو عدد علماء کی گواہی دکر کہ ہے کہ متعدد ابتداء اسلام میں حلال تھا اور ۵ عدد علماء کی گواہی دکر کہ یہ متعدد بھی نکاح ہے، ہم شیعہ خیر البربر اپنے سنی بھائیوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر متعدد اور یہ غیر سنی ہے تو کیا سنی کریں گے کہ زمانہ میں یہ ہے نہیں رہا حلال تھا؟ کیا انجناب نے اس زمانہ کی اپنے صحابہ کو اجازت دے رکھی تھی؟ کیا سنی علماء نے زمانہ کے حلال ہونے کی گواہی دی ہے؟

دکھلا صحابہ کا پناہ فیصلہ کہ آیت متوعہ منسوخ نہیں ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدر ج ۱۲ ص ۱۲۰ آیت متوعہ
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خزان ج ۱۲ ص ۱۲۰ النساء ۱۲۳
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ج ۲ ص ۲۱۲ بر حاشیہ فان
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۵
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشف ج ۵ ص ۵۶ آیت متوعہ
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۵
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۱۵ ص ۱۹۵ آیت متوعہ
 - ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منار ج ۱۵ ص ۱۵۰ م رشید منار
- فتح القدیر: وقد روی عن ابن عباس انہما قالوا وانما باقیۃ لہم
 کی عبادت استأنیخ، ابن عباس سے روایت کی گئی ہے کہ وہ آیت
 متوعہ یعنی اس کا حکم باقی ہے نسخ اور نکلیں نہیں ہوا،
 معالمرکی: وكان ابن عباس یذهب الی ان الذیۃ حکمہ دیر من ذی نکاح
 عبادت استأنیخ۔ ابن عباس کا مذہب یہ ہے کہ آیت متوعہ محکمہ اور متوعہ محل ہے،
 تفسیر کبیر کی: نزلت آیتہ المتعہ فی کتاب اللہ ولہ شریک بعد ما یدعی تنسخہا،
 تبارک ص ۱ آیت متوعہ ہی قرآن میں آئی ہے اور اس کی نسخ آیت نہیں آئی
 نورثی، ارباب انصاف ہر شخص کو مزارعے اور خلائک کو جواب دینا ہے ہم
 شیعہ دیکھتے ہیں کہ آیت نما استنعم بقول دکھلا صحابہ متوعہ کے بارے آئی ہے،
 اور متوعہ ایسا، اسلام میں حلال تھا اور متوعہ بھی ایک نکاح ہے، اور آیت متوعہ

آیت متوعہ میں صحابہ سے الزام نہیں مسمیٰ پڑھ کر متوعہ کے حلال ہونے کی گواہی دیتی ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در مشکو ج ۱ ص ۱۵۰ النساء آیت ۲۴
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ج ۱ ص ۱۵۰ النساء
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۱ ص ۱۹۲ النساء آیت
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ج ۱ ص ۱۲۰ النساء آیت
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ج ۱ ص ۲۶۰ النساء
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ج ۵ ص ۵۰ النساء
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشف ص ۱۲۰ النساء
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منہر ج ۱ ص ۱۵۰ النساء
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ج ۱ ص ۱۲۰ النساء
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ج ۲ ص ۲۱۲ بر حاشیہ فان
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم ج ۱ ص ۳۰۵
- ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المعاصف لابی بکر سبحان ص ۶۲
- ۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مہذب الرحمن ص ۱۰۰ پارہ ۵
- ۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر حقیقی ج ۱ ص ۲
- ۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع البیان ج ۱ ص ۱۱۲
- ۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر القرآن الشعاعی
- ۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۵۰ کتاب النکاح
- ۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۱۵۰

عبد اللہ بن مسعود نے آیت متعہ فما استمتعتم من الیہن من قبلکم
متعہ کے حلال ہونے کا اور عثمان کے قرآن میں کئی کرنے کا اعلان کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منار ^{مشکوٰۃ} مولف رشید منار ،
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر جامع البیان ^{مشکوٰۃ} حاشیہ ^{مشکوٰۃ}
اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کے شرح توفی ^{مشکوٰۃ}
کتابہ النکاح وفقہ تواترہ عبد اللہ بن مسعود فما استمتعتم من الیہن من قبلکم
تقریر عبد الرحمن سعید نے آیت فما استمتعتم من الیہن من قبلکم پڑھا ہے ،
نوٹ ، ارباب انصاف ہم عقرب بن شوک کے حساب سے حوالہ جات
پیش کریں گے کہ ابن عباس اور ابی بن کعب بھی الیہن سے آیت متعہ میں
پڑھتے تھے اور الیہن سے تھے ، مگر طحاوی نے کہا کہ آیت کا ترجمہ بنتا ہے ، کہ جن
عورتوں سے تم نے مدت تعیین تک متعہ کیا ہے ، انکو ان کی اجسرت
دے دو اور یہ صاف نکاح متعہ کی حکایت اور جواز کا بیان ہے ،

پس شیعہ غیر ائمہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ الفاظ آیت میں نازل نہیں ہوئے
تھے قرآن مسعود ابن عباس اور ابی بن کعب کو بلا تفسیر اور اجازت کیا حکایت
پڑھی تھی کہ انہوں نے الیہن سے والا جھوٹ بولا ہے ، اور دکار صحابہ کو کیا
جھوڑی تھی کہ جب ان کے مذہب میں تفسیر نہیں ہے تو لوگسی جھوڑی کے
صحابہ کے اس جھوٹ کو اپنی کتابوں کی زینت بنا رکھا ہے ، اور عثمان کے
قرآن میں کئی کرنے کے جو کوائف اس کے مذہب صحابہ کو شیوں کے سامنے

نماز تراویح کے پہلے امام ابی بن کعب کی گواہی کہ قرآن میں آیت متعہ
میں الیہن سے الیہن سے تاراویح ہے ، اور صحابہ ابن کعب کے اس اعلان پر مخالفوں سے

تفسیر کبیر الطریق الثالثہ التہ ثلثہ عن هذه الآية مقصورة علی
کی عبارت سے بیان نکاح المتعہ دیانہ من دجوة الورد ماروہ ابن
ابن بن کعب کا بیان یقرا ، فما استمتعتم من الیہن من قبلکم
فانقضت اجورهن وهذا هو قرابہ ابن عباس والامتہ ما انقضت
علیہا فی هذه القرارة فصار ذالک اجماعا من الامتہ علی صحتہ هذه
القراءة وتقریر ما ذکر متعہ فی انہ عمر لما منع من المتعہ والحقایق
ما انقضت علیہ کان ذالک اجماعا علی صحتہ ما ذکر فکذا اظہرنا فاذا اثبتت
بالاجماع صحتہ هذه القراءة ثبتت الطلویہ ،

تقریر طریق تالیہ یہ ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ ہی کے لئے آئی ہے اور اس
کے بیان میں پہلی وجہ یہ ہے کہ ابی بن کعب آیہ متعہ میں الیہن سے پڑھتا تھا
اور ابن عباس بھی اسی طرح پڑھتا تھا اور امت نے انکو اس طرح پڑھنے
سے روکا نہیں ہے ،

پس الیہن سے تراویح پڑھنے کا اجماع ہو گیا کہ یہ صحیح ہے پس دلیل یوں
ہے کہ عمر نے متعہ سے روکا اور صحابہ نے اس پر تکیہ نہیں کی ، تمہنے کہا
کہ یہ قول عمر اجماع سے ہے اسی طرح صحابہ نے ابن عباس اور ابی بن کعب کو ان میں
مسی سے روکا نہیں ہے ، پس قرأت کی صحت پڑ اجماع ہو گیا ، اور اسی سے متعہ
کا حلال اور جائز ہونا ثابت ہو گیا ،

اہل سنت علماء کا خدا تعالیٰ سے متقابل اور آیت جواز متوع کے رد کے

بارے بھات بھات کے قول ، اور وکیل آل محمد کے ذمہ ن شکن جواب
دکلا صحابہ آیت متوع کے نزول میں دو قول ہیں پہلا یہ آیت متوع کے
کا اعتراض ہے آیت نازل ہوئی اور دوسرا کہ یہ آیت نکاح کے لئے نازل ہوئی ہے
دیکھیں آل محمد کا جواب ہے اسی آیت متوع کے بارے نازل ہوئی ہے تو یہی متوع مرد
کا جواب ہے اور اگر نکاح کے بارے نازل ہوئی ہے تو وہاں جہات گزرنے
ہیں کہ متوع ہی نکاح ہے اور یہاں کہیں کہ نکاح کی ایک قسم ہے متوع

دکلا صحابہ آیت کا متوع کے بارے نازل ہونا قول مرجح اور قول شاذ
کا اعتراض ہے اور نکاح کے بارے نازل ہونا یہ قول اربع اور مشہور ہے

دیکھیں آل محمد کے رد کے قول مشہور نہیں کیا جاتا ، حضرت عمر اور اناج کے بارے
کا جواب ہے ابھی ایک قول مشہور ہے مگر اہل سنت اس کو نہیں لیتے ،

۲۔ اگر دکلا صحابہ کا مقصد مرجح اور شاذ سے یہ ہے کہ متوع بھوک غذا بھی
بھی حلال نہیں ہوا تو پھر ۱۸ سال زمانہ رسالت میں صحابہ کرام اور ابو بکر کی بیٹی
اسما ویر سب متوع کرتے رہے ہیں کیا یہ معاذ اللہ سب زمانہ جواز ہا یہ
بیٹا اور بے شرمی کا اور زور ہے ؟ معاذ اللہ

جواب ۳۔ گفتا میں قول مشہور یہ ہے کہ آیت فہات متوع متوع کے
جواز نزل ہوئی ہے ، تو

جواب ۴۔ اقوال اقلیہ و علی الغنیم مقبولت ، اہل سنت کا اپنی کتابوں میں
یہ لکھنا کہ یہ آیت متوع کے بارے نازل ہوئی ہے ، انکو التزام دینے کے لئے
کافی ہے اور اگر بعد میں متوع گزرنے میں سوچیں گے کہ اگر شاذ ہوتا تو ان کی پرانی حدیث

دکلا صحابہ علماء اہل سنت کا متوع کے جواز اور عدم کے بارے دونوں
کا اعتراض ہے تو قول کو کھنسا یہ انکی دیانت داری ہے ،

دیکھیں آل محمد کا جواب ہے سنی علماء کا کچھ آئین یا پنی کتابوں میں شیعوں کے موافق
کا جواب ہے لکھنا اور کچھ آئین شیعوں کے مخالف لکھنا تاکہ دونوں
فرہیب قیامت تک آپس میں لڑتے رہیں مسلمانوں کو آپس میں لڑانے والی
اس سازش کو دیانت وادی سمجھنا ناراضی ہے ، البتہ ۱۹ دور علماء کا ہمارے
سامنے متوع کے جواز کا اقرار کرنا یہ ہم شیعوں کی فتح میں ہے اور ہمارے
مولیٰ صلی کی کراہت ہے ،

اعتراض ہے دکلا اقوال شاذ اور مرجح شیعوں کتب میں بھی آتے ہیں پس
صحابہ کا اگر کتب اہل سنت میں بھی برائے ہیں تو کیا حرم ہے ؟

جواب دیکھیں آیت قرآن پاک میں متوع حلال لکھتا ہے اس کے خلاف
آیت محمد کا کھنسا یہ قول شاذ نہیں ہے ، مگر مخالفت قرآن اور فعل حرام
ہے ، اہل سنت علماء نے حرمت متوع کا قول اختیار کر کے فعل حرام کیا ہے
جواب ۱۔ شیعوں پر تو اہل سنت کے امام اور بادشاہ سر زمانہ میں ظلم کرتے
رہتے ہیں ، اور شیعوں کی تعیلمات اور تبلیغات میں رکاوٹ پیدا کرتے رہے
ہیں اور شیعوں میں جواز فقیر کا مسئلہ ہے اور ہر زمانہ میں انہوں نے اس کے
ذریعہ اپنی جان بچالی ہے ، پس

پس اگر قول شاذ اور مرجح شیعوں کتب میں آجائے تو کیا حرم ہے
ان کی مجبوری و اذنیع ہے اور اہل سنت میں فقیر حرام ہے ، پس ان کے
علماء کو کیا مصیبت تھی ، کہ انہوں اپنے مذہب کے خلاف جھوٹی باتوں
سے اپنے مذہب کی کتابوں کو مجبور کیا ہے ،

اعتراضی | اگر کسی مذہب کی کتاب میں صرف ایک روایت یا کوئی
 وکلاء صحابہ | تو لیا جائے تو جب تک اس مذہب والے اس پر عمل
 نہ کریں اور اس کے صحیح ہونے کا اقرار نہ کریں تو اس حکایت کی کوئی قیمت
 نہیں ہے۔ جیسا کہ شیعہ کتب میں کئی روایات ہیں اور وہ ان کے صحیح
 ہونے کا اقرار نہیں کرتے اسی طرح ہم سنیں بھی ہماری کتابوں میں حکایت
 متعہ کی جو روایات ہیں ہم ان کو درست نہیں مانتے۔
 وکیل آل محمد | بات کسی عام کتاب کی نہیں ہے بلکہ کتاب خدا قرآن پاک
 کا جواب ہے۔ میں متعہ صلاں کچھ ماہ سے ۱۸ سال تک زمانہ رسالت
 میں صحابہ کو نام نہاد و جناب ابو بکر کی بیٹی اساد نے متعہ کیا ہے اگر متعہ زنا
 ہے تو کیا زمانہ رسالت میں ۱۸ سال تک صحابہ کو حضور پاک نے زنا کی
 اجازت دے رکھی تھی۔

۲۔ شیعہ کتابوں میں جو روایات اور اقوال شاذہ ہیں تو شیعہ لوگ
 ان کو تفسیر پر عمل کر کے غلط دیتے ہیں، اور اہل سنت کے مذہب میں اگر وہ
 تفسیر نہیں ہے، پس ان کے علماء کو کما مہیبت اور مجاہد کی تھی کہ انہوں نے
 اپنی کتابوں کو بجا نہت بجا نہت کے اقرار اور جھوٹ سے بھر دیا ہے،
 وکلاء صحابہ | ہم اہل سنت میں متعہ حرام ہے اور یہی قول مشہور ہے
 کا اشتراحت | ہیں ہم قول مشہور کہ جھوٹ کر غیر مشہور، پر کس طرح عمل کریں،
 وکیل آل محمد | حرمت متعہ کو قول مشہور کہنا غلط ہے کیونکہ رب مشہور
 کا جواب | لایا صل لہ، بات دراصل یہ ہے کہ الناس علیٰ ہدیت مولود کم
 مسند متعہ میں بادشاہ سلامت حضرت عمر نے فرما سے اختلاف کیا ہے،
 اہل سنت نے عمر کا ساتھ دیا ہے اور بجا رہے شیعہ نے ان کے ساتھ دیا ہے۔

ابن عباس سے آیت متعہ میں **الذی یسئو فیہم** کے جائز نہ ہونے کو بیان
 کیا ہے۔

معالم التنزیل | دو عن ابن عمر و قال سئو ابن عباس عن المتعہ
 کی عبارت | اختلفت امانتہ و التوبة النساء فما استمتعتم به منتم
 ان ابنا عن سئو قلت لا قرأہا ہذا کما قال ابن عباس ہذا انزل اللہ ثلاث مرات
 ابن عباس سے ابی انصرونے متعہ کے بارے پر پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سورہ نساء
 کی آیت تو نہیں پڑھا تھا استمتعتم بہ منتم لایا ابن عمر، کہ تم مت معیت تک
 جن عورتوں سے متعہ کرو ان کا اجر ان کو دے دو ابی انصرونے نے کہا کہ میں
 اس طرح اس آیت کو نہیں پڑھا، ابن عباس نے کہا یہ آیت ہی ہے اللہ نے نازل کی ہے
 معالم کی روایات پر ابن تیمیہ نے صحت کی مہر لگا دی ہے

اہل سنت کا معجز کتاب منہاج السنہ ص۔ البرہان السادس من التبیح فہا فی
 من افضل الثالث من فصول الکتاب من ابن تیمیہ نامی ذکر تفسیر ثعلبی میں لکھا ہے
 کہ اگر وہ غالب احادیث مذکورہ در تفسیر ثعلبی صحیح ہیں گواہ میں کچھ صحیح بھی ہیں
 اور ابو حمزہ اشعری بن محمد بخاری سے جب تفسیر ثعلبی کا خلاصہ کیا ہے تو یہ کہ
 بخاری علم حدیث کا ثعلبی سے برا عالم تھا، ان سے بغیر کسی نہایت تفسیر معالم
 التنزیل میں ثعلبی کی ذکر کرنا احادیث میں سے صرف احادیث صحیحہ کو ذکر کیا ہے،
 نوٹ، ہم شیعہ تفسیر البہرہ پر لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے معالم التنزیل میں درج
 شدہ روایات پر صحت کی مہر لگا کر متعہ کے صلا ہونے کی تصدیق کر دی ہے
 کیونکہ اہل سنت والی روایت ابن عباس کی معالم التنزیل میں درج ہے اور یقیناً
 ابن تیمیہ صحیح روایت ہے۔ پس متعہ کی حکایت پر صحیح روایت ہے،

شاہ ولی اللہ کا فیصلہ کہ حاکم نیشاپوری کی تفسیر صحیح التفسیر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الرحمان فی ترجمہ القرآن ص ۱۹۵ تفسیر الطحاوی
 شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ اس فتح الرحمن کی تدوین میں جو اصح التفسیر میں ان سے
 مدعا لگتی ہے، وہ اصح یہ ہیں کہ تفسیر بخاری تفسیر مسلم اور تفسیر ترمذی
 اور تفسیر حاکم، اس حاکم کی عظمت کے لئے اتنا کافی ہے، کہ اس کی تفسیر
 امام بخاری کی تفسیر کے برابر ہے۔

ہم شیخ عبد البر صریح لکھتے ہیں کہ صحت متعرو اور اجل مستی کا ذکر ابن
 عیال کی روایت سے تفسیر حاکم میں آیا ہے اور چونکہ تفسیر حاکم اصح التفسیر ہے
 پس روایت صحت متعرو بھی اصح الروایات ہے۔

حاکم کی تصحیح کو ابو بکر کے حق میں سینوں نے پوچھا کہ ان لوگوں پر رکھا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعرہ ص ۲۸۲ مطاوعی ابو بکر طبرانی
 میں لکھا ہے کہ جو رکابا یا نیاں ہاتھ ابو بکر نے دو تہہ کاٹا ہے اور اس کو لیرائی
 اور حاکم نے روایت کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ صحیح اس سناد سے،
 نوٹ: اگر حاکم کی تصدیق سے ابو بکر کو نامہ پہنچے تو اس کی تصحیح حجت
 ہے اور اس کو مشیعوں کے خوف بھی پیش کیا جا سکتا ہے اور اگر حاکم کی
 تصحیح سے شیعوں کو نفع پہنچے تو پھر پچار سے حاکم کی تصحیح کا کوئی قیمت
 نہیں ہے، صحت متعرو کی روایت کو حاکم نے اپنی اصح التفسیر میں لکھ کر پھر
 یہ بھی لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے شرائط مسلم پر، پس ہماری طرف سے وکلاء
 صحابہ کو دعوت فکر ہے،

ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری اہل بیت کا عثمانی اور اہل سنت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعرہ ص ۲۸۲ کید لا رہیں لکھا ہے،
 کہ اہل سنت کس طرح دشمنان اہل بیت کو دوست نہ لکھ سکتے ہیں، جبکہ
 اہل سنت کا کتابوں میں یہ حدیث لکھی ہے، کہ منے ماتے وهو مبغض
 لکولت محمد وذل النار والذمام وعلو، کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ
 وہ آل محمد سے دشمنی رکھتا ہو تو وہ شخص آگ میں داخل ہوگا اگرچہ وہ نماز
 پڑھتا ہو اور روزہ رکھتا ہو، اس روایت کو لیرائی اور حاکم نے روایت کیا ہے
 وکلاء صحابہ یہ ہیں نبی بنی اسما عائشہ کن بن کے متعرو کا واسطہ لکھا کہ

ارباب انصاف ابن عباس سے آیت متعرو میں اہل بیت سے پوچھا ہے کیا
 مطلب یہ ہے کہ آیت فاستمتعتم نکاح متعرو کے بارے نازل ہو گیا ہے
 کیونکہ مدت معین صرف متعرو میں اور اجل سے اس کا مطلب بھی مدت معین
 ہے، اور ابن عباس کی روایت کے تصحیح پر بن عالم حاکم نے بھی فرمایا ہے اور حاکم
 کا اس تصحیح پر علماء سیوطی نے ہی تصحیح کو نقل کر کے خاموش فرمایا ہے جس کا مطلب
 یہ ہوا کہ سنی علماء کے نزدیک متعرو حلال ہے اگر حلال نہیں ہے تو سیوطی نے
 خاموشی کیوں اختیار فرمایا ہے؟ جس طرح سنی بھائی صحابہ کی خاموشی سے کئی
 ہجرتوں پر دلیل لاتے ہیں اسی طرح ہم بھی یہ سیوطی کی خاموشی کو جواز متعرو پر دلیل
 بنا سکتے ہیں،

خدا صبر و کلام صحابہ یا متعرو کو حلال نہیں اور یہ جماعت صحابہ کو جھوٹا بنائیں،

آیت تمیز میں اگر اعلان صحیح، قرأت شاذہ سے تو
بھی سینوں کے امام اعظم کے نزدیک اس پر عمل کرنا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کے معتبر کتاب تفسیر اتقان صحیحاً، فرج ۶۲ تا ۷۰
اہل سنت کے معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری ص ۱۰۰ از تشبیہ اللغوی
اہل سنت کے معتبر کتاب مسلم الثبوت ص ۶۰ محب اللہ بہاری
القائمان کی تشبیہ الخامس مختلف فی العلم بالقرائتہ الشاذة، و ذکر
عبارتہ آ القاضی ابوالعباس والحبیب والریاض والراغب
العلی ہمان فی لالہ شغلۃ الاحاد و علیہ ابو حنیفہ ایضاً و راجع علی
و جرب المتابع فی صوہ کفارۃ الیمین بقراءۃ متابعات

ترجمہ قرأت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے تا فی بولیت اور قاضی
حسین اور دیگر علماء نے قرأت شاذہ کو غیر واحد کا درجہ دیتے ہوئے اس پر عمل کر
جانے قرار دیا ہے اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے انہوں نے کفارہ دینے کے
دو ذول میں و جرب متابع کا فتویٰ فرمایا ہے قرأت متابعات کے باعث
عمدة القاری ص ۱۰۰ اختلاف اصحاب الاصول فیما نقل احاداً و منہ قرأتہ الشاذة
کی عبارت [المصنف ابن سعد وغیرہ نقل ہر جوتہ امرلاً ثبتہ ابو
حنیفہ و ابو علیہ و جرب المتابع فی صوہ کفارۃ الیمین فیما نقل من
مصنف ابن سعد من قولہ ایام متابعات،
ترجمہ و غیر واحد کی محبت میں اختلاف ہے اور اس کی قسم ہے قرأت
شاذہ امام ابو حنیفہ نے قرأت شاذہ کی محبت کو ثابت کیا ہے۔

اور ابو حنیفہ نے اسی جہزہ عمل قرأت شاذہ پر بنا رکھی ہے وجود متابع
کی کفارہ دینے کے روزوں میں کیونکہ مصنف ابن سعد میں آیت پاک کے
لفظ ایام کے بعد لفظ متابعات، نقل ہوا ہے،

علاء ربی طی اور عینی کے بعد محبت اللہ بہاری کا اعلان قرأت شاذہ پر جرت

اہل سنت کے معتبر کتاب مسلم الثبوت ص ۱۰۰ از تشبیہ اللغوی ص ۱۰۰
مسئلۃ المترادفۃ الشاذہ جوتہ ظنیۃ لنا سمعۃ عن النبی و کلاما کان مسموعاً
منہ فوجوتہ، امام اہل سنت محب اللہ بہاری فرماتے ہیں قرأت شاذہ
شاذہ جوتہ ظنی اور جوتہ ہے اور دلیل اس کی محبت کی یہ ہے کہ یہ
قرأت شاذہ بھی نبی کریم سے سماع ہے اور جوتہ نبی کریم سے سماع
ہر وہ جوتہ ہے،

و کلام صحابہ تمہیں مال کے دو دھکا واسطہ انصاف کرو

قرآن پاک سے اور کتب اہل سنت کی تحقیقات ہم نے منوع کے عدل
ہونے کو ثابت کر دیا ہے اور یہ بات بھی روشن ہو گئی کہ مسئلہ متابعین خدا
تعالیٰ اور اہل سنت میں اختلاف ہے، اللہ پاک فرماتا ہے کہ متعب حلال ہے
اور امام غنیمت صاحب اور اسی پادری فرماتا ہے کہ متعب حرام ہے،
جو شخص متعب کو حلال نہیں سمجھے گا اور اللہ پاک کا ساتھ نہیں دے گا
وہ اس آیت کا معلق ہے گا، ومن لہ یحکم بما انزلت اللہ ما ولت ہم
الکافرون، جو شخص اللہ پاک کی نازل کردہ آیت کے مطابق حکم نہیں کرے
گا اور کافر ہے،

وگلاہ صحابہ کا متعہ کو زنا ثابت کرنے سے عاجز ہونا
اور متعہ کے منسوخ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر کے جان چھڑانا

اہل سنت کی متبرک کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۹۶ انشاء
واللہ اعلم بالصواب ان يعتمد علیہ فی هذا الباب ان تقول اننا لا نكفر
ان المتعہ كانت مباحة انما الذي نكفروه انها صارت منسوخة
ترجمہ: امام لا زمی صاحب فرماتے ہیں کہ متعہ کے باب میں جملہ چیزیں
اعتقاد واجب ہے وہ یہ ہے کہ متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار
نہیں کرتے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہو گیا ہے۔

وگلاہ صحابہ کا دعویٰ منسوخیت، ہی متعہ کو حلال ثابت کرتا ہے۔

اہل سنت کا متعہ کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کرنا ہی متعہ کے حلال
ہونے کو ثابت کچھ ہے کیونکہ منسوخ حکم شریعت ہی ہوتا ہے اور اگر متعہ حلال
الحکم شریعت نہ ہوتا تو اس کے نسخ کا کوئی مطلب نہیں ہے اور امام صاحب نے قرآن
سے وہ نسخی دلانا جھوٹے ثابت ہو گئے جو متعہ کو آنحضرت کے زنا کہہ دیتے ہیں
نیز آیت نما استمتعتم کا متعہ سے اختصاص ثابت ہو گیا کیونکہ بقول ان کے جو اس
آیت کو نکاح دائم کے بارے کہتے ہیں اور بقول امام صاحب کے کہ یہ آیت منسوخ
ہے ان دونوں کا نتیجہ یہ ہے کہ نکاح دائم منسوخ ہے پھر جب نکاح متعہ
اور نکاح دائم منسوخ ہیں تو پھر یہ کیا گیا۔

وگلاہ صحابہ کی متعہ کے بارے دعویٰ نسخ والی داویلہ
اور اس دھول کے پول کی وہ چیر پھاڑ کر بیدار کی سلائی نہیں کھینکتے

وگلاہ تثلیث یہ فرماتے ہیں کہ آیت متعہ بے شک قرآن میں ہے مگر پارہ ۱۸
سورہ مؤمنون کی چھٹی آیت اور یہ آیت سورہ مبارحہ پ ۲۶ میں بھی
ہے کہ لا علی ازواجہم او ما ملکتکم موسنین وہ ہیں جو اپنی فریضہ کی و مقام
شرم کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی ازواج اور کیتیزوں کے بارے ان کو
ملاعت نہیں ہے یہ آیت، آیت متعہ کا نسخ ہے۔
نوٹ: اب ہم اس کا جواب پیش کر کے خلاف کو دعوت نکرو دیتے ہیں۔
ہی آیت کو مدنی کا نسخ بنانا وگلاہ صحابہ کی ملی کسزوری ہے۔

پوسے عالم اسلام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ نسخ بعد میں آتا ہے۔
اور مسئلہ متفرق وگلاہ عمر فاروق کچھ ایسے ہیں جو اس ہوتے ہیں کہ بھاری سے
اپنی ہی سلامت سے انکار کرتے ہیں آیت متعہ نما استمتعتم سورہ نساء کی
آیت ہے اور یہ سورہ مدنی ہے اور آیت لا علی ازواجہم سورہ مؤمنون کی
اور سورہ مبارحہ کی آیت ہے اور یہ دونوں سورتیں ہی ہیں بس یہ
کس طرح ہو گیا ہے کہ نسخ پہلے آ گیا اور منسوخ بعد میں یہ تو
اس طرح ہو گیا کہ سن طبع شارح حدیدی فاروقی ثنائی نے کہا ہے کہ
ماوراء امر شام کو حمل پہلے ہو گیا تھا اور نکاح اس کا
بعد میں ہوا ہے۔

رازی کا صحابہ کیلئے نسیان والا عزم پیش کرنا بھی سفید جھوٹ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۱ ص ۱۹ سورہ نسا۔

قلنا لعل بعضهم سمعہ ثم نسیہ ثم ان عسر لعلنا ذکر ذالک فی الجملع العظیم تذکرو و عوفوا احدتہ فسلموا لہ۔

ترجمہ: شاید کچھ صحابہ نے ناسخ کو سنا تھا پھر جمل گئے تھے پھر عمر نے جب بڑے جمع میں اس ناسخ کا ذکر کیا تو ان کو یاد آگیا اور عمر کے بیچ کو انہوں نے بیان کر اس کو تسلیم کیا۔

نوٹ: رازی کے اس عزم پر ہم شیور راضی نہیں ہیں اور اب ہم اس عزم کی بیروہ صاف کر کے وکلاء کو سخت ٹکراتے ہیں۔

زندگی بچو صحابہ کرام مسئلہ متہ میں حضرت عمر کو جھٹلاتے رہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر جلد ۲ ص ۱۵۵ الشاد آیت متہ۔

عن علی بن ابی طالب انہ قال لولا ان عسر لعلنا عن العتہ مازلی

الاشق وردہ محمد بن عبید الطبری فی تفسیر۔

ترجمہ: امام ابدری حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ اگر عمر صاحب متہ سے منع نہ کرتے تو سوائے شق کے اور کئی زمانہ نہ کرتا۔

نوٹ: دعویٰ نسیان میں وکلاء صحابہ اور وکلاء عمر کو جھٹھٹا ثابت کرنے کے لیے کوئی علیؑ کا مذکورہ فرمان کافی ہے اور عبداللہ بن عباس سے بھی عمر کو جھٹھٹا کرنے والا یہ قول تفسیر در مشورح ص ۲ ص ۱۱۱ میں مروی ہے۔

دعویٰ نسیان میں وکلاء صحابہ کو حضرت جابر صحابی جھٹھٹا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۲ ص ۱۵۱ ذکر فتح مکہ۔

فان قبل ما تقعون بعادوا وسلطہ فی صحیحہ عن جابر بن عبد اللہ

قال کنا نستمع بانسبضۃ من التمر والدقیق الايام علی سعد رسول اللہ و ابی بکر حتی نلہا عنہا عسوفی شان عمر بن حویرث۔

ترجمہ: اگر دعویٰ نسیان کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ تم اس روایت کے بارے میں کیوں گے جو امام مسلم نے اپنی صحیح میں درج کی ہے کہ صحابی رسول اللہ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں اور ابوبکر کے زمانہ میں مٹھی بھر آنا اور گجور پر ہم متہ کرتے رہے یہ سنی کہ عمر فاروق نے عمر بن حویرث کے کہیں میں متہ سے نسیان کیا۔

نوٹ: اگر نسیان متہ درست ہے تو جابر صحابی کو یہ جھوٹ بولنے کی کیا بجوری تھی کہ ابوبکر کے زمانہ میں ہم متہ کرتے تھے نسیان نسیان کے زمانہ میں ہر کتاب تو کیا متہ کے بہانہ ابوبکر کے زمانہ میں زنا ہوتا تھا۔

ابن قیم جو زیہ ابن تیمیہ کے شاگرد کی تحقیق کہ متہ نسیان نہیں ہوا بلکہ عمر نے نسیان کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد جلد ۲ ص ۱۵۱ ذکر فتح مکہ۔

اناس فی فیذا اطاعتان۔ لہ انہ نقول ان عسوف اللذی حویرثا ونہی عنہا وقد امر رسول اللہ باقتناء ما ساند الخلفاء الواسطیون ولم یروہذا لفظاً تصحیح حدیث سبہ من معید فی تحسیر لہ المتعہ عام الصیح فانہ من روایۃ عبد الملک بن الربیع۔

روایت نسخ متعہ صحیح نہیں ہے اور متعہ عمر نے حرام کیا ہے

زاوالمعاجم ۲ ص ۱۵۲ عرب گزر چکی ہے کہ اہل سنت متعہ کے مسئلہ میں دو گروہ ہیں۔ ایک یہ کہتا ہے کہ متعہ سے عمر نے ہی منع کیا تھا اور نبی کریم نے خلفاء راشدین کی پیروی کا حکم دیا ہے نسخ کہ وقت متعہ کو حرام بنانے والی روایت سہو بن عبد اللہ ان کے نزدیک صحیح روایت نہیں ہے کیونکہ اس کا روای عبد الملک بن الریح اور اس کی حجیت میں ابن سینین نے کلام کیا ہے اور امام بخاری نے اسس کی روایت کو جو در حضور کے اپنی صحیح بخاری میں نہیں لکھا۔ اگر یہ درست متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری اس کو اپنی صحیح میں ضرور درج فرماتے۔

اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر اور جابر اس کی مخالفت ذکر کرتے اگر متعہ نبی کریم نے منع کر دیا تھا تو احباب ابوبکر کے زمانہ میں کیوں کیا

اہل سنت کی معتبر کتاب زاوالمعاجم ۲ ص ۱۵۲ ذکر نسخ نمبر۔

ترجمہ: ولوح الخ اگر حدیث سہو صحیح تھی تو ابن مسعود سے کسی طرح وہ پوچھا ہوگی۔ نیز اگر صحیح تھی تو عمر نے کیوں کہا کہ متعہ تو نبی کریم کے زمانہ میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور متعہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔

ولو صحیح لم یفعل علی عهدہ اللہ ذیق وهو عهد خلافت النبوة حقا۔ اگر نسخ متعہ والی روایت صحیح تھی تو ابوبکر کے زمانہ میں متعہ کیوں بولتے جب کہ وہ زمانہ خلافت نبوت والا شمار ہوتا ہے۔

علامہ سیوطی کا اعلان کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ریشور جلد ۲ ص ۱۲۱ الشام

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۱۲۱ الشام

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قطیبی ص ۱۲۱ الشام

ورمشور کی عبارت | اخرج عبد الوزاق وابو داؤد فی تاحد وابن جریر عن احمکد انه سئل عن هذا الاية اُمنسوخة قال لا وقال علی لولان عن عبد نھس المتعہ ما زنا الا شتی۔

ترجمہ: اہل سنت کے اماموں سے منقول ہے کہ حضرت احمکد نے پوچھا کیا کہ کیا یہ آیت متعہ منسوخ ہے اس پر حکم نہیں اور حضرت علی نے فرمایا ہے کہ اگر عمر متعہ سے منع نہ کرتا تو سوائے شق کے کوئی زنا نہ کرتا۔

نوٹ: علامہ سیوطی نے قریب صدی میں اہل سنت کا یہ دعوے اور خطبہ کتاب میں وعدہ کیا ہے کہ بشنہ عالی اس تفسیر میں روایات کو لکھے گا۔

صحابی رسول عمران بن حصین کا عقیدہ کہ آیت متعہ منسوخ نہیں ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۲۱ الشام

ولما عسدر بن الحصین فانه قال نزلت آية المتعة في كتاب الله ولم ينزل بعدها آية تمنحها وأسرونا بعد رسول الله وتمنحها معه ومات ولم ينهنا عنها ثم قال رحيل بروايه ما شاؤا يريد أن عسرو نهي عنها۔

ترجمہ صحابی رسول اللہ عربی بن مسہب نے فرمایا ہے کہ کتاب خلاص آیت
متحدہ نازل ہوئی ہے اور اس کے بعد اس کے حکم کو نفع کرنے والی
کوئی آیت نہیں اتری ہیں نبی کریم نے متحدہ کی اجازت دی اور
ہم نے متحدہ ان کے ہمسر لیا ہے اور رسول خدا نے وفات
پائی اور ہم کو متحدہ کرنے سے منع نہیں فرمایا پھر اس کے بعد جناب
عمر نے اپنی ذاتی رائے سے جوچا ہا کہا اور متحدہ کو منع کیا۔

و کلا صحابہ آپ کو ماں کے دو دھڑ کا واسطہ تم اضاف کرو

ہم نے ویانٹ داری سے اہل سنت بینا بیوں کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے
اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں اس کو دیانت داری سے اہل اسلام کے سامنے
پیش کیا ہے کہ آیت عظاما استتم پٹ انشا نکاح متحدہ کے بارے نازل ہوئی
ہے اور یہ نکاح ابتداء اسلام میں اجماع امت سے ثابت ہے اور
متحدہ بھی نکاح ہے اور یہ نکاح متحدہ جس طرح اصحاب رسول نے
گواہی دی ہے کہ رسول اللہ کے زمانہ میں حلال تھا ہم کہتے ہیں کہ
اب بھی یہ اسی طرح حلال ہے کیونکہ شریعت پاک نے اجازت
کے بعد اس نکاح متحدہ سے منع نہیں فرمایا اور اس بابت کہ متحدہ سے
اسلام میں منع نہیں ہے اصحاب کی گواہیاں پیش کی ہیں۔ اعتراض متحدہ
سے منع اور متحدہ کا فسوق ہونا اصحاب سے منقول ہے جواب ہم نے
یہ ثابت کر دیا ہے کہ اصحاب نے گواہی دی ہے کہ متحدہ منع نہیں ہوا اور اگر
اپنے ہی فرمان کے خلاف اصحاب نے کوئی بیان دیا ہے تو افسوس ہے
کیونکہ کسی کو کچھ بتانا اور کسی کو کچھ بتانا یہ ۲۰۰ گولن کا کام ہے اور اصحاب کی نشان دہانی

متحدہ کے حلال ہونے کی دوسری دلیل جناب عائشہ کی
سکنی بہن اور نبی اکرم کی سالی اور حضرت ابوبکر کی حقیقی
بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کا متحدہ کرنا ہے

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشاہدہ واؤر جلد ۲ صفحہ ۱۲۱ الطیالی سلم
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب متن الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ باب متحدہ نسائی
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ظہری جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ انشا و شمار اللہ عثمانی
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صفی الاثر جلد ۲ صفحہ ۱۲۵ الطحطاوی عثمانی
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۹ صفحہ ۱۵۲ باب المتواشکانی۔
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مفتی الجمودہ ترتیب مشرفی واؤر جلد ۱۲
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفتیش الجہیر جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ ابن حجر ابوبکر
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المصلح لاین حرم ماہی مروانی
- ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ عبد ربہ ماکن
- ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المفاہرات جلد ۲ صفحہ ۱۲۲ محمد ۱۲ راجب اقصیانی
- ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مروت الذهب جلد ۲ صفحہ ۲۶۹ عبد ربہ بن زید
- ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شہد موطا زرقانی جلد ۲ صفحہ ۱۵۴
- ۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مشرح معینی جلد ۲ صفحہ ۶۰۰ زکریا بن زید
- ۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاموال صفحہ

عائشہ کی بہن اسماء کی منہ کے بائے اپنے ذاتی تجربات کی رپورٹ

مسند ابوداؤد کی عبارت | حدثنا ابوالحسن قال حدثنا ابوداؤد قال حدثنا شعبه عن مسلم العسقلانی قال حدثنا علي اسماء بنت ابی بکر فأتانا ها عن متعة النساء فآتلت فتلناها ها علي عهد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ترجمہ: زاوی فرماتا ہے کہ ہم خلیفہ زنادی جناب اسماء بنت ابی بکر کی خدمت میں آنے اور اس منتر سے ہم نے منہ النساء کے بارے سوال کیا اسکی نیک نیت بلکہ نے فرمایا کہ زمانہ رسول اللہ میں ہم نے یہ منتر تو کیا ہے۔

یہ روایت درج کے لحاظ سے صحیح ہے اس کے تمام راوی مستبر ہیں۔

- ۱۔ ابوالحسن بن حبیب بن عبدالقادر العیسیٰ نے بڑی شان والا ہے مات ۲۹۷ھ
- ۲۔ ابوداؤد سلیمان بن داؤد بن الجارود حافظ اکبر ثقہ احمد مات ۲۰۴ھ
- ۳۔ شعب بن حجاج بن درد اللکلی امیر المؤمنین فی الحدیث ثقہ حافظ۔
- ۴۔ مسلم قرظی بن خرق العبدی ابوالاسود امیر صبری تابعی وثقہ نسائی۔
- ۵۔ اسماء بنت ابی بکر زوجہ زہری موم۔ عائشہ کی بہن، نبی پاک کی سالی است ۴۰ نوٹ، اسس بلکہ بنی منظف کو ہزاروں سلام اس نے امت کی بھلائی کی خاطر اپنے منور ہونے کا اور اپنے خاندان کی دوسری عورتوں کے منتر کرنے کا اقرار فرمایا ہے فعلنا جمع شکم کا صیغہ ہے۔ اگر منتر زمانہ ہے تو کیا سعاد اللہ خلیفہ زنادی ابوبکر کی بیٹی اسماء عائشہ کی بہن حضور پاک کی سالی بنا کرتی تھی۔

خدمت اسلام کی خاطر جناب ابوبکر کا کھنڈہ کا بہت بڑا مرکز تھا

تفسیر مظہری کی عبارت | دروی تحلیلها عن جماعة من الصحابة روى النسائي والطحاوي عن اسماء بنت ابی بکر قالت تلتناها ها عن محمد رسول الله الخ

ترجمہ: صحابہ کرام کی ایک جماعت سے جن کریم کے بعد بھی منہ کا صلحال ہوتا روایت کیا گیا ہے اور امام ابیہ سنت نسائی اور طحاوی نے اسماء بنت ابی بکر سے روایت کی ہے کہ اس منتر نے یہ اقرار کیا ہے کہ نبی کریم کے زمانہ میں ہم نے منہ کیا ہے۔

پہلی متنوع ہونے کا فخر ابوبکر کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کو ہے۔

ارباب اصناف جو خوبی اور فضیلت کسی میں ہوں اس کا قبول کرنا ہر مسلم کا فریضہ ہے جو لوگ آغاز اسلام میں مسلمان ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو یہ تکلیف بھی شدید تھی کہ ان کی اپنی عورتوں نے ان سے بائیکاٹ کر دیا تھا اور پھر اسے سلسلوں کی اس مزدورت کو جناب ابوبکر کے خاندان کی عورتوں نے بڑی فسارخ دی سے پورا فرمایا ہے کیونکہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء نے اپنی رپورٹ میں صیغہ فعلناھا کا استعمال کیا ہے اور یہ صیغہ جمع کا ہے جس کا زیادہ پر اطلاق ہوتا ہے۔ مسلم بڑا کہ جناب ابوبکر کی بیٹی اسماء کے ہمراہ ان کے خاندان کی اور زیادہ لوگوں میں منہ کر کے خدمت اہل اسلام کرتی تھیں۔

صحابی رسول اللہ جناب ابن عباس کی گواہی کہ حضرت اہل
اسلام کی خاطر پہلی انگلیٹھی حضرت ابن زبیر کی ماں نے روشن کروائی ہے۔

الحی ائزات کی عبارت ص ۳۳ الحدیث ۱۲ عبد اللہ بن زبیر عبد اللہ بن عباس
تخلیہ المتعہ فقال له سن املك کیف ملعت الجاسرین عین ابیہ
فأنا لها فقامت ما ولدتک الا فی المتعہ

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر نے ایک مرتبہ ابن عباس کو اس کے متہ کو حلال
جاننے کا طعن دیا ابن عباس نے جواب میں فرمایا کہ تم یہ مسئلہ اپنی ماں سے
پوچھو کہ کس طرح ان میں اور میرے باپ میں انگلیٹھی روشن ہوئی تھی عبد اللہ نے
اپنی ماں اس وقت ابلیہ سے پوچھا تو اس نے کہا کہ میں نے تم کو متہ سے جناہ

عائشہ کے بجائے لقب صورتیہ اس وقت ابلیہ کو دیا جائے

نوٹ: ارباب انصاف جس حقیقت کا حضرت اس وقت ابلیہ کو اپنے اسلام کی
بملائی کی خاطر اہتر کر لیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بی بی پیکر صدقہ رضا تھی اور
عائشہ کے بجائے لقب صورتیہ بھی اسی اسم کا حق بنتا ہے مگر اور ہمارے سنی
علماء مسند متہ کو جس طرح مزاج ہمالہ لگا کر بیان فرماتے ہیں ان کو اپنی خلیفہ زادی
بنت ابی بکر سنوۃ عائشہ کی سکن بہن کی عزت کا خیال بھی کرنا چاہیے۔ اگر متعہ
بقول سنی علماء کے کبھی باری بازی اور بھلا ہے تو کیا جناب ابو بکر کا گھر کبھی باری تھا
معاذ اللہ کی خلیفہ صاحب ک دستہ چکر کھولا ہوا تھا معاذ اللہ تم معاذ اللہ

پہلی انگلیٹھی متعہ میں آل زبیر نے روشن اور گرم کروائی ہے

عقد الفریدی کی عبارت | وخطب عبد اللہ بن الزبیر بعد موت الحسن
والحسین فقال ایھا الناس ان نیکم وجلاؤکم اعمی قلبہ کما اعمی
بصرہ قال ام المؤمنین وحواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وأتفق بنو سبیح المتعہ وعبد اللہ بن عباس فی السجد فقام وقال
لعکرمة اقم وجهی نحوہ یا سکرمة ثم قال ...

واما المتعہ فانی سمعت علی بن ابی طالب یقول سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فیہا فانی سمعت بہا۔
واذلی مجسر مطع فی السعۃ لعجمہ آل الزبیر۔

ترجمہ: حسین شریفین کی وراثت کے بعد سہرا اللہ بن زبیر نے
تخلیہ دیا۔ اور کہا اسے بندگانِ خدا تم میں ایک ایسا مرد رہتا ہے کہ خدا نے
جس طرح اس کی آنکھوں کو اندھا کیا ہے اسی طرح اس کے دل کو بھی اندھا کیا ہے
اور اس نے متعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا ہے اسی خطبہ کے وقت عبد اللہ
بن عباس مسجد میں موجود تھا اس نے کھڑے ہو کر عزم سے پیکر میرا رخ
ابن زبیر کی طرف کر دے پھر ابن عباس نے فرمایا کہ متعہ کے حلال ہونے کے
بارے میں یہ حضرت علی سے سنا تھا پس میں نے بھی اس کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا
سے اور پہلی انگلیٹھی متعہ کی جو روشن ہوئی ہے وہ آل زبیر میں روشن ہوئی ملو
یہ ہے کہ پہلا متعہ اسلام میں ابن زبیر عبد اللہ کی ماں نے ابو بکر کی بیٹی اور
عائشہ کی بہن اسماء نے کیا ہے۔

اسماء بنت ابی بکر کی اپنے بیٹے کو نصیحت کہ مسئلہ متحہ میں ابن عباس سے چھپ چھپا کر نہ کرنا

شرح حدیث کی عبارت واما العتمة فثل امك اسماء اذا نزلت عن بردی

عوسجة ...

نفسا ما دین الزبیر ^{العلی} انھا عن بردی عوسجة فقلت لمانہک
عن ابن عباس وعن ابن صائم فانہم کعبہ الجواب اذا ہوا فقتال
بن وعبتک فقلت یا بنی اذہذا الذم عنی الذی ما اخطتہ
الذم والجن واعلم ان عنہ فضائح تشریش وغایبھا یا سوسھا
فیاک وایاہ اآخر الدھر۔

ترجمہ: ابن عباس نے متحہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیا اور ابن زبیر نے
اس پر ٹوش لیا تو ابن عباس نے کہا تو بکر مسئلہ متحہ اپنی ماں اسماء سے پوچھ
کہ جب وہ عوسجہ کی چادری لینے کے لیے متحہ کرنے پر آئی تھی جب عبداللہ
بن زبیر واپس ماں کے پاس آیا تو عوسجہ نامی شخص کی چادروں کا قصہ پوچھا
اسمانے فرمایا کہ بیٹا میں نے تم کو کیا منع نہیں کیا تھا کہ بنی ہاشم اور ابن
عباس سے چھپ چھپا کر نہ کر کیونکہ یہ ٹکوس جلاب دیتے ہیں جب پورے
بن ابن زبیر نے کہا ہاں اماں مگر مجھے سے اس امر کی مخالفت ہو گئی ہے۔
اسمانے کہا اہی بیٹا اس اندھے سے بچ کر بنا اشارہ ابن عباس کی طرف
تھا کیونکہ بنی امیہ سے بحث کا وقت نہیں رکھتے۔ اس کے پاس قریش
کا شرم سار کرنے والی باتوں کا علم ہے زندگی بھر اس سے بچ کر رہنا۔

عوسجہ کی دو چادریں اور خلیفہ زادی کو متحہ کا صلہ ہونا

عالم اسلام کی کتاب شہاب الفاضلین ص ۲۲۵

قال ابن زبیر جانا عنی عن ابن اللہ قلبی علی العتمة وہی السزنا
المحصن ... قال ابن عباس وانک من العتمة فامثل امک عن بردی
عوسجہ۔ قال ابن الزبیر یا اما اخی رضی عن بردی عوسجہ۔ تالست
اسماء ان اہاک کان مع رسول اللہ وقد اهدی لہ وحل فقال لہ
عوسجہ بردی فاعطاھا ایام ففتنن بها ففعلت بک واثم من ستہ
ترجمہ: ایک مرتبہ ابن زبیر نے فرمایا کہ ہمارے پاس ایک انصاف آیا ہے
کہ خانے جس کے دل کو بھی افرمایا ہے۔ یہ اشارہ تھا عبداللہ بن عباس کی
طرف کیونکہ وہ آخر عمر میں نامیسا ہو گئے تھے۔ اور وہ افرصت کے حلال
ہونے کا فتویٰ دیتا ہے اور یہ متحہ کو طامس زنا ہے۔ جناب ابن عباس
نے فرمایا کہ تو خود متحہ کی پیداوار ہے تو اپنی ماں سے عوسجہ کی دو چادریوں
کا قصہ تو پوچھ لے۔ عبداللہ بن زبیر گھر آیا اور ماں سے عوسجہ کی دو چادریوں
کا قصہ معلوم کیا اس نے کہا تیرا باپ زبیر رسول اللہ کے پاس
تھا اور ایک مرد جس کا نام تھا عوسجہ اس نے رسول اللہ کو
دو چادریں ہدیہ دیں اور نبی پاک نے پھر وہ دونوں چادریں تیرے
باپ کو دیں اور اس نے وہ دو چادریں مجھے ہی سہی دیں دسے کہ
میرے ساتھ متحہ فرمایا پس مجھے متحہ سے تیرے باپ نے حل کیا اور
تو متحہ سے پیدا ہوا ہے۔

جناب ابو بکر کی دو نامور بیٹیوں نے متعہ کو حلال ثابت کر دیا ہے

جناب اسماعیل کے اور عائشہ نے فتویٰ دے کر متعہ کو جائز ثابت کیا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نوی جلد ۱ ص ۱۱۱ کجاح متعہ

الاطلاقہ لبعیرۃ من السلف تعدد روی عن ابن عباس وعائشۃ

و بعض السلف اباحته۔

ایک جماعت اہل سنت کے بزرگوں کی متعہ کو حلال جانتی ہے اور جناب ابن

عباس اور حضرت عائشہ اور بعض سلف سے متعہ کی حکایت مروی ہے۔

عائشہ اور اسکا دلہنہ کے متعہ کے بڑا بڑا فتویٰ دیکر پچاسے شیعوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے

ہمارے سنی بیانی جب مسئلہ متعہ پر اپنے جوش ایمانی کا اظہار فرماتے

ہیں تو اس طرح گل ریزی گلشن کلام میں فرماتے ہیں کہ متعہ مذہبی بازی ہے

متعہ بے شرعی اور بے فرق ہے متعہ بے حیالی ہے متعہ کبخر پتلا ہے

ہم شیعوں خیر البریہ ان فضلاء دیوبند و بریلوی سے اللہ کی خدمت میں دونوں

باتھ جوڑ کر نہایت ادب سے گزارش کرتے ہیں کہ متعہ کے جواز کا

فتویٰ حضرت عائشہ نے بھی شیعوں کی طرح دیا ہے کیا وہ تمام صلواتیں

پر متعہ کے بارے تم شیعوں کو ہدیر کرتے ہو وہ حضرت عائشہ کی روح

پر فتوح کو بھی پہنچیں گی یا نہیں نیز عائشہ کی بہن نبی کریم کی سالی اور حضرت

ابو بکر کی سکنی بیٹی تھے متعہ خود کیا ہے اگر متعہ کرنا کلمبوں کا کام ہے تو پھر

ابوبکر کے بارے صحیح فیصلہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے۔

ایک سنی عالم مسئلہ متعہ میں اپنے علم کو ظاہر فرماتا ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب ذوالفقار صفیری ص ۱۱۱ از نبی بخش رسولگری

ابن دیونہ نے وہ مرد ضروری جہاں غیرت نامی

جلیح آتش دوزخ اندر روز مشرور سے تائیں

و حق خنزیران انہا لوک فرق نہ ہرگز کافی

دو طرفوں نے بے غیرت پورے باہم سکے جھائی

فرت متعہ کو حلال کہنے والے اس طلاق نگاہ میں شل خنزیر ہیں۔

شیعہ عالم تنگ آکر سنی عالم کو متعہ کے بارے جواب دیتا ہے۔

اہل شیخ کی مایہ ناز کتاب ذوالفقار صفیری ص ۱۱۱ از ابابا عیاشی علی مالک

نہ کر تو کجواس زیادہ کر کہہ طرف خدا دا

وانگہ معاویہ گایا ن خیلوی ہریوں جنگ آمادہ

شیعان فون خنزیر بناوین این متعہ سے اپول

قائل کل امام تشاؤستے ڈر سہی سرکاروں

چہرہ جلد تاریخ کا ملدی حاشیہ اڑتے آیا

اک سو پینچ ۱۹۰۵ صفحے دس آتے مسعودی گھوڑیا

اسار بیٹی ابو بکر دی دل آسدا لکچیا یا

سنت آتے سماجت کر کے سکند زبیر بلا یا

ناب زبیر متعہ چاکیتا ابو بکر دی حیالی

بویا شوق دے داپورا سبھی آگ بھسانی

معاویہ نے ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ ناجائز حالت میں پکڑ لیا اور
معاویہ کی اس غیرت پر دکلاہ صحابہ کا ہمیشہ سرفراز سے بلند رہے گا

اہل سنت کی مستتر کتاب المستطرف مع المصنف ابیہام شباب الدین۔

اہل سنت کی مستتر کتاب حیوة النبیون ص ۲۱۶ ذکر قبیلہ مکہ الیوم میری۔

اہل سنت کی مستتر کتاب محاضرات ص ۲۳۱ الحدیث ۱۲۱ لاشبہ اصہبانی۔

حیوة النبیون کی عبارت | طرطوشی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زمانہ معاویہ
میں شہر دمشق میں ہاتھی آیا اور اہل دمشق نے پہلے ہاتھی نہیں دیکھا ہوا
تھا پس لوگ اس کو دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلے اور حضرت معاویہ
بھی اپنے محل کی چھت پر چڑھ کر ہاتھی کا تماشا دیکھنے لگے۔ اسی دوران
انہوں نے اپنے محل میں کسی طرح ایک مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ
ناجائز حالت میں دیکھ لیا۔ فوراً اتر آئے اور اس حجرہ کے در پر آکر
اس مرد کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھا کہ میرے حرم میں اگر میری بیوی
سے اس طرح اس چیز پر آپ کو کس طرح جہت ہوئی ہے اس نے کہا
حاصلک یا اسیوا التومینہ حملتی علی ذالک کہ جناب کے علم اور حوصلہ
نے مجھے اس کی جہت دلائی ہے۔ پھر معاویہ نے اس کو سزا کر دیا۔

نوٹ : دکلاہ صحابہ مسلمانوں کے بارے میں بیمارے شیعوں کو بے غیرت
اور بے شرم ہونے کے لئے دیتے ہیں مگر ہم شیعہ غیر البرہہ اپنے ان غیرہ صابروں کو نبی
اسما بنت ابی بکر کے ساتھ دارالسلطہ بدر میں کرتے ہیں تیسرے جیسا بھی ہو مگر تعارض
نبیوت معاویہ کا غیرت میں معتاد نہیں ہو سکتا۔ ہاتھی کا تماشا ان غیرت معاویہ زندہ باد

فقہ علماء سپاہ صحابہ میں متعہ کی مذمت اور زنا کی فضیلت
اس شرف سے ہمیشہ علماء دیوبند کا سرفراز سے بلند رہیگا

اہل سنت کی مستتر کتاب المحاضرات جلد ۲ ص ۲۵۵ الحدیث ۱۲۱ لاشبہ اصہبانی
قال قد امه اولادنا انما نجب لان الرجل یزنی بشہوة و نشاط
فیخرج اللذکا ملاً و ما یكون عن حلال فمن تصنع الرجل الی العواة
ترجمہ امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت قدامہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا
ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش
سے زنا کر لے گا پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جرم حلال طریقہ سے اولاد
ہوتی ہے وہ اس خونی سے محروم ہے۔

دکلاہ صحابہ انکھیں کھولیں اور اپنی کتابوں میں ننگے فضائل پڑھیں

ارباب انصاف دکلاہ صحابہ کو اپنے علم پر بہت ہی غرور ہے اور سزا سزا
پر ان کی تحقیقات ان کے اپنے گانہ میں مایہ ناز ہیں اور ہم شیعہ غیر البرہہ
ان کی خدمت میں اسما بنت ابی بکر کے ساتھ کا امیر معاویہ کی غیرت کا
واسطہ دیکر نہایت اذیت سے گزارش کرتے ہیں کہ تم ترقی پذیر قوم ہو آپ کو
بالکل متعہ نہیں کرنا چاہیے آپ کو اپنے امام صاحب قدامہ کی تحقیق کو چوم
کر آنکھوں پر رکھنا چاہیے کیوں کہ اس تحقیق نے تمہارے دشمن رافضیوں کو شکست
دی ہے وہ مجھارا متعہ کو لے چکا ہے آپ کے مذہب میں تو زنا کی وہ شان
ہے جو رافضی اپنے مذہب میں نکاح کی نہیں دیکھ سکتے۔

دکلا صحابہ کی مایہ ناز تحقیق کہ متعہ سے بچے بدھوار زمانے سے
بچے قتل نہ اور سیاست دان پیدا ہوتے ہیں اور اس تحقیق پر عالم اسلام کو فخر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تریب التقریب ص ۱۸۱ متفقاً الاقسام ۱۵۱
قال اولاد الزنا نجب لون الرجل یزنی بشهوته و نسا طم یفخر یح
الولد کاسلا وما یکون من الحلال فمن نفع الرجل الی العسوة و لهذا کان
عمرو بن العاص شعایبہ بن ابی سفیان من وصاة الناس۔

ترجمہ: امام اہل سنت قطب الدین محمد بن مسعود بن سلج ایشیرازی کہتے
ہے ۷۱۰ء میں ۷۶ سال کی عمر میں شہر تریب میں وفات پائی ہے اس دکلا صحابہ
کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے
والا پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کا کل پیدا ہوتا ہے جو
اولاد حلال طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے اس کے حاصل کرنے میں یہ جوش
خسروش نہیں ہوتا اسی لیے حضرت سعادیہ اور حضرت عمرو بن عاص
سیاست دان تو گویں سے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف جن دکلا صحابہ نے زنا کے فضائل بیان فرمائے
ہیں ان کو ہم جناب امام دین ابی بکر کے متعہ کا اور اہل صحابہ کی غیرت کا
واسطہ سے کہ دعوت انصاف دیتے ہیں کہ متعہ ابتداء اسلام میں بقول علماء
اہل سنت جائز تھا اور متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے اور یہ نکاح متعہ بقول
صحابہ کرام مشروع بھی نہیں ہوا اور جناب ابی بکر کو دونوں نامور شیخان
حضرت امام اور حضرت عائشہ نکاح متعہ کو زندگی بھر حلال سمجھتی رہیں ہیں۔

دکلا صحابہ کا عقیدہ کہ زنا سے نبی زوال لایچہ امامت اور خلافت کے ذریعہ
کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ اصول غلط ہے تو کسی چور بے یمن مجھے شکر کہے گویا مردی ہائے

اہل سنت کی معتبر کتاب التریب ص ۱۸۱ متفقاً فیہ ما نقل فیہ الامن الحیات
وقد تشاہد ولد الزنا یطعم ولد الوشدة فی اسر العیون ولد نیاہ نیکون
دلیل علی ان الیٰ محمد ین علی عمومہ ولہذا یتحقق ولد الزنا جمیع اکبریات
النی یتحققها ولد الوشدة من قبول عبادتہ وشہادتہ وقضائہ وامامتہ
وغیر ذالک۔

ترجمہ: امام اہل سنت علامہ سعد الدین نقاشا زان فرماتے ہیں کہ ہمارا
مشاہد ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد حلال سے اولاد حرام
میں زیادہ صلاحیت ہے۔ اور اسی لیے جن جن درجعات پر اولاد حلال
نافع ہو سکتی ہے وہ درجعات اولاد حرام کو بھی حاصل ہو سکتے ہیں مثلاً سلامی
کی عبادت اور گواہی قبول ہے اور سلامی کا قاتل ہوتا اور امام ہونا بھی جمع ہے
وغیر ذالک۔ اس جگہ میں خلافت نبوت کی گنجائش بھی ہے۔

نوٹ: جو علماء کرام واجب الاحرام کو بچہ کی زبان نکال کر بچہ سے شیعوں کو
کہتے ہیں اور ان کو لعن دیتے ہیں کہ ان کی کتب میں متعہ کی یہ کیفیت لکھی ہے کہ ایک مرتبہ
متعہ کرنے سے آدمی حضرت سنان کے درجہ کو پایا ہے اور در مرتبہ کر لے سے حضرت
سین کے درجہ کو پایا ہے جو یا عرف ہے کہ سنی مذہب کا ایک کتب میں یہ لکھا ہے کہ اگر
کوئی بچہ زنا سے پیدا ہو تو امامت اور خلافت کے ذریعہ کر پا سکتا ہے اور اب بکر بھی نو سن
مذہب کے امام ہی تھے۔ میں دیکھتا ہوں کہ امام ہونے کے ذریعہ کر پا سکتا ہے

متع کے خلال میں جو کسی تیسری دلیل متع کے لیے اعلان کیے گئے متع
تین سالت میں حلال تھے: اہل اعلان و کلابھی کہ جو کسی بل جھیند کا ہے

- ۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۴ - الشارح ۵
- ۲: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۹۳ - باب المتعہ
- ۳: اہل سنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص ۱۵۲ - البصا
- ۴: اہل سنت کی معتبر کتاب المعاصرات ص ۲۱۲ - الحدیث ۱۲
- ۵: اہل سنت کی معتبر کتاب السبوط ص شمس الامم شری
- ۶: اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ ص ۴۲ - باب المتعہ
- ۷: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۹۲ - ذکر مطاعن عمر
- ۸: اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تجرید ص ۱۰۰ - ذکر مطاعن عمر
- ۹: اہل سنت کی معتبر کتاب الجلالہ کا رد منقول از تشبہ سلطان
ص ۱۸۸۳
- ۱۰: اہل سنت کی معتبر کتاب تشہید القواعد از تشبہ المطاعن ص ۱۸۸۳
- ۱۱: اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۰۶ - لابن قیم
- ۱۲: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۱۱۶ - الشارح

کنز العمال ص ۲۹۳ عن ابی قلابہ ان عمر قال متعت ان
کی عبادت کا فتاویٰ عہد رسول اللہ انا انہی عنہما و قرب فیہما
ترجمہ: ابی قلابہ سے روایت ہے کہ جناب عمر نے کہا تھا کہ نبی کریم کے زمانہ
میں دو متع تھے اور میں ان سے منع کرتا ہوں اور نہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔
احکام القرآن اردو ان عمر قال فی خطبہ متعتان کا فتاویٰ عہد
کی عبادت عہد رسول اللہ انا انہی عنہما و اعاقب علیہما

ترجمہ: جناب نے عمر نے اپنے خطبہ میں فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو
متعہ تھے۔ اور میں ان سے منع کرتا ہوں اور نہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔
سنن الکبریٰ ص ۱۱۰ قال عمر - وانہما کانتا متعتان علی عہد
کی عبادت رسول اللہ انا انہی عنہما و اعاقب علیہما۔
عمر نے کہا کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں

دلیل صفائی کا اپنے تحفہ مسرد وقتیں عمر کی خاطر جھوٹ بولنا

شاہ عبدالعزیز عمیر صاحب کے دلیل صفائی اپنے تحفہ مسرد وقتہ ہا میں
عوطن ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ کلام عمر میں یہ ثابت نہیں ہے کہ زمانہ
رسالت میں متعہ حلال تھا بلکہ یہ ثابت ہے کہ متعہ حلال تھا۔

بجواہر) ہمارے مولیٰ علی کی کرامت ہے کہ جس ملائ نے مذہب شیعہ
ملاحظہ ہو کے خلاف عروج کی وہ اپنے پیر بھیائیوں کے ہاتھوں ذلیل
ہوا ہے۔ ابن قیم نے زاد المعاد ص ۲۰۶ میں اعتراض کیا ہے کہ متعہ رسول اللہ
نے نہیں جاری فرمائی تھی اور اس جگہ اس کی عام ابن قیم نے اپنی سنی
برہری کو خوب دیا ہے۔ شیعہ مناظرین کو تکبیر کے لیے کہ زاد المعاد کو ضرور دیکھیں

بقول ازہدی عمر کا اقرار کہ متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھا میں منع کرتا ہوں

تفسیر کبیر | رووی ان عبدی ان علی المنبر متقآن کانت مشروعین فی عمارت | فی عهد رسول اللہ ولما انجی عنہم متعہ النساء والحج وروایت ہے کہ منبر پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ زمانہ رسالت میں دو متعہ حکم مندرجہ تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

پھر ازہدی اسی عمارت کے بعد کہتے ہیں کہ صحیح مسلم میں لکھا ہے ان المتعہ کانت مباحة فی زمن رسول اللہ وانا انجی عنہما۔ کہ کلام عمر میں صرف یہ احتمال ہے کہ انہوں نے کہا کہ زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا اور میں اس حلال کو منع کرتا ہوں۔

الکرام | قول عمر کہ میں متعہ کو منع کرتا ہوں یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
جواب | قول عمر متعہ میں منع کرتا ہوں روایت صحیح سے ثابت ہے۔

مہینو کس حسی | وقد صح ان عمر قہی الناس عن المتعہ فقال لی عمارت | متقآن کانتا علی عهد رسول اللہ ولما انجی عنہما یہ روایت صحیح ہے کہ عمر صاحب نے لوگوں کو متعہ سے منع کیا اور فرمایا کہ دو متعہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں ان کو منع کرتا ہوں۔

المخاض | ان الخبر الصحیح قدانی انہ صعد المنبر وقال لی عمارت | خبر صحیح آئی ہے کہ جناب عمر نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ رسول اللہ نے تمہارے لئے متعہ حلال کیے تھے اور میں حرام کرتا ہوں

عمر کے اس اعلان سے کہ زمانہ رسالت میں تین چیزیں حلال تھیں

اور میں ان کو حرام کرتا ہوں متعہ کا حلال ہونا ثابت ہوئے اور مخالف ہوا ہے

شرح تخریج | منها انہ حرم المتعین فانہ صعد المنبر وقال ایہ الناس متعہ ثلاث کت علی صعد رسول اللہ انہ عنہم و

احرم من واعاقب علیہم وھی متعہ النساء و متعہ الحج وھی علی خیر العمل و واجبہ... بان ذالک لیس مما یوجب قدحاً علیہ فان

مخالفة المجدد لغيره فی المسائل الاجتهاد یاہ لیس بقدر حترجیہ: علاؤ الدین علی بن محمد قسیمی فرماتے ہیں کہ مطالع عمر میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے منبر پر چڑھ کر اعلان کیا کہ زمانہ رسالت میں

تین چیزیں حلال تھیں اور میں ان کو حرام کرتا ہوں اور ان سے منع کرتا ہوں اور نہ کہنے والے کو نہ اور نہ لگایا اور وہ تین میں سے ایک متعہ النساء اور متعہ الحج اور خیر العمل اور ان کا جواب یہ ہے کہ یہ چیزیں نفس پر نہیں کوئی چیز کہ

ایک چہرہ کا دو کمرے سے اختلاف مسائل اجتہاد میں اس مجتہد میں نفس کا باعث نہیں ہے۔

شرح مقاصد | رووی عن عمر ثلاث کت علی عبد النبی انہ انجی عنہم و احر من... وال جواب ان ہذا مسائل اجتہاد یاہ

ملا تھا ذاتی بھی لکھا ہے کہ عمر نے متعہ کو حلال مانا اور پھر حرام کیا ہے

تشیہ القواعد | و متعہ انہ حرم المتعین فانہ صعد المنبر وقال ایہ الناس ثلاث کت فی عهد رسول اللہ انہ عنہم و احر من واعاقب علیہم عن متعہ النساء وھی علی خیر العمل

قریبیہ، جس میں محمد بن عبد الرحمن بن احمد الصفحانی نے بھی اپنی آئینہ
 میں اعتراف کیا ہے کہ عمر نے نبی کریم کے زمانہ کے عین حلال حرام کے فرقے متعہ
 اور حرمی علی خیر الخلیل اور جواب میں حکم کو مجتہد ظاہر فرما کر جان چھڑائی ہے
 اور ابو الحسن آمدی نے بھی اپنی کتاب ابکار الافکار میں یہی روایا دیے
 کہ مجتہد تھا اور کب مجتہد دوسرے سے اختلاف کر سکتا ہے۔

متعہ کی علیت کو ہٹانے عمر کی زبان سے ثابت کر دیا ہے

ارباب انصاف و کلام صحابہ کی کتابوں کی جوارات کو پیش کر کے ہم عالم اسلام
 کو دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ جناب عمر نے خود اقرار فرمایا ہے کہ دو متعہ زمانہ
 رسالت میں حلال تھیں اور میں انکو منع کرنا ہوں نیز تین چہرین زمانہ
 رسالت میں حلال تھیں۔ اور میں انکو منع اور حرام کرتا ہوں اور
 نہ کہنے والے کو نہ اودوں گا اور ان دو ازمین میں عمر نے متعہ الف و کوفہ
 کیا ہے۔ اور جناب عمر نے یہ نہیں فرمایا کہ اس متعہ الف سے نبی کریم نے
 منع فرمایا ہے بلکہ منع کی نسبت تقدیم مسد الیہ کے ذریعہ اپنی
 حرمت دی ہے کہ انا انہی عنہ صیاس میں منع کرتا ہوں۔

حضرت عمر کے اس مذکورہ بیان سے زمانہ رسالت میں متعہ کا حلال
 ہونا ثابت ہوتا ہے اور ہمارا مدعی بھی یہی ہے کہ متعہ ہر حلال ہے اور جناب عمر
 کا منع کرنا یہ کلام انکا فعل حرام ہے اور غنیمہ کبیرہ سے اور بدعت ہے
 ان کو کیا حق پہنچتا ہے کہ جس چیز کو خدا اور رسول نے حلال کیا تھا وہ اس کو
 منع اور حرام کرتے، گویا جناب عمر نے مسئلہ متعہ میں خدا اور رسول کی
 نافرمانی کی ہے اور اس آیت کی زد میں آگئے ومن یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم مکذوبون

و کلام صحابہ کے مسئلہ متعہ میں عمر کی صفائی میں بجا بھانگے غلط

اور شیطان علی کی طرف سے میران سپجانی پڑتے ہوئے جوابات

و کلام صحابہ علامہ تفتازانی وغیرہ نے عمر کی صفائی میں یہ روایا بھی
 کا پہلا غلط روایا ہے کہ بے شک زمانہ رسالت میں متعہ

حلال تھا مگر حضرت عمر بھی مجتہد تھے۔ اور ان کو اختلاف کا حق تھا۔
 شیطان علی نے حضرت عمر کو تہدید کیا اجتہاد کی توہین ہے کیونکہ کتاب

کا جواب ابن مسنت تفسیر در مشورہ میں مکمل ہے کہ جناب عمر
 نے بڑی مشکل سے بارہ سال میں قرآن کی سورۃ بقرہ کو لیکھا تھا۔ اور
 خوشی میں اونٹ نحر کیا تھا۔ پس ایہ آئمہ ذمہ آوی مجتہد نہیں ہو سکتا۔

۱۲۰ متعہ آیت قرآن اور رسول اللہ کے فرمان سے ثابت ہے اور عمر کا اجتہاد
 مقابل نفس تھا اور یہ اجتہاد لایقینا باطل ہے۔

۱۲۱ عمر نے مسک متعہ میں ہذا رسول خدا سے اختلاف کیا ہے۔
 اور عمر کے مقابل میں رسول اللہ کو مجتہد کہنا لے ادبی ہے۔ نصاب عمر نے
 متعہ کو خود حرام کیا ہے اور اس آیت کی تفسیر کیا ہے۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک هم المفسدون
 ۱۲۲: تفتازانی وغیرہ کو یہ جہت نہیں ہو سکی کہ وہ قول عمر متعہ ان ریح
 سے انکار کر سکیں اس سے معلوم ہوا کہ جناب عمر نے جہاد کے متعہ
 حلال تھا اور میں منع کرتا ہوں یا عمر یقینی ہے۔ اور حضرت عمر کا یہ فیصلہ
 خلاف تالی اور رسول اللہ کے خلاف نہ ہوئی بغاوت ہے اور ایسا
 آدمی اس قابل نہیں ہے کہ اس کو صحیح تکیفہ تسلیم کیا جائے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں صحاح لفظوں میں سب سے
اقرار کہ متقان نامہ رسالت میں تھے اور امام احمد کی گواہی

- ۱: اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج بن جبل ص ۳۱۳ حدیث ۳۶۹
 - ۲: اہل سنت کی معتبر کتاب اذالۃ الخفا ص ۳۳۳ کتاب الحج من فقہ عمر
 - ۳: مستدر احمد
 - ۴: ان القرآن هو القرآن وان رسول الله هو الرسول وانهما
- کامتا متقان علی عهد رسول الله احدھما متعۃ الحج والاخری متعۃ النساء
تسحبہ جب عمر فاکم بنا تو اس نے لوگوں کو خطبہ بتایا اور فرمایا کہ قرآن
وہی قرآن ہے اور رسول خدا وہی رسول ہے اور زمانہ رسالت میں دو متعہ
تھے ایک متعہ الحج اور دوسرا متعہ النساء
نوٹ: یہاں مقصد اس روایت کے سمجھنے سے یہ ہے کہ ذرا یہ رسالت
میں متعہ النساء کا حلال ہونا ثابت ہے اور جو چیز زمانہ رسالت
میں حلال ہے وہ آیات حلال ہے اور جناب عمر کا متعہ کو منع
کرنے قرآن پاک اور رسول پاک کے خلاف بغاوت ہے اور سنی تلمیذ
کا نازل کردہ حکم کی صاف صاف مخالفت ہے اور اس طرح
کی مخالفت سے آدمی ان آیات کی زد میں آجاتا ہے۔

- ۱: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون الماتون
- ۲: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظالمون الماتون
- ۳: ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الفاسقون

وکل اصحابہ کا عمر کی صفائی میں یہ عذر بھی ہے کہ مراد نبی ہے

علامہ تفتازانی اور کمال نے انا انصوح کی یہ تائید کی ہے کہ مراد عمر کی
یہ تھی کہ میں اظہار کرتا ہوں اس نبی کا جو نبی کریم نے متعہ سے فرمائی
ہم شیعہ تیسرا تفسیر یہ کہتے کہ کلام عمر سے یہ مطلب ہے زبان عربی نے
بہتیں سمجھا تھا اور شیعہ پیش کر کے اہل اسلام کو ہم دعوت نکرتے ہیں
قاضی کی نے فیصلہ دیا کہ متعہ سے نبی کریم نے نہیں بلکہ عمر نے رد کیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المعازر ص ۲۱۲ الحد ۱۲
قاضی کی نے بصرہ میں ایک عربی شیخ سے پوچھا کہ جواز متعہ میں تو نے
کس کی پیروی فرمائی ہے اس نے یہ حضرت عمر کی پیروی کی ہے۔
قاضی نے کہا وہ کس طرح جناب عمر تو متعہ کے سخت مخالف تھے عرب
نے کہا۔ ان الخبر الصحيح قدانی انہ سعد المناہر فقال ان الله ورسوله
احلکم متعین وان اہم صما علیکم واعاقب علیہما فقیلما شہادۃ
ولم نقلی تحریر صما کہ خبر صحیح آئی ہے کہ عمر نے نہر ہر یہ اعلان فرمایا
تھا کہ اے بندگ خدا خدایا تحقیق خدا اور رسول نے تمہارے لیے دو متعہ حلال
کیے تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں اور نہ کرنے والے سزا دوں گا پس
متد کے حلال ہونے کے باوجود ہم ان کی گواہی کو قبول کرتے ہیں اور انہوں
نے اپنی طرف سے جو حرمت متعہ کا اوردیا اس کو ہم قبول نہیں کرتے۔
نوٹ: داعب الصغفانی اور قاضی سبکی بن اکتھم کا اس واقعہ کے
بائے خاموشی اختیار کرنا اس امر کا محسوس ثبوت ہے کہ شیخ بصری کا فیصلہ
درست ہے۔

وکلأصحابہ کے اظہار نبی والے عذر کو حضورؐ نے خود بھی جھٹلایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۷۷ سنہ ۱۳

اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء - از تشریح الطامن ص ۱۲۲
تاریخ طبری ابن ابن سوادہ لکھی بیان کرتا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ
کی عمارت حضرت عمرؓ سے کہا کہ عابت عیلت و عقیلت اور بے
کو چار چیزوں کے باجے آپ کی رعیت نے تمہارے لیے عیب لگایا ہے
عمر نے کہا انجویمان کرو میں نے ان چار میں ان کو یہ بھی بتایا کہ
و ذکر اولک من متعتہ النساء وقد کانت رخصتہ من اللہ
نستمتع بقبضتہ ذال ان رسول اللہ قد خلطہا فی زمان ضرورۃ
ورحیح الناس فی السعۃ ثم لم اعلم احد من المسلمین عاد الیہا
ولا عمل بہا فان من شاکم یقبضتہ ریح

کلوگ ذکر کرتے کرتے متعتہ النساء کو حرام کہلے اور متعتہ
اللہ کی طرف سے اجازت تھی اور ہم صحیحی بھر کھجور دے کر متعتہ کرتے
تھے حضرت عمر نے کہا کہ رسول پاکؐ نے زمانہ مجبوری میں متعتہ کی اجازت
دی تھی اور اب لوگ زمانہ خوشحالی میں ہیں پھر مجھے معلوم نہیں ہے کہ
کسی نے مسلمانوں پر ایسے اس متعتہ کی طرف رجوع کیا ہو یا عمل کیا ہو اور
اب جو پیالے صحیحی بھر کھجور یا آم دیکر متعتہ کرتے ہیں۔

نوٹ : اس قول عمر سے معلوم ہوا کہ انکا عقیدہ یہ تھا کہ نبی کریم
نے متعتہ سے منع نہیں فرمایا ورنہ یہ کہا کہ اب میں کاجی چلیے متعتہ کرے
فرمان رسالت سے بغاوت ہے۔

حضرت عمر کی نظر سے اظہار نبی والے عذر کو خود وکلأصحابہ نے

جھٹلایا کہ حضرت عمر کی شریعت پاک کے خلاف بغاوت کی تصدیق یہی

زاوالمعاد ص ۲۵۵ فان قبیل اگر یہ کہاتے کہ جو روایت مسلم میں
کی بغاوت جابری آئی ہے کہ زمانہ رسالت میں صحیحی بھر آٹا یا
جھجور دیکر متعتہ کرتے تھے اور اسی طرح زمانہ ابوجبر میں صحیحی ہم متعتہ
کرتے تھے حتیٰ کہ عمر بن حریث کے کہیں میں عقیلہ عمر نے متعتہ کو منع کر
دیا اور یہ بات ثابت ہے کہ عمر نے اعلان کیا متعتان کانتا علی عہد
رسول اللہ اتانا نبی عنہما متعتہ النساء و متعتہ الحج
کہ وہ متعتہ زمانہ رسالت میں حلال تھے اور میں انکو منع کرتا ہوں
ابن قیم کہتے ہیں کہ اگر متعتہ کو حرام سمجھنے والوں پر یہ اعتراض مذکور
کیا جائے تو کیا کہنے لگا پھر خود ہی جواب دیتا ہے۔

وکیل صحابہ کا اقرار کہ متعتہ رسول اللہ نے منع نہیں کیا بلکہ خود عمر نے منع کیا

زاوالمعاد ص ۲۵۵ جعل الناس فہما لطفان خالفۃ تقول ان
کی عمارت عمر هو الزی حرمہا و نبی عنہما وقد امر رسول اللہ

باتباع ماست الخلفاء الراشدین و لمیری ہذا الطائفۃ تصحیح
حدیث سبہ بن معبد فی تحريم المتعتہ ثم المنع فانه من روایۃ
عبد اللہ بن الروبع بن سبہ عن ابیہ عن جرد و قد تکلم فیہ
ابن معین و لمیر البغاری اخرج حدیثہ فی صحیحہ مع شدۃ

الحاجۃ الیہ وکونہ اصلا من اصول ال اسلام ولو صح عنہ
 لہ یصبر عن اہل بیتہ والحقنا جہانہ
 ترخیصہ دو کلا صحابہ کے دو ٹولے ہیں ایک ٹولہ یہ کہتے ہیں کہ متعہ بخر
 نے خود حرام کی تھا اور خود عمر نے متعہ سے نہیں فرمایا اور رسول پاک نے
 آڈر دیا ہے کہ ان کے خلفاء کی پیروی کی جائے اور اس ٹولہ کے نزدیک
 فتح مکہ کے وقت متعہ کو حرام بنانے والی روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ
 یہ روایت عید الملک بن ربیع بن بسرہ کی اپنے باپ دادا سے ہے۔ اور
 اس کے ثقہ ہونے میں ابن مہین نے کام لیا ہے اور اس کو امام بخاری
 نے اس قابل نہیں سمجھا کہ اس کی حدیث کو اپنی صحیح میں درج کریں جبکہ اس
 حدیث کی ضرورت بھی شدید تھی اور انہی کتاب ہی اصل ہے اصول اسلام
 میں سے اور عمر نے متعہ والی روایت صحیح ہوتی تو امام بخاری ضرور اس کو دلیل بنا لیتے۔

اگر عمر نے متعہ نبی کریم نے کیا ہوتا تو عمر صاحب امانی کیوں کہتا

زاوالمعاویہ دیوبند میں تین عمر انبیا کا منت صلی علیہ وسلم اللہ والہ
کی عبارت انہی عہدہ اعاقب علیہم جان کان یقول انہ صلی اللہ علیہ
 وسلم خرمہا و نہی خہا۔
 ترخیصہ، اگر متعہ کو حرام بنانے والی روایت صحیح ہوتی تو حضرت عمر یہ نہ کہتے
 کہ متعہ زناہ زرات میں حلال تھا اور میں اس سے نہیں کرتا ہوں اور نہ کہنے
 واسے کہ مزادوں کا جبکہ جناب عمر یہ کہتے کہ متعہ نبی کریم نے حرام کیا ہے
 اور انجناب نے اس سے نہیں فرمایا۔

اگر متعہ عہد رسالت میں حرام کر لیا گیا ہوتا تو ابو بکر کے ماہرین اس متعہ سے

زاوالمعاویہ دیوبند نے تعدد علی عبد الصدیق وهو عبد خلفۃ النبوة
کی عبارت اگر متعہ زناہ زرات میں منع ہو جائے صحیح تھا تو پھر یہ متعہ زناہ
 ابو بکر میں اصحاب نے کیوں کیا جبکہ ابو بکر کا زناہ خلاف نبت کا زناہ ہے۔

دو کلا صحابہ کو دیانت و انصاف کے واسطے سے بھرت فکر

۱۱۱۱ السنۃ فی الزین زین نے اپنی کتاب ترجیح ذہب شامی میں لکھا ہے
 تشعب عن النبی بالذکر بدل ما بغی الخکما عداہ کہ ایک شی کو انھوں نے ذکر
 کرنا دلالت کرے کہ ما عداہ سے حکم کی نفی ہے۔
 شیخان علی یہ کہتے ہیں کہ عمر نے بھی متعہ کو اپنے طرف نسبت دے کر
 اپنے ساتھ قائل کر لیا ہے اور انانہ انہی کے ذریعہ مسند النبیہ کو مقدم کر کے
 اس تشعب سے کو اور مضبوطا کر دیا ہے۔ اور ابود جرد ضرورت اور حاجت کے
 عمر صاحب نے خدا اور رسول کے منع اور نہی کو ذکر نہیں فرمایا اور بقول امام
 ابن سنت صاحب فتح مسند شاہ ہذا بعد از کہ کہ حدیث کا بعض حصہ ذکر
 نہ کرنا یہ جہد ہی ہے پس ہم شیوخ یہ کہتے ہیں کہ عمر کا خدا اور رسول کی
 نہی کو ذکر نہ کرنا یہ اس نے جہد ہی کی ہے عمر کو کل عمر ابن قیم نے اپنی کتاب
 زاد المعاد میں السابین ارشاد فرمایا کہ جیسے امت فاروق کی قیامت تک
 ہم مشرک و نہایت سے بھکا رہے گا۔ اس دلیل عمر سے حق تعالیٰ نے ہم
 شیخوں کے حق میں گواہی لکھوا دی کہ متعہ خدا اور رسول نے منع نہیں کیا جبکہ
 بابت خود عمر نے منع کیا ہے اور یہ گواہی ہم شیخوں کی فتح مفید ہے۔

متعد حرام کرنیکے بعد عمر کی صحابہ کرام نے ٹھوک بکرا کفالت کی

یہ کہنا کہ صحابہ کرام نے سب سے اول حرمت متعد میں عمر کی کسی نے مخالفت نہیں کی یہ دعویٰ بالکل غلط ہے۔ حرمت متعد کے مسئلہ میں جناب عمر کی مخالفت حضرت عبداللہ بن عباس صحابی مدثری نے کی ہے، اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ انصاری نے کی ہے اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے عمر کی مخالفت کی ہے بلکہ حرمت متعد کے مسئلہ میں حوالہ گزر چکے ہیں کہ عمر نے خود بھی اپنے آپکو مجھلا کر اپنے اور منع کے بعد اجازت دی ہے۔

بالفرض اگر صحابہ خاموش بھی نہ ہوتے تو ان کی خاموشی انکی رضاکا دلیل نہیں ہے

اگر یہ صحابہ بالفرض خاموش رہے ہیں تو انکی اس خاموشی کی ایک نکتہ بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ کثرت جہنم ثبوت کے سپارہ یوں کی تھی اور ان کی خاموشی جہنم کے نزدیک کوئی قیمت نہیں رکھتی، کیونکہ حوالہ جات مذکور ہو چکے ہیں کہ اجماع سکوتی معتبر نہیں ہے۔ کتاب الہ سنت شرح منہاج مریضاوی میں صاف لکھا ہے، کبھی خاموشی خوب اور قہر کے باعث ہوتی ہے اور طغیانات ناشاقید میں صاف لکھا ہے کہ ہر علم کو ظاہر نہیں کیا جاتا اور نوح الہاری میں صاف لکھا ہے کہ شیخ کو یہ علم کے علاوہ دوسری مسائل میں خاموشی کسی کی حاجت نہیں ہے اور امام اصل سنت ابن حزم نے عملی میں صاف لکھا ہے کہ خاموشی لہجہ کے باعث بھی ہو سکتی۔ خلاصہ ہم مشروں کی برفیج میں ہے کہ سنی علماء پہلے سے ہمارے سامنے مجبور ہو کر یہ اقرار کرتے ہیں کہ دوسری مسائل میں خاموشی کی اگرچہ وہ صحابہ کی طرف سے کیوں نہ ہو اسکی کوئی قیمت نہیں ہے۔

دلیل اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا فیصلہ کہ اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اشاعریہ ص ۱۱۱ باب ۱۱ امامت و اجماع غلطی و مخالفت میں بیان کر دہ مثل اجماع سکوتی۔
ترجمہ ۱۰ اجماع سکوتی کی مخالفت جائز ہے اور اسی طرح اجماع غلطی کی مخالفت بھی جائز ہے۔

- ۱۔ قہر: شاہ صاحب کے اس فیصلہ سے سکوت صحابہ اولے بخارہ سے بولناج ہوگی
- ۲۔ تفسیر اشاعریہ ص ۱۱۱ مطابن عمر بن الخطاب، میں شاہ صاحب دو کلمات عمرا س طرح بھی کرتے ہیں کہ عمر کے سلسلے میں حضرت عمر بن مہریرہ اعتراض کیا تھا اور بعد خاموش ہو گیا تھا۔ عمر اس لئے خاموش نہیں ہوا تھا کہ حضرت کا اعتراض صحیح تھا بلکہ عمر اس لیے خاموش ہو گیا کہ وہ دو ہرے صحابہ کو اجنباد کی رحمت دلانا چاہتا تھا۔ اور ہم شیخ عبدالعزیز یہ کہتے ہیں کہ عمر کے متعد کو منع کرنے کے بعد صحابہ اس لیے خاموش ہو گئے تھے کہ وہ دوسرے لوگوں کو اجنباد کی رحمت دلانا چاہتے تھے۔ اس لیے خاموشی ہوسے کہ عمر کا فیصلہ صحیح تھا۔

قرم الدین سنی کا فیصلہ کہ جواب جاہلان خاموشی ہوتی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور لکھنوی میں ص ۱۱۱ تشریح والمطابق ۱۱۱
حضرت عمر کو کئی ہر دوسرے مسئلہ میں حضرت کے جواب سے خاموشی اختیار فرمائی
د حقیقت یہی سکوت اس ناقص العقل حضرت کا جواب تھا۔

نوٹ: جواب جاہلان خاموشی اس کو کہتے ہیں۔ ہم شیخ عبدالعزیز یہ کہتے ہیں کہ قرم الدین کو زور دے ہوتے ہیں بلکہ معتد کو حرام کیا اور صحابہ نے اس ناقص العقل کے سامنے خاموشی کو اس کی صحیح جواب قرار دیا۔

وکلما صحابہ کا عقیدہ کہ ظالم کے خوف سے انبیاء کیلئے اظہار کفر
جائز ہے اور اس عقیدہ سے کسی مذہب کا منہ فرسے قیامت تک بند نہ رہے گا

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نعیمی ص ۵۸۔ از شہید المصطفیٰ ص ۱۸۰
علامہ مسندالین سودین عمر تقضانی نے شرح عقائد نعیمی میں عمر بن عبد
لنقی میں ذریعہ عصمت انبیاء میں لکھا ہے کہ یہ اور صحیفہ گنہ کا صدر انبیاء
سے نفع مند کہتے ہیں۔ چہرہ دکھائے کہ جو زوا اظہار اکثر تفسیر کہ انہوں نے
مقام تفسیر میں انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔
اسی شرح عقائد نعیمی پر ملاحظہ فرمائیے ناظرین یاں کا اور اس میں لکھا ہے۔

تفسیرتہ ای خوفا.... چہرہ دکھائے وہی بحث مجوز دفع خوف الہامانی
بعض الصور یا عدم من اللہ۔ کچھ گورولنے انبیاء کے لیے تفسیر کو ناجائز قرار
دیا ہے ناظرین یاں نے انکے لیے لکھا ہے وہی بحث کہ عدم جواز تفسیر انبیاء کیلئے
کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ باکست کے خوف کو دور کرنا انبیاء کے لیے جائز ہے
لیغص صورتوں میں اظہار الہامی ہے۔

لوٹ: ہشش لہرن اممن منوئی سوال نے عافا اقرار کیا ہے کہ انبیاء اللہ کے
لیے اظہار کفر جائز ہے۔ اور ہم شیخ عبدالبہر یہ کہتے کہ بقول اہل سنت
جب تمام تفسیر میں انبیاء کے لیے کفر جائز ہے تو صحابہ کو ام کے لیے بھی کفر جائز
ہے۔ میں بقول رازی کہ اگر فی الواقع متعدد حرام نہیں خاص صرف عمر نے حرام
کیا ہے تو اس سے صحابہ کا خاموشی کی وجہ سے کفر لازم آتا ہے۔ ہم کہتے
ہیں کہ صحابہ سے اس عمر کہ اظہار تفسیر اور خوف کی وجہ سے لکھا ہے اور یہ جائز ہے

اگر کسی نہیں ہوئی تو اور سنیں امام اہل سنت فخر الدین رازی نے
بھی انبیاء کیلئے مقام تفسیر میں اظہار کفر کو جائز تسلیم فرمایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیرہ ص ۱۰۰۰ ایتمہ فلما جن علیہ اللیل رازی
کو کیا قال ہذا رط۔ امام آیت ۴
تو صحیح ہے جب رات چھائی تو خواب ابراہیم نے ستاروں کو دیکھ کر فرمایا کہ
یہ میرے رب ہیں۔ جو کہ یہ کلام کفر ہے کلام ہے اور اعتراض وارد ہو تو کہے
کیسے نبی اللہ نے یہ کلام کفر ہے کس طرح فرمایا تو حضرت امام رازی اس کے
دفاع میں فرماتے ہیں۔ وکان علیہ السلام مامورا بالذخوة الی اللہ
کان بمنہ لہ المکذ و علی کلمتہ الکفر و معلوم ان عند الکفر ہ
یجوز ا جاز کلمتہ الکفر علی اللسان قال اللہ الہ من اکفر و قلبہ
مطمئن بالہیئان واذا جاز ذکر کلمتہ الکفر لصلواتہ ہتار شخص
واحد فان مجوز اظہار کفر تہ الکفر تغلیص عالم من العقل و عن
الکفر و العقاب المؤبد کان ذالک اولی۔

ترجمہ: چونکہ حضرت ابراہیم کو حکم تھا کہ وہ تبلیغ کریں اور اس وقت
تبلیغ موقوف تھی۔ اس بات پر کہ انہیں کفار کی وقتی طور پر موافقت کی
جائے میں حضرت ابراہیم کو ماننا اس شخص کے تھے جو مجبور ہو اظہار کلمہ
کفر پر اور یہ بات مدعا ہے کہ وقت مجبوری زبان پر کلمہ کفر کا اچار کرنا جائز
ہے۔ کیونکہ قرآن پاک کی آیت ہے کہ میں کا دل مطمئن ہو وہ بوقت مجبوری
اظہار کلمہ کفر کر سکتا ہے اور جب ایک شخص کی بقا والی مصلحت کی خاطر اظہار

کھڑکھڑا کر تپے تو پھر گمراہ فتویٰ دیا جائے کہ ایک پورے عالم عقلا کو کفر اور ہمیشہ کے عذاب سے بچانے کی خاطر اظہار کلمہ کفر جائز ہے تو یہ فتویٰ بہتر اور اولیٰ جو گا۔

اہل سنت کی رائی نے انبیاء کیلئے بلوغت مجبوی کلمہ کفر کو زبان پر لانا دوبارہ پھر تسلیم کیا

اہل سنت کی تحریک کی بار بار التنبہل ص از شدید المطالعین ص ۱۱۱
آیت: فقال هذاری - فكان ذلكم بعنفه المکره علی کلمة الکفر وعند الاکراه
بجواز ابراء کلمة الکفر علی اللسان قال الله الامن امره وقلبه
ترجمہ: ستاروں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ میرے رب میں اس کلمہ کی
حلیت جناب الہیم کیلئے الیے کی ہے کہ حق کی معرفت دعوت دینے کیلئے
انکے پاس اہر کوئی فریضہ نہ تھا۔ حضرت ابراہیم مثل اس شخص کے تھے جو کلمہ کفر کے
کہنے پر مجبور ہوا اور وقت مجبوی زبان پر کلمہ کفر جاری کرنا جائز ہے حتیٰ تعالیٰ
قرآن میں فرمایا کہ میں کادل مطمئن ہوا اور وہ کلمہ کفر کہنے پر مجبور ہو تو اس
کو اجازت ہے۔

نوٹ: رازی کہتے ہیں اگر متعہ فی الواقع محال تھا اور عہد حرام کیلئے تو
صحابہ کرام نے خاموشی اختیار کر کے اس کی موافقت کیوں کی ہے اس طرح
صحابہ کرام کا کفر لازم آئے۔ ہم شیخہ خیر البرہہ پر یہ کہتے ہیں مغز الدین رازی
کو قتل نہ ہم شیخوں کے سامنے ذلیل فرمایا ہے اور وہ اس طرح کہ رازی نے بوقت
مجبوی انبیاء کے لیے اظہار کفر کو جائز قرار دیا ہے۔ اور ہم شیخہ کہتے ہیں کہ
عمر کے سامنے صحابہ کرام بھی مجبور تھے اور اس مجبوی کی وجہ سے صحابہ کرام نے
خاموشی اختیار نہ کر کے ان کو اختیار کیا ہے اور اس میں کیا حرج جب مجبوی کے وقت
انبیاء کفر اختیار کر سکتے ہیں تو اصحاب کے لیے کیا رکاوٹ ہے۔

رازی کے علاوہ امام اہل سنت حلال الدین سیوطی نے بھی انبیاء

کیلئے وقت مجبوی غیر اللہ کے سامنے سجدہ کرنا اظہار کفر تسلیم کیا ہے

اہل سنت کی متبر کتاب تفسیر و مفسر ص ۱۲۰ آیت و جاہ رعل
من اخصی الدین، سورة قصص ص ۵۰۴، اخرون ابن جریر وابن ابی عمیر
من السدی قال ذهب الغنطلی فاضنی عیسیٰ ان موسیٰ هو الرزی
حق الرجل فطلبه فرعون اغرتک افخرج منه خالفاً فایرتقب
قال رب تجنی من القوم الظالمین فلما اغرف بیئات الطریق جاءه
مذابحی فرسب بیدر عنقرء فلعلاه موسیٰ سجد له من العزق فقال
لا تسجد لی وکن اتبعنی فاقبضه وهدی نحو مدین ملخص =

ترجمہ: اہل سنت کے کئی عداوہا مولوں نے یہ روایت کی ہے جب
کبھی نے جاکر پراپگیتہ کیا کہ موسیٰ ہی نے اس مرد کو قتل کیا ہے پس
فرعون نے حکم دیا کہ موسیٰ کو قتل کر دو اور اس کو گرفتار کر دو اس نے
ہمارے آدمی کو مارا ہے اس کا روانی کے وقت ایک آدمی آیا اور خراب ہی کو بتایا کہ
یہ قبلی لوگ مشورہ کر رہے ہیں کہ آپکو قتل کر دیں پس آپ یہاں سے نکل
جائیں کہیں چلے جائیں میں آپکو نصحت کر نیلے لوگوں سے ہوں خراب موسیٰ
خاموشی کے ظلم سے نجات کی رب تعالیٰ سے دعا مانگتے ہوئے روانہ ہوئے راستہ
میں ان کے پاس ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار تھے میں نیزہ لینے ہوئے آیا پس جب
حضرت موسیٰ نے اس کو دیکھا تو ڈر کے لڑکے اس کے سامنے سجدہ کرنے لگے
بادشاہ نے کہا کہ مجھے سجدہ کر دو اور میں تم کو مدافق کار ستا ہوں اور موسیٰ کو دین کی راہ
پر لگایا۔

سنی علماء کے عقیدہ میں اگر انبیاء بوقت مجبوری کفر کر سکتے ہیں
تو متعہ کے بارے میں عمر کے سامنے تفریح کرتے ہوئے اصحاب بھی کفر کر سکتے ہیں

جناب عمر نے خدا اور رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے حرمت متعہ کا اعلان فرمایا۔
دکلائے عمر کی یہ صفائی دہی کہ اگر اعلان عمر غلط تھا تو اصحاب خاموش
کیوں رہے۔ ہم نے دکلائے عمر کو در جواب دیکھنے پہلا کہ اصحاب خاموش نہیں
ہوئے بلکہ اللہ بن عباس صحابی نے عمر کی محو کہ سب کا مخالفت کی ہے۔ اور
عمر بن حنیس صحابی اور جابر بن عبد اللہ صحابی نے بھی اور ابو بکر کی بیٹی
اسمار نے بھی اور اس وقت کے بے شمار لوگوں نے عمر کی مسئلہ متعہ میں
مخالفت کی ہے۔

دوسرا جواب: مجبوری فرض کر لیا کہ اصحاب خاموش رہے ہیں مگر اس سکوت
سے عمر کی غلطی کی صفائی نہیں ہو سکتی کیونکہ اہل سنت علماء کا ایمان رازی
اور سنیوں کا عقیدہ ہے کہ ظالموں کے ڈر سے انبیاء اللہ کلمہ کفر کا اظہار
کر سکتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدہ بھی کر سکتے ہیں۔ ہم شیعہ تیسرا جواب یہ کہتے
ہیں کہ جب انبیاء تقیہ کر سکتے ہیں تو اسی طرح اصحاب بھی عمر جیسے آمر اور
جابر کے سامنے اس کے خوف سے مسند متعہ میں چپ رہ سکتے ہیں۔ اور
اگر اصحاب کا چپ رہنا بقول رازی کے کفر تھا تو ہم کہتے ہیں کہ بقول رازی
کے حوالے گوار چکا ہے کہ اس طرح تمام تقیہ اور خوف میں انبیاء کے لیے اظہار
کفر جائز تھا اسی طرح صحابہ کرام کے لیے بھی تقیہ اور خوف کے باعث جناب عمر
کے سامنے اظہار کفر جائز تھا۔ کیونکہ صحابہ کرام کو نبی بڑی مال کے بیٹے تو تھے

جب حضرت عمر نے حکم قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے متعہ کو
منع کیا تو اصحاب کو ڈرایا تھا کہ جس نے حکومت کی مخالفت کی اسکو قتل کیا
جائے گا

- ۱: اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۶ النساء آیت متعہ
 - ۲: اہل سنت کی معتبر کتاب نہایتہ العقول ص ۱۷۱ امام رازی
 - ۳: اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۱۰۱۰ کتاب النکاح
 - ۴: اہل سنت کی معتبر کتاب امرأة الزمان لایق جوزی
- روای ان عصر قال لا اؤتی من رجل تلخ امرأة الطاعن
تفسیر کبیر
کی بھارت
الاورجنت

ترجمہ: روایت میں آیت کہ عمر نے کہا تھا کہ تیرے بھی کسی نے متعہ کیا
اور اس کو میرے پاس لایا گیا تو میں اسکو شکار سے قتل کر دوں گا۔
کنز العمال میں بھی اسی طرح لکھا کہ ابن عمر نے گواہی دی ہے کہ عمر نے
کہا تھا کہ جو متعہ میں پکڑا گیا اسکو قتل کر دیا جائے گا۔

نوٹ: جناب عمر ایک جابر اور آمر حکم ان تھے۔ اور اپنی حکومت
کے مخالفوں کو کھینچنے میں بہت تیز تھے۔ جب ابو بکر نے اپنے بدمعہ کو اپنا دلی
عہد بنانے میں خفیہ سازش کی تو اصحاب سمبوک اٹھتے تھے اور ابو بکر کو
کہا تھا کہ تو خدا کو کیا جواب دے گا کہ عمر کو تو نے ہم پر مسلط کر دیا۔ عمر اپنی
حکومت مٹانے کے لیے رسول کے دروازے پر آگ اور گزیاں بھی لایا تھا
پس پچھارے اکثر اصحاب عمر کے ڈر سے مسند متعہ میں چپ رہے اور تقیہ
کر کے زندگی کے دن پورے کرتے رہے۔

سکوت صحابہ کے موجب کو خود اہل سنت علمائے اہل سنت تحقیقات کی گولہ باری سے تباہ ویرباد کر کے رکھ دیا ہے

۱۱ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات نقباء نے شافعیہ رحمۃ اللہ علیہ مولف

ساج الدین عبدالوہاب البیہی ذکر اسحق بن داؤد میں

۱۲ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاسرار شرح سنن از تشیید الطائین

مولف قوام الدین محمد بن محمد احمد الکافی

۱۳ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الاسرار شرح اصول بزدی مولف جمال العزیز

بن احمد بن محمد البخاری از تشیید الطائین ص ۱۱۱

طبقات شافعیہ رحمۃ اللہ علیہ سکوت ابلغ من نطق

کی عبارت کہتے سکوت اور خاموشیاں ہیں کہ جن میں بولنے

سے بلاحت زیادہ پائی جاتی ہے۔

کشف الاسرار رحمۃ اللہ علیہ فاعرض عن جوابہم امثالہ بقولہ تعالیٰ و

کی عبارت رحمۃ اللہ علیہ اذا اجمعوا للنطق اعرضوا لہ۔ نجا کہتے ان بوجہ

کو جواب دینے سے خاموشی اس آیت کی روشنی میں فرمائی تھی کہ جب وہ نیک

وگ لغز اور فضول بات کو سنتے ہیں تو اس سے امرائے اور مزہمچھ لیتے ہیں۔

خوش: ہم کہتے تھے کہ حرام کرنے کے بعد اصحاب اس لیے خاموش رہے کہ انہوں

نے جناب عمر کے لغز اور فضول کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا جس طرح

نجا کہتے ان فرجیری کے کلام کو جواب کے قابل ہی نہ سمجھا تھا۔ کیونکہ

لغز خاموشیاں ہیں جو بولنے سے زیادہ بلیغ اور ستر ہیں۔

جب کا ذبا آشنا غادر اخانت کی حضرت عمر گردان پڑھ رہے تھے

اگرقت بھی تھی غرض علی خاموش رہے تھے اس سکوت کے بلکہ کیا خیال ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم رحمۃ اللہ علیہ باب الفی

عن عمر... قرأ بقاء کذا بالانفا غادرا غانفا... قرأ بقاء کذا لک

جناب عمر نے حضرت علی سے کہا تھا کہ تم اور میں دونوں جناب ابو بکر کو اور مجھ

بندہ مکین کو جھوٹا اور گمراہ گھمراہ اور دھوکا باز اور حیانت کار سمجھتے ہو اور جناب

ایسے یہ کلام عمر بن کر خاموش رہے تھے۔

نوٹ: ہم شیعہ خیر المرید یہ کہتے ہیں کہ سنو متہ میں اگر جناب امیر کی

خاموشی سے صداقت مرثبات کی جا سکتی ہے تو حضرت امیر جناب عمر کی مذکورہ

گردان پڑھتے وقت بھی خاموش رہے تھے بیس اس خاموشی سے بھی عمر کی

صداقت لازم آئی اور اس صداقت سے مذکورہ کلام میں جو اتساب کا فاضلہ

ہیں انکا صدق پھر کون ظہر قابل فوراً کہتے یہ کلام عمر کے بعد حضرت علی

نے عمر کی تردید نہیں کی ان پر نیکر نہیں کی اور اس عدم نیکر اور سکوت سے

ثابت ہو کہ یہ شک حضرت ابو بکر اور عمر کو حضرت علی اسی طرح ہی سمجھتے تھے

جس طرح حضرت عمر نے بیان فرمایا ہے۔

خلاصہ کلام اہل بیت رسول کے سکوت اور عدم نیکر کو دکھا صحابہ اس

مقام میں اہمیت نہیں دیتے جس طرح کہ سنو متہ مذکورہ میں آل رسول کی نیکر اور

اجتناب کو ابو بکر اور عمر نے اہمیت نہیں دی تھی۔ ابو بکر کو رسول اللہ کی بیٹی

نے مسجد میں جا کر بھیجا کہ تیرا بیٹا غلط ہے۔ مگر وہ غلط فیصلہ پر ڈٹا رہا۔

حضرت عمر کا مسئلہ متعین میں خدا اور رسول کی نافرمانی کرنا اور رازی

سیت کھلا صحابہ کا عمر کی صفائی میں عدم نیکر والا عذر پیش کرنا

دکلا صحابہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر نے متعین سے منع فرمایا تھا اور یہ منع انکی اسلام کے خلاف بناوٹ تھی تو اصحاب نے انکو اس وقت روکا اور ٹوکا کیوں نہیں ہے اور تمام اصحاب نے خاموشی کیوں اختیار فرمائی تھی اس عدم نیکر اور خاموشی سے لجزل امام رازی کے اصحاب پر حرف آئی ہے پس عدم نیکر صحابہ اور سکوت صحابہ سے معلوم ہوا کہ متعدد زمانہ رسالت میں منسوب ہو گیا تھا۔ اور اتنا انہی قول عمر کا مطلب یہ ہے کہ میں اس حکم کو خاہر کرتا ہوں۔

جواب سکوت صحابہ والا عذر بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے

پہلا جواب | ارباب انصاف سکوت صحابہ وہ جہاں ہے کہ دکلا صحابہ جب بھی سکوت صحابہ کا کسی مسئلہ میں لا جواب ہوجاتے ہیں پھر ہر ماہ صحابہ اور سکوت صحابہ والی قریب کا سہارا دیتے ہیں اور ہم سید خیر اللہ یہ یہ کہتے ہیں کہ جب مدینہ میں عثمان قتل ہوا تھا تو اہل مدینہ جو کہ صحابہ اور صحابیات کا گروہ تھا خاموش رہے پس قتل عثمان کے وقت تمام صحابہ کا سکوت اس بات کا مشورہ ثروت ہے کہ قتل عثمان بالکل درست اور صحیح تھا اگر قتل عثمان عدم اور ناسحق تھا تو اصحاب خاموش کیوں نہ ہوں جگہ کیوں نہ کی سکوت صحابہ نے خون عثمان کے کہیں کو بر باد کیا۔

سکوت صحابہ کے | عمر کے متذکرہ میں کرنے کے لیے سکوت صحابہ اور عدم نیکر صحابہ کے عذر کا جواب ہے۔

یعنی عمر کو تا باسکل جنت و دھرم اور بے انصافی ہے کیونکہ یہ شہادت علی النبی ہے جو ارباب انصاف کی نگاہ میں قبول نہیں ہے۔ نیز عمر بن خطاب ایک مذہبی حکم کا عالم تھا صحابہ کے متذکرہ کے باوجود بھی بازنہیں آتھا۔ جیسا کہ اہل سنت کا معتبر کتاب طبقات الامم ص ۱۰۰ مولف تاحن ملاء نداء لہی منقول از حضرت محمد بن مسلمہ میں لکھا ہے کہ قتل مصر کے لیدر وال جو کتب فاسق تھے حضرت عمر نے انکو آگ لگنے کا حکم دیا تھا اور حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو اس حرکت سے منع فرمایا تھا مگر عمر صحابہ نے حضرت علی کا حرام ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ میں ممکن ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے عمر کو متذکرہ روکنے سے منع کیا ہو اور اگر عمر صحابہ نے انہی کے زمان کو اسی طرح ٹھکرا دیا جو جس طرح آیت خدا استغفرکم حکم خدا کو ٹھکرا دیا تھا روبرو احتمال کہ اگر حضرت علی نے منع فرمایا ہوتا تو منقول ہو کر آتا مگر دوسرے کیونکہ یہ عدم وجدان سے عدم وجود پر دلیل ہے جو کہ منور ہے اور صحیح نہیں ہے۔

سکوت صحابہ کے | جب آیت متعین میں عبد اللہ بن عباس نے عذر کا جواب ہے۔

اسی سلسلہ پر مہماتو تمام اصحاب خاموش رہے۔ اس جگہ اصحاب کی خاموشی سے میں طرح انکا کفر لازم نہیں آتا اسی طرح عمر کے ماننے اس کے نہیں من التعمہ کے وقت اصحاب کا خاموشی سے انکا کفر لازم نہیں آتا۔

جناب عمر کا منہ خدا اور رسول کی مخالفت کرتے ہوئے تنہا کھولا اور
صحاہ کرام کے ان فیصلہ قبول کرنا اور اس کی مخالفت کرنا بالکل نہایت کرنا

مسئلہ متعین عمر سے کتاب اہلسنت تفسیر در مشورہ ص ۱۴۰ آیت متعین میں
ابن عباس کی مخالفت کا یہ لکھا ہے قال ابن عباس - یرحم اللہ عنانک
المتعہ الارحمة من اللہ رحم بھامۃ محمد ولولہ نہیہ عنہا ما حاج
الی الذن الا شقی - عبد اللہ بن عباس فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رحم کرے
عمر پر - امت محمد پر متو اللہ کی رحمت تھی اور اگر خدا پر متو کرنے
سے منع نہ فرماتے تو زنا کرنے کی ضرورت صرف شقی کو بڑھتی

نوٹ :- ابن عباس کے اس فرمان میں اسلانہ عمر کی مخالفت ہے اور عمر کے
متو کو روکنے کی نیک اور ذمت ہے اور ابن عباس نے صاف لفظوں میں
قیامت تک ہونے والی زنا کی ذمہ داری بھی جناب عمر کی ذات پر ڈالی ہے
مسئلہ متعین میں کتاب اہلسنت فتح الباری ص ۳۳۲ کتاب الحج
عمر کی عمران نے نوبت کی کتاب اہلسنت صحیح بخاری تفسیر سورہ بقرہ ص -
انزلت ایۃ المتعہ فی کتاب اللہ ففعلنا ہا مع رسول اللہ ولم ینزل
قرآن کریم بندہ عنہا حتی مات قال رجل یرأیہ ما نشاء

صحابی رسول اللہ عمر بن حصین فرماتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت
متعہ اتری ہے اور ہم نے رسول اللہ کے زمانہ میں متو کیا ہے اور قرآن
پاک میں متو کو روکنے والا کوئی حکم نہیں آیا حتیٰ کہ نبی پاک کی وفات ہوئی
اور کہا ایک مرد نے اپنی عمری سے جو چاہا (اور مرد اور عمر ہے) -

مسئلہ متعین میں ابن عباس نے جناب عمر کی ٹھوک بجا کر مخالفت کی ہے
اور اسی چیز نے امام رازی سلم کبیر کو اسے بغیارہ کی پہ خارج کر دی ہے

اہلسنت کی مستحکات زاد المعاد ص ۲۱۹ از الفدیہ ص ۲۰۸
قال عروہ لابن عباس جناب عروہ بن زبیر نے حضرت عبد اللہ بن عباس
سے کہا کہ کیا تو خدا سے نہیں ڈرتا اور متو کی لوگوں کو اجازت دیتا
ہے جناب ابن عباس نے فرمایا کہ و سل املت یا عریبہ
کہ اس مسئلہ کے بارے تو اپنی ماں محترمہ سے پوچھ عروہ نے کیا
ابو بکر اور عمر نے متعہ نہیں کیا۔ جناب ابن عباس نے فرمایا واللہ
ما ازکم منتہین حتی یصل بکم اللہ عندکم عن النبی و تجدوا ناعن ابی بکر
کہ تم غلط باتوں سے نہیں روکنے حتیٰ کہ خدا تم پر عذاب نازل کرے گا تم
تم کو رسول اللہ کے فرمان سنا تا ہوں اور تم مجھ ابو بکر اور عمر کی باتیں سناؤ یہ
نوٹ :- ابن عباس کا ایک فرمان اس جیل ہی گذرے ہے ان دونوں کو لگا کر دیکھو
توصاف ظاہر ہے کہ مسئلہ متعین میں ابن عباس نے قیامت تک کے
زنا کی ذمہ داری جناب عمر پر ڈالی ہے اور متو کو منع کرنے کی
باب ہے ابن عباس نے جناب عمر کی کھل کر مخالفت فرمائی ہے اور متو
رنا ہے تو کیا ابن عباس صحابی بزرگ زنا کا اجازت دیتا تھا اور ساتھ ساتھ
یہ دھکی بھی دیتا تھا کہ اگر اس زنا کو جانتے نہیں مانو گے تو تم پر پتھر
برسائیں گے۔ اور کیا عروہ کی ماں اسہ نیت ابی بکر جو متو کو
جانتر جانتی تھی کیا وہ زنا کو جانتے جانتی تھی -

جابر بن عبد اللہ کا مسئلہ متعہ میں بنا عمر کی مخالفت کرنا
اس مخالفت سے سکوت صحابہ الی دلیل پر کاری ضرب لگتی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابویہ ص ۲۱۵ ذکر متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب صبح مسلم ص ۱۵ ذکر متعہ
عن ابی نعیم عن جابر قال قلت الخ

ابو نعیم بیان کرتا ہے کہ میں نے جابر سے کہا کہ ابن زبیر متعہ سے
منع کرتا ہے اور ابن عباس متعہ کی اجازت دیتا ہے حضرت جابر
نے فرمایا کہ سارا فقہ میرے سامنے ہوا ہے۔ ہم نے رسول پاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ابو بکر کے زمانہ
میں متعہ کیا ہے اور حبیب عمر حاکم بنا تو اس نے خطبہ دیا
اور کہا کہ رسول خدا وہی ہے والد رسول ہے اور قرآن پاک
یہی وہی قرآن ہے وانہما کانتا متعتان علی عمر
رسول اللہ واننا نھعی عنہا و اعاقب علیہما
عمر نے کہا کہ دو متعے زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو منع
کرتا ہوں اور مخالفت کرنے والے کو سزا دوں گا۔ ایک متعہ صحیح ہے
اور دوسرا متعہ النساء اور حبیب نے کیا اس کو سنگسار کروں گا۔
نوٹ یہ مسئلہ متعہ میں جناب عمر کی مخالفت کا مذکورہ روایت
مختوس ثبوت ہے۔ حضرت جابر صحابی نے کلمۃ الفاظ میں عمر کی
مخالفت فرمائی ہے البتہ عمر کے سر میں ڈنڈا اٹھا کر نہیں مارا۔

مسئلہ متعہ میں بنا عمر کی لٹا بنت ابی بکر نے بھی مخالفت کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند ابو داؤد الطیالسی ص ۲۲۷
قال دخلنا علی اسماء بنت ابی بکر فساأنا عن متعہ
النساء فقالت فعلناھا علی عمر صد النبی
مسلم قرظی کا بیان ہے کہ ہم سے اسماء بنت ابی بکر سے متعہ النساء
کی بابت سوال کیا تو اس مرعومہ نے فرمایا کہ یہ متعہ النساء زمانہ
رسول اللہ میں ہم نے خود کیا۔

نوٹ: ابو بکر کی بیٹی اور جناب عائشہ کی سگی بہن نے متعہ کے مسئلہ
میں نہایت شرافت کے ساتھ اپنے چچا عمر کی مخالفت فرمائی ہے
اگر متعہ منسوخ ہو گیا تھا تو یہ ذکر تھی اس لیے باقی خاموشی سے
ثابت ہوا کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا۔

مسئلہ متعہ میں ماہِ عمر کے مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۷۳ ذکر عمر سنہ ۲۳
یہ روایت اس سے قبل تفصیل کے ساتھ گذر چکے ہیں کہ عمران بن سواہ
نے عمر کو بتایا کہ عابت رعیثہ نے اربعہ اک جناب کی رہائی کے چار
باتیں آپ کی ناپسندگی ہیں۔ منہا ذکر و انک حرمت متعہ النساء
ایک ان میں یہ ہے کہ آپ نے متعہ النساء کو منع کر دیا ہے حالانکہ
اس کی اللہ کی طرف سے اجازت تھی۔ نوٹ یہ روایت اس امر کا
نقوس ثبوت ہے کہ متعہ کے بارے میں کئی مسلمانوں نے عمر کی مخالفت کی ہے

جناب کا متو کو حرام کرنا اور وکیل عمرام رازی کا صفاتی دینا ان دونوں باتوں پر دیار غور و فکر اور عالم اسلام کو دعوت انصاف

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۱ ہانسہ ایت متو
مادری عن عمر اذہ قال فی خطبہ متعاقب کا تا بعد رسول اللہ الخ
ترجمہ حضرت امام رازی کی وکالت عرف فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ حرمت
متو کی ایک یہ دلیل بھی ہے کہ جناب عمر نے اعلان فرمایا کہ دو متو
زمانہ رسالت میں تھے اور میں ان کو حرام کرتا ہوں حضرت عمر نے یہ
کلام مجمع صحابہ میں فرمایا تھا اور اس وقت کسی بھی صحابی نے جناب عمر کے
فرمان کو ٹوکا نہیں ہے اور یہ نہیں کہا کہ متو سے نبی کریم نے منع نہیں
فرمایا لہذا آپ کو منع کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ اور صحابہ کرام
کے نہ ہونے کی تین وجوہات چوتھی ہیں مافوقہ الواقع متو حلال تھا۔ اور
صحابہ کرام کا نہ ہونا علی سبیل الحدیثہ فقہین انہوں نے منافقت
سے کام لیا ہے اور یہ وجہ باطل ہے کیونکہ اس وجہ سے حضرت عمر اور
صحابہ کرام کا کافر مخالف لازم آتا ہے کیونکہ جب متو حلال تھا اور
حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اس کو حرام کرتا ہوں اور نبی کریم نے اس کو
نہیں کیا تھا تو اس جسات اور بغاوت سے حضرت عمر کا کفر لازم آتا تھا اور
صحابہ کرام کو جب معلوم ہے کہ متو حلال ہے اور پھر وہ عمر کے سامنے حاضر
ہیں اور اس خاموشی سے وہ عمر کی تصدیق کر رہے ہیں تو ان صحابہ کرام کا بھی
کافر ہونا لازم آتا ہے اور چونکہ حضرت عمر اور کفر صحابہ کو تسلیم کرنا

درست نہیں ہے پس فی الواقع متو کا حلال ہونا بھی درست نہیں ہے
بلکہ اور صحابہ کرام عمر کے سامنے اس سے خاموش رہے اور نہ بولے
کہ ان کو متو کے حلال یا حرام ہونے کا علم نہ تھا۔ اور سبکین اس مسئلہ
میں حقیقت سے جاہل تھے اور یہ وجہ بھی باطل ہے کیونکہ متو بھی
کناج کی مثل روزمرہ کی ضرورت تھی لہذا متو کے حکم سے صحابہ کا
جاہل ہونا بھی قابل تسلیم نہیں ہے۔

تا اور صحابہ کرام عمر کے سامنے اس لئے خاموش رہے کہ فی الواقع
متو حرام تھا اور جناب عمر نے بھی یہی اعلان فرمایا تھا کہ متو حرام
ہے میں صحابہ کرام کی خاموشی کی وجہ ان کا متو کے بارے میں علم یا راستہ اور اس
کا اختیار کرنے سے کوئی حرف نہیں آتا اور متو کی حرمت بھی ثبوت ہوجاتی
خلاطہ الکلام رہے شک عمر نے متو کو روکنے سے نہی کو اپنی طرف نسبت
دی ہے مگر مراد ان کی یہی تھی کہ متو زمانہ رسالت میں منع ہوا ہے اور میں بھی
منع کرتا ہوں اگر ان کی مراد یہی تھی کہ زمانہ رسالت میں متو منع نہیں تھا
اور میں منع کرتا ہوں تو اس دعویٰ سے عمر کا کافر ہونا لازم آتا ہے اور
عمر کے خطبہ کو سن کر صحابہ کیوں خاموش رہے۔ صحابہ کا
خاموش رہنا بھی صحابہ کی تکفیر کا باعث ہے مزید خلاصہ لکھنا
کہ اس دلیل میں سکوت صحابہ کو عمر کے سامنے حرمت متو کی دلیل
بٹایا گیا ہے اور شیخہ علماء نے رازی کی اس دلیل پر جو ضرب کاری
لگائی ہے۔ اس کو اہل علم کے سامنے پیش کر کے تمام اہل
اسلام کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت
فکر دے رہے ہیں۔

دکلا صحابہ تمہیں مال کے دودھ کا واسطہ انصاف کو حضرت عمر نے

مذکورہ واقعات میں نبی کریم سے متعلق منع کرنے کا ذکر کیوں نہ کیا

ہم نے کتب اہلسنت سے خطبہ پیش کیا ہے اس میں الفاظ یہ ہیں
انا انھی کے متعلق سے میں منع کرتا ہوں۔ دکلا یعنی دوسری رپورٹ میں
یہی ہی الفاظ نقل کئے ہیں انا انھی عنہم وادھون کہ تین چیزوں
کو میں منع کرتا ہوں اور میں حرام کرتا ہوں، اور شیخ نعیمی کے واقعہ سے
یہی ہی ظاہر ہوتا ہے کہ متعلق کو حرام کرنے کی نسبت عمر نے اپنی طرف ہی ہے
اور طبرکے سے عمران بن سوارہ یعنی کی رپورٹ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ
چونکہ عمر نے خود متعلق کیا تھا اس لئے رعایا نے اس کی اس جرات
کو برا سمجھا اور نہ ادا المعاد میں ان قہنہ بھی سہی ہونے کے باوجود تسلیم کیا ہے
کہ متعلق عمر نے حرام کیا ہے اور ابن عباس اور عمران بن حصین نے بھی
اعلان فرمایا ہے کہ متعلق خود عمر نے منع کر کے لوگوں کو زنا کا معاصج بنایا
اور جابر صحابی نے بھی یہی رپورٹ دی ہے کہ متعلق زمانہ رسالت اور ابوبکر
میں حلال رہا اور خود عمر نے منع کیا ہے اور اسماء بنت ابی بکر نے بھی تحریم
متعلق میں عمر کو جھٹلایا ہے اور مسلمانوں نے اس متعلق کے مسئلہ میں عمر سے مناظرہ
کر کے ثابت کیا ہے کہ متعلق خود عمر نے منع کیا ہے امیر المؤمنین علی علیہ السلام
نے بھی قیامت تک ہونے والے زنا کو عمر کے کلمات میں ڈالا ہے ہم شیخ غیر البریہ
یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ واقعات گواہ ہیں کہ عمر نے خود متعلق کو منع کر کے خدا
اور رسول کے خلاف بغاوت کی ہے اور ایسا شخص صحیح خلیفہ نہیں ہو سکتا

صحابہ کی خاموشی اور عدم تکلیف کو جناب عمر کی صفائی میں دلیل بنانا

غلط ہے اور اب ہم بسند کٹر کو دلائل کی گولہ باری گریز و تیزہ نہیں

ہم پہلے بھی اس چیز کو دیکھ چکے ہیں کہ دکلا صحابہ جب کسی نماز جگہ
میں عاجز آجاتے ہیں اور قرآن وحدیث کے کسی مطلب کو ثابت نہیں
کر سکتے تو پھر اجماع صحابہ اور سکوت صحابہ والی شہرتی چھوڑتے ہیں
اور ہم شیخ غیر البریہ کہتے ہیں آیت قرآن اور حدیث رسول اللہ
سے متعلق حلال ہوتا رسول اللہ کے زمانہ کے بعد بھی ثابت ہے۔
اور قرآن وحدیث کے خلاف اجماع صحابہ کی کوئی قیمت نہیں ہے۔

اگر عدم سکوت اور تکلیف صحابہ کیلئے واجب تھا تو یہی دلیل واجب آدی فرماتے

ارباب انصاف جب عمر نے منع کیا تھا اور حکم عمر خلاف حریت تھا
اور بقول امام اہلسنت امام رازی اس وقت صحابہ خاموش کیوں رہے
ان کے لئے ہونا واجب تھا پس ان کے سکوت سے ان کا کفر لازم آتا ہے
ہم شیخ غیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری فتح میں ہے کہ ہمارے مقابلہ
میں امام رازی بچا اس امر اس طرح ہے میں اور بدو خاص جو اسے کہ صرف ایک
واجب کے ترک سے صحابہ کا کفر تسلیم کر لیا ہے اور اگر صرف ایک واجب
کے ترک سے کوئی کافر بن جاتا ہے تو پھر ہر صحابی نے تاریخ گواہ ہے کہ
کئی کئی واجبات ترک کئے تھے اور صحابہ معصوم بھی نہیں تھے۔ میں
رازی بچا رازی نے ایک عمر کو لے پلٹے پلٹے صحابہ بلام کفر تسلیم کر کے
شیعوں کی فتوح کا اعلان کر دیا ہے۔

وکلما صا کی قرار داد کہ کسی مسئلہ میں بعض علماء کی خاموشی اس امر کی دلیل نہیں ہے
کہ وہ اس مسئلہ میں متفق ہیں کہ خاموشی مفتی کے خوف کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے

اہلسنت کی معیت کتاب شرح منہاج بیضاوی ص ۱۱۲ تفسیر المطاعن ص
السواوسہ فیہ اولی فی الاجماع ولس منہ اذا قال البعض من
اہل عصر واحد او جماعۃ قولوا لکتاب الیاقون عنہ مع معرفتہم
بہ ولم ینکروہ احد متصہم . . . فلیس باجماع ولا حجتہ
امام الحرمین اذ ظاہر مذہبہ وقال الغزالی فی علیہ فی الجدید
والختارۃ الامام الرازی واتباعہ ۵

لنا علی اذ لیس باجماع ولا حجتہ . . . وامنہ دہما سکت لتوقف لانہ
لم یجتہد بعد فراغی لہ فی المسئلۃ واجتہد قریب وقت لتعارض لارلۃ
او خوف من المفتی تعظیما لہ اذ ہا ہذا والفتنۃ فسکت لذلک
اورای تصویر یکمل مجتہد فسکت لانہ لا یرئی الا شکا فمرضاً ومع قیام
ہفتۃ الاحتمالات لا دلیل علی الموافقتہ

ترجمہ امام اہلسنت محمد بن الامام بانکا ملیہ فرماتے ہیں کہ بحث اجماع
میں کہ کچھ چیزیں اجماع میں داخل کی گئی ہیں اور وہ اجماع کی قسم نہیں ہیں
اور وہ یہ ہے کہ جب ایک زمانہ میں ایک جماعت یا ایک عالم کوئی
قول یا فتویٰ دیتا ہے اور دوسرے علماء کو اس کا فتویٰ
معلوم ہوا ہے اور وہ اس علم کے باوجود اس فتویٰ کی تردید
نہیں کرتے بلکہ خاموش رہتے ہیں۔

ہیں اس خاموشی کے باوجود وہ فتویٰ اجماع کا حکم نہیں رکھتا اور حجتہ
نہیں ہے اور ایسی بات کو قاضی ابوبکر یا قاضی نے اختیار کیا ہے اور اس کو امام شافعی
سے نقل کیا اور کہا ہے کہ یہ فتویٰ کا آخری قول ہے اور امام الحرمین نے کہا ہے کہ
یہی ان کا ظاہر نہیں ہے اور جہد میں غزالی نے اس پر بھی کی ہے اور امام
رازی اور اس کے پیروکاروں نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے

اور اس کے اجماع نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ دوسرے علماء کے خاموشی
رہنے کے وجوہات ہیں ممکن ہے کہ دوسرا عالم اس مسئلہ میں توقف رکھتا ہو۔
کیونکہ اس نے ابھی اس مسئلہ میں اجتہاد نہیں کیا اور اس میں پتہ لائے تم نہیں کی
یا اس عالم نے اس مسئلہ میں اجتہاد کیا ہے اور پھر تعارض اولیہ کے باعث
توقف کو اختیار کیا ہے اور یا وہ عالم اس لئے خاموش ہے کہ اس مفتی
سے اس کو خوف ہے اور یا اس سے ڈرتا ہے یا تعظیماً چپ ہے اور یا فتی
کے خوف سے خاموش ہے اور یا اس خاموش عالم کا یہ مذہب ہے کہ ہر مجتہد
مہیب ہے اور اس کے خلاف انکار فرمیں نہیں ہے اور جب خاموشی کے اتنے
اختلاف ہیں تو کسی عالم کا خاموش رہنا اسکی موافقت پر دلیل نہیں اور یہی ہر اجماع

صحاہ کرام بھی عمر کے سامنے خوف اور فتنہ کے باعث خاموش تھے
جب عمر نے مشکو حرام کیا تھا تو اصحاب نے عمر کی مخالفت کی تھی اور اس کی
تردید کی تھی اور اگر کوئی دلیل عمر اس بات کو نہیں مانتا تو ہم یہ کہنے کے بالفرض
اگر صحابہ خاموش بھی رہتے تھے تو خاموشی موافقت کی دلیل نہیں ہے صحابہ
عمر کے خوف سے اور فتنہ کے خوف سے چپ ہے کیونکہ ہر چپ صحابی
دلیل نہیں ہے اور اس بات میں ہماری موافقت سنی علماء نے کی ہے

سنی علماء کا فیصلہ کہ بات کو ظاہر نہیں کیا جاسکتا

اہلسنت کی معتبر کتاب طبقات فقہائے شافعیہ ص ۱۳ ج ۲۔
ترجمہ اسمعیل بخاری۔ مؤلف تاج الدین سبکی از تقریر المصنف ص ۱۶۷
خان قلت اذا كان حقا فلا تنصص به قلت قد انبأنا ان
السرفیہ تشدید ہم فی الخوف فی علم الکلام خشية ان ینص
الکلام فیہ الی ما ینبغی ولیس کل علم یفصح یدہ فاحفظ ما
تلقیہ الیک واشد وعلیہ یدک ولعجبنی ما اشدہ الغزالی
فی منهاج العابدین لبعض اهل البیت ان لا تم من علمی جرح
کہ لا یری الحق ذویہم یفتنوا یدب جوہر علم لو ابوح بہ
لیقل لی انت من یعبد الوثن ولا ستمل رجال صالحین دمی
سیرت اقیح ما یاتونہ حسنا۔

توجہ ہے۔ اگر تو کہہ لگا کر یہ مشرق ہے تو اس کو ظاہر کیوں نہیں کیا جاتا
تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر علم کو ظاہر کرنا ہر وقت ممکن نہیں ہوتا
اور پھر الہ کے اعضاء پر توجہ دین جو اس نے نقل کئے ہیں۔

نوٹ:- ارباب انصاف ہمارے مولیٰ علی کی یہ کرامت ہے اور ہم شیعوں
کی یہ فتح عظیم ہے کہ وکلاء صحابہ ہمارے سامنے جس چیز کا انکار
کر پھر حق تعالیٰ ان کو مجبور کر کے اسی چیز کا اقرار کر دانا ہے۔ عمر نے
مشہور حرام کیا ہے اور صحابہ کرام نے اس وقت سکوت اس لئے
اختیار فرمایا کہ ہر علم کو ہر وقت ظاہر کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ کسی
مصلحت کی وجہ سے صحابہ خاموش رہے ہیں۔

وکلاء صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ نبی کریم کی خاموشی کے علاوہ اور کسی خاموشی کی

کوئی وقت نہیں ہے فیصلہ نہ سکوت صحابہ کی والدلیل کو ناکارہ کر دیا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۲۳ کتاب الاحکام بالکتاب والسنة
وقد اتفقوا علی ان تقریر النبی لما یفعل بمنزلة اذ یقال ویطبع علیہ
بغیر انکار حال علی الجواز لان المعصنة تنفی عنه ما یجتمعت
فی حق غیرہ فلا یقر علی المباح فمن شتم قال من غیر الرسول فان
سکوتہ لا یدل علی الجواز۔۔۔۔۔ بایں روای ترک الیکلی من البتہ حجة
تشریحہ۔ اگر کوئی شخص نبی کریم کے سامنے کوئی کام کرے یا بات کرے
اور آنجناب اس قول اور فعل پر مطلع بھی ہوئی اور اس کو نہ روکے اور نہ روکے
تو یہ تقریر بھی اس فعل اور قول کے جواز کی دلیل ہے کہ نہ سکوت نہ روکنا
معصوم ہیں اور جرح احتمال دوسروں کے حق میں ہے نہ عصمت کے باعث
آنجناب سے معنی ہے پس نبی کریم یا ظاہر پر تقریر نہیں کریں گے۔

اور اس سے امام بخاری نے فرمایا ہے من غیر الرسول کہ رسول پاک
کے علاوہ کسی کی خاموشی جواز پر دلالت نہیں کرتی۔

اسی عبارت کے بعد ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی قول کتاب
اور سنت کے خلاف ہو تو اس قول کو چھوڑ دیا جائے گا اور کتاب سنت
پر عمل کیا جائے گا۔ نوٹ: چنانچہ میں قول عمر ہے کہ مشہور حرام ہے
اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ مشہور حلال ہے پس مسلمان
قول عمر کو چھوڑے گا اور حکم خدا اور رسول کے سامنے سر جھکائے گا

و کلا صحابہ کا اپنا فیصلہ کہ خاموشی صرف کنواری کی اور بی کریم کی

جنت ہے اور اس فیصلے سے سکوت صحابہ کو لازم ناکارہ ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب مجلسی ص ۱۸۶ بن جزم از تینیا لوطا عن ۱۱۶۹

والسکوت لیس رضا الامن اثنین فقط احدھما رسول اللہ

الہما سور بالبیان ... والشافی الیکفی ناکھما لھن الخوارق فی ذالک

... لان ما عد رسول اللہ فیکت لقتیة اذ تدعی فی امرہ و ترویجہ اولاً

بعری ان سکوتہ لا یلزم بہ شیء و هذا هو الحق انتھی

ترجمہ صرف دو کی خاموشی جنت ہے ایک رسول پاک اور دوسری کنواری

کیونکہ کنواری کی بابت نہیں وارد ہے کہ نکاح میں اسکی خاموشی اسکی کفایت

کی دلیل سے اور رسول پاک کے علاوہ جو خاموشی اختیار کرتے ہیں

ممکن ہے کہ تفسیر کی وجہ سے یہ کچھ تکریم کی وجہ سے خاموش ہو اور

زیادہ اس لئے خاموش ہے کہ وہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اسکی خاموشی سے

کچھ بھی نہیں ہوگا۔

نتیجہ

و کلا صحابہ کو دیا اور انصاف کے واسطے سے دعوت کر

عمر کا متو کرا م کرنا اور و کلا صحابہ کی صفائی میں یہ عذر پیش کرنا کہ

اگر متوفی واقعہ حرام تھا اور نہ منع کیا تھا تو صحابہ نے تکریم کیوں نہ

کی یہ عذر اور نہ تکریم کی صفائی بالکل درست نہیں ہے کیونکہ ہم اس دعویٰ کا

صحابہ کو غلط سمجھتے ہیں کہ صحابہ بنیاموش رہے اور تکریم کی مسئلہ متو میں مخالفت

نہیں کی بلکہ یہ متو کہہ کر تصدیقات کا مطالبہ ایک بار پھر کریں۔

متو کلا صحابہ کی جو توجی دلیل صحابہ کی یہ گواری ہے کہ

متو جناب نے ہی سب سے پہلے منع کیا ہے۔

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۳۲ کتاب الحج

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد انصاری ص ۱۳۲ کتاب الحج

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۱۳۶ بوجہ عمر

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حبیبہ ص ۲۵۲ ذکر علاوہ صحابہ

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الاوائل ص ۱۷۲

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۷۲

فتح الباری ۲ باب متتبع علی عمداتی ... عن عمران بن حصین

کی عبارت ما استفتا علی عمد رسول اللہ و نزل القرآن قال

رجل ہر ایہ ما شاء ... و اعز الکعبانی فقال ان المراد یہ

عثمان و لا دلی ان یقر بعرفانہ اذ لم من نخی عنہا۔

ترجمہ عمران صحابی بیان کرتے ہیں کہ زمانہ رسالت میں ہم نے متو کیا

ہے اور قرآن نازل ہوا ہے اور ایک مرد نے اپنی رائے سے کہا کہ کافی

نے کہا ہے کہ مراد عثمان ہے اور اولی یہ ہے کہ رجل سے مراد علی علیہ السلام

جائے کہ یہ عمر پہلا وہ شخص ہے جس نے متو کو منع کیا ہے۔

نوٹ: باسی روایت کو امام رازکی نے اپنی تفسیر کبیر میں سورہ نساء

پہ آیت عہما استمتعتمہ کی تفسیر میں لکھا ہے اور امام صاحب

اس فیصلے سے معلوم ہوا ہے کہ اس روایت کا تعلق متو النساء ہے

ارشاد الساری ۲ قال رجل یرأیہ ماشاء هو عمر بن الخطاب
کی عبارت امام عثمان بن عفان لان عمر اول شخصی عنہما
امام اہلسنت قبل طائی فرماتے ہیں رجل سے مراد حضرت عثمان نہیں ہے
بلکہ حضرت عمر ہے کیونکہ عمر ہی پہلا شخص ہے جس نے متو کو منع کیا ہے۔
تاریخ الخلفاء فی اویات عمر قال العسکری ہذا اول من سن
کی عبارت اقیام شہر رمضان واول من حرم المتعة واول
من جمع الناس فی صلوة الجنازة علی اربع تکبیرات
ترجمہ عمر پہلا شخص ہے جس نے نماز تراویح والی دعوت جاری کی ہے
اور عمر ہی پہلا شخص ہے کہ جس نے متو کو منع کیا ہے اور لوگوں کو چل
تکبیر پڑھنے پر مجبور کیا ہے۔

سیرت جلیلیہ ۱۸۸ اول من حرم المتعة سیدنا عرضی اللہ عنہ
کی عبارت پہلا شخص جس نے متو کو منع کیا ہے ہمارے حضرت عمر ہیں
صحیح مسلم کی ۱ منقول از القدر ہذا عمر بن الخطاب
شرح ترمذی ۱۸۸ اول من ذہبی عن المتعة
حضرت عمر پہلا شخص ہے جس نے متو کو منع کیا ہے۔

نوٹ ۱۔ باب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہر مسلمان
بھائی گویا نہ اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دعوت دے کر دیتے ہیں
کہ اگر متو بقول وکلام صحابہ زمانہ رسالت میں منع ہو گیا تھا تو وہ وکلام
صحابہ نے یہ کیوں رپورٹ دی ہے کہ عمر پہلا شخص ہے جس نے متو کو منع
کیا ہے اس رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ متو زمانہ رسالت میں حلال
تھا اور عمر نے کسی وجہ سے خوار کیا کہ متو سے منع کر دیا۔

متو کے حلال ہونے کی پانچوں دلیل کہ صحابی رسول اللہ
عبداللہ بن عباس بھی اسما و بنت ابی بکر کی طرح متو کے حلال جانتا تھا
دلیل اول

دلیل اول ابن عباس کے متو کے حلال جاننے کی سنی علماء کی گواہی ہے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عنابہ شرح ہدایہ ۱۳۹ باب نکاح
- ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح ترمذی ۴۰۱
- ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ابوجزا المسائل ۴۱۳ باب متو
- ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ۱۵۱ کتاب الکواح
- ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح درقانی ۱۵۴
- ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ۱۳۱ کتاب الکواح
- ۷۔ اہلسنت کا معتبر کتاب ميسوط سرخسی ۴
- ۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفا ۲
- ۹۔ اہلسنت کی معتبر کتاب بیان الحقائق شرح کنز الدقائق ۴
- ۱۰۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ریزا الحقائق شرح کنز الدقائق ۴
- ۱۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب حزانہ الروایات ۴
- ۱۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب کافی

عنابہ شرح ۱۳۹ فی نکاح المتعة خلاف مالک ۳ فانہ یجوز عندہ
ہدایہ ۱۳۹ وسوا الظاہر من قول ابن عباس
ترجمہ بعض امام مالک و ابن عباس کے نزدیک متو جائز ہے۔

اور بنی المسالک اور سنی عن ابن عباس انہا جاترہ و علیہ اکثر اصحابہ
کی عبارت نام ابن عباس اور اس کے اصحاب کے نزدیک معتبر جاترہ ہے
نماوی کا ماضی خان ملا تعلقہ مالک کا بلفظ المتعہ وھی باطلہ عندنا
کی عبارت ملا تعلقہ الملحد فاذا بن عباس وعلیہ

لفظ متعہ سے معقول ماضی خان کے نکاح صحیح نہیں ہے اور اس میں
امام مالک اور عبد اللہ بن عباس کے اعتقاد کیا جانے کے نزدیک متعہ صحیح ہے
سوطی کی شرح مفت المجراد عن جمیع الصابۃ کجاسر . . . واسما
ترقیانی بنت ابی بکر و ابن عباس صحابہ کرام سے مثل جاہرا بن عباس
اور اسامہ سے متعہ کا جواز ثابت ہے۔

فتح الباری کی مثال ابن بطال روسی اهل مکہ والیمن عن ابن عباس
کی عبارت اباحۃ المتعہ۔

اہل کراچی نے ابن عباس سے اباحۃ متعہ کی روایت کی
صحیح مسلم کی فتح دروس عن ابن عباس وعدا تشہد و بعض
شرح نووی السلف اباحتہ

ابن عباس اور عائشہ اور بعض سلف سے اباحۃ متعہ کی روایت کی
حیاتیہ المحتاجین و اشہر عن ابن عباس تعلیہا ہارتعہ علی ذالک
کی عبارت اکثر اصحابہ من اهل مکہ
قول تلیل متعہ کا بن عباس سے مشہور ہے اور ابن کثیر قلیل کے قائل ہیں
متر الخصال فتح و قال مالک ہو جائز لانہ کان مشہور دعا و اشہر عن عباس
کی عبارت استعلیہا ترجمہ امام مالک کہتے ہیں کہ متعہ جائز تھا لہذا بن
بھی جاترہ ہے اور ابن عباس سے جواز متعہ کا مسئلہ مشہور ہے اور
اہل کراچی میں بھی اس کو جائز جانتے تھے۔

دلیل ذمہ ابن عباس کے متعہ کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ ان کے
حلیت متعہ والے فتویٰ کی شعوات و خوب تعریف فرمائی ہے

الہفت کی معبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ آیت متعہ

الہفت کی معبر کتاب سنن الکبیری البیہقی ج ۲

الہفت کی معبر کتاب فتح القدر شرح ہدایہ ج ۱

الہفت کی معبر کتاب میل الاوطار ج ۱

میل الاوطار عن سعید بن جبیر قال قلت لابن عباس ما تقول فی
کی عبارت المتعہ فقد اکثر الناس فیہا حتی قال فیہا المشاعر

سعید بن جبیر نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ متعہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں
لوگ اور شعراء آپ کے حلیت متعہ والے فتویٰ کا خوب ذکر کرتے ہیں
تفسیر کبیر کی ان اناس نے یاد کروا لاشعار فی فقہ ابن عباس فی المتعہ
روایت ابوزمیرہ کے بارے میں شعوات ابن عباس کے اشعار ذکر کیا۔

نوٹ ہر باب انصاف ابن عباس کا متعہ کو حلال سمجھنا یہ ایک ناقابل انکار
چیز ہے تو کی یہ صحابی رسول اللہ خدا اور رسول کا مقابلہ کر رہا تھا کہ خدا اور
رسول کے نزدیک متعہ حرام تھا منہ زنا تھا اور یہ صحابی رسول اللہ اس زنا کو
حلال کہتا تھا۔ اگر اس طرح ہے تو پھر معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں بھی خوب لوگ
تھے اور اگر متعہ شریعت میں حلال تھا صرف من مافی کرتے ہوتے جناب عمر نے
متعہ کو حرام فرمایا تھا۔ تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام میں ایسے لوگ
تھے جو حکم خدا کے سامنے اڑ جاتے تھے۔

دلیل سوم ابن عباس کے متو کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ وہ حضرت متو
کا فتویٰ دینے والوں کو آسان پتھر پڑھے اور دوسرے مذاہب سے ڈراتے تھے

المستند کی معتبر کتاب زاد المعاد ۲۵۱/۲۵۲

وقال ابن عباس لعن كافر معارضه فيها باي كبر وعصر يوشق ان ينزل
عليك من جوارحه من السماء اقول - قال رسول الله - ولتقولون
قال ابو بكر وعمر

ترجمہ - جو لوگ ابن عباس سے یہ کہتے تھے کہ تم متو کو حلال کہتے ہو۔ اور
ابو بکر و عمر اس کو سن کر کہتے تھے ابن عباس نے ان سے فرمایا کہ قریب کہ تم پر
آسمان سے پتھر نازل ہوں۔ میں تمہارے سامنے قول رسول اللہ کو پیش کرنا
ہوں اور تم میرے سامنے میرے خلاف قول ابو بکر و عمر کو پیش کرنے سے
قوت :- اس باب کو زاد المعاد محو سے چھینیں۔

عروہ و ابن عباس کا مسئلہ متو کی بابت مناظرہ

زاد المعاد ۲۵۱/۲۵۲ عروہ نے ابن عباس سے کہا کہ تو متو کو حلال کہتا ہے
اور تو خدا سے تمہیں ڈرتا۔ ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے جا کر متو
کا مسئلہ پوچھ عروہ نے کہا کہ ابو بکر و عمر نے متو نہیں کیا ابن عباس
نے فرمایا کہ میں نہیں دیکھتا کہ تم ان فضول باتوں سے رکب جاؤ۔ تم کہتے ہو
مذہب خدا نازل ہو میں تم کو رسول اللہ کا فرمان سناتا ہوں اور تم مجھ
کو ابو بکر و عمر کی باتیں سناتے ہو۔

دلیل چہارم ابن عباس کے متو کو حلال کہنے کی یہ ہے کہ جریر اس
نے اولاد نہ میر کو۔ مسئلہ متو ماں سے پوچھنے کا مشورہ دیا
اور انکسٹھی انکسٹھی کا ذکر کیا ہے۔

المستند کی معتبر کتاب عقدا الفرید ۲۶۹

المستند کی معتبر کتاب المحاضرات ۲۱۱ الحد ۱۲ اربع اصحابی

المستند کی معتبر کتاب مروج الذهب ۶۱۱ ذکر معاویہ بن یزید

المستند کی معتبر کتاب شرح لابن ابی الحدید ۹۶ ذکر نضیر ابن زبیر

المستند کی معتبر کتاب زاد المعاد ۲۵۱/۲۵۲ ذکر حج

زاد المعاد ۱۱ قال عروہ لابن عباس ألا تسمی الله ترخص فی المتعة قال

کی عبارت ۱۱ ابنت عباس سئل املت یا عریبہ

ترجمہ۔ جب عروہ بن زبیر نے ابن عباس کو کہا کہ تو خدا سے کیوں نہیں ڈرتا

اور تو متو کو حلال سمجھتا ہے ابن عباس نے کہا کہ تو اپنی ماں سے پوچھ۔

قرینتہ و معلوم ہو کہ عروہ بن زبیر کی ماں نے مسئلہ متو کے بارے میں خاص تجربات

حاصل کئے ہوئے تھے اور اس کے پاس اس بات پر دلچسپی تھی کہ وہ کسی فتویٰ

اور استدلال اور وجوہ سے حوالہ دے کر پوچھے کہ جسے کسی شخص نے اس بات پر بکھڑے

عبداللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر کی ماں سے متو کے بارے میں پوچھا تو اس نے کیا نیت لینی

فرمایا فعلانا ہا علی عبد اللہ بنی کہ زمانہ رسول اللہ میں متو ہم نے خود کیا ہے۔

المحاضرات ۲۱۱ الحد ۱۲ عبداللہ بن زبیر نے ابن عباس کو متو کے حلال سمجھنے کا

کی عبارت ۱۱ ماطعہ دیا تو ابن عباس نے کہا سئل املت کیف سطحت اطعاما بیننا و بین

ابنہ کہ تو مال سے پوچھ اس میں اور قرعے باپ میں متو کی انکسٹھی کس طرح کر

اور روشن ہوئی۔

دلیل شجرہ ابن عباس کے متحرک و حلال کہنے کی ہے کہ بقول ابن عباس
عمر نے منکر و حرام کے لوگوں کو قیام تک زنا کا محتاج کر دیا ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۳۶ پر آیت متحرک
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۸۶ پر
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن ج ۱ ص ۱۴۶
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۱ - النکاح
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱
۶. اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ج ۲ ص ۲۳۸ مادہ شفا
۷. اہلسنت کی معتبر کتاب مجمع البحار کجراتی ص
۸. اہلسنت کی معتبر کتاب بدایۃ المجتہد ص ۶۵۰ انذیر
۹. اہلسنت کی معتبر کتاب القانی لرحمشرکی ص - لغت شقی
۱۰. اہلسنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص - شقی
۱۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص - شقی

تفسیر درمنثور و ماخرج عبدالرزاق وابن منذرین طریق عطاء بن ابن
کی عبارت ما عبا قال یرحم اللہ عوامکانت المتعہ الارخصه
من اللہ رحمہا مة یحد ولولا نبیہ عنہا ما احتاج المرالسنا
الاشقی وحی التی فی سورۃ النساء انما سمعتکم بد منہن الی کذا
وکذا من الاجل علی کذا وکذا و اختیار نہ سمیع ابوت
عباس میراھا الکف حلال الخ

بقول ابن عباس بے شمار لوگوں کی رحمت خداوندی

ترجمہ ابن عباس نے فرمایا ہے کہ متحرکوں کیلئے اللہ رباک کی طرف سے رحمت
تھا اور خدا رحم کرنے پر اس کی وجہ سے لوگ اس رحمت سے محروم
ہو گئے اور اگر عمر متحرک سے منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا کا محتاج
نہ ہوتا۔ عطا کہتا ہے کہ ابن عباس اس وقت متحرک حلال جانتا تھا۔
نوٹ: - سلامتی سے ہی نے استدعا کی ہے یہ نقل کیا کہ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ
ابن عباس نے حرم متحرک میں تکذیب عمر فرمائی ہے اور یہ دونوں صحابی ہیں۔
ان میں سے ایک کا غلطی پر ہونا ضروری ہے اور وہ عمر ہے کہ یہ لوگ ان کا فرمان قرآن کے خلاف
لیل الاوطار ص ۱۵۱ وکان ابن عباس یقول یرحم اللہ عوامکانت المتعہ الار
کی عبارت ما عبا رحم اللہ عبادہ ولولا نبی عمر لہما احتیج الی الزنا کی
ترجمہ ابن عباس فرماتے تھے کہ متحرکوں پر اللہ کی رحمت تھی اور خدا رحم کرے
عمر صاحب پر اگر وہ متحرکوں کو منع نہ کرتا تو کبھی بھی کوئی شخص زنا کا
محتاج نہ ہوتا۔ نوٹ: بڑی خرافت سے ابن عباس نے عمر صاحب کی تکذیب فرمائی
تفسیر قرطبی ص ۱۸۶ عن ابن عباس انہ قال ما کانت المتعہ الارخصه رحم اللہ
کی عبارت ما عبا رحمہا مة یحد ولولا نبیہ عنہا ما احتاج المرالسنا
ترجمہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نکاح متحرک اس امت کے لئے اللہ رباک کی رحمت
تھی اور اگر نبی عمر اس متحرکوں کو منع نہ کرتے تو سوائے شقی کے کوئی زنا کرنا
تو نہ ہوتا۔ ارباب انصاف! حضرت ابن عباس کوئی گویا قطعاً تو نہیں آج جناب بھی
شکر کی طرح صحابی ہیں اور ان کا یہ فرمان متحرک کے حلال ہونے کا محسوس ثبوت ہے اگر
متحرک زنا ہوتا تو عمر کے اس کو منع کرنے پر ابن عباس انفسوس نہ فرماتے۔

ارباب صحاح اور سنن کی کتابیں کہ ابن عباس سے متعلق حلال جاننا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری جلد ۱ کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم جلد ۱ باب نکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح ذہبی جلد ۱

اہلسنت کی معتبر کتاب سنن ابی یوسف جلد ۱ کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمختور جلد ۱

صحیح بخاری میں وہی جسدہ قال سمعت ابن عباس سئل عن متعة النساء

کی عبادت ما فرغ منہ۔ اور جہرہ کہتا ہے کہ ابن عباس سے عورتوں کے متوکے

بابت سوال ہوا اور میں نے سنا، انہوں نے فرمایا کہ رخصت ہے اور حلال ہے۔

نوٹ:- اس جگہ ان کے متوکے دم چھلنگا یا گتھوہ غلط ہے۔

صحیح مسلم نقد کانت المتعة تقبل علی عبد امام المتعین یرید رسول اللہ

کی عبادت ماہن زہیر نے مکہ میں خلیفہ کے دوران ابن عباس پر طعن لگاتے

ہوئے فرمایا کہ خدا نے جن کے وہی کو ان کی آنکھوں کی طرح اندھا کر دیا ہے

وہ متوکے حلیت کا فتویٰ دیتے ہیں ابن عباس نے فرمایا کہ تو یہ علم ہے۔

متوکے امام المتعین سید المرسلین کرنا نہ میں کیا جاتا تھا یعنی رسول اللہ کے زمانہ

میں ابن زہیر نے پھر عرب حکومت دیا کہ اگر تو نے متوکے تو میں نکلا کر لوں گا

نوٹ:- ابن زہیر کا زمانہ حکومت ابوبکر عثمان کے بہت بعد آیا ہے اور ابن زہیر

کا تحلیل متوکے بابت ابن عباس سے تو کہ جھوک کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت

ہے کہ ابن عباس متوکے حرام کرنے میں عمر غلطی پر سمجھتا تھا اور خود متوکے

جاننا اور حلال جاننا تھا کیونکہ رسول اللہ متوکے حلال جانتے تھے۔

کہ اور مدینہ پاک کے لوگوں کے دو یا تین بار سے عورتوں سے وطی فی البئر

اور متوکے اور انہی فتوؤں کے باعث فقہاً حجاز کا سفر سے بلند ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار جلد ۱ کتاب النکاح

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح البدر جلد ۱

فتح البدر میں ابن بطال کہتا ہے کہ ابن عباس نے اباحت متوکے کہ ابن عباس سے

کی عبادت ما فرغ منہ کہ ہے۔ تم قول اور آئی ایک جماعت نے یقین کر لیا کہ

فرمایا ہے کہ ابن عباس اباحت متوکے فتویٰ میں متوکے وہی من المسائل

المشورہ وہی مذکرہ المتألف۔ ابن عباس کا متوکے حلال کہنا اور مسائل

مشہورہ میں سے ہے کہ جن میں کہا جاتا کہ مذکرہ المتألف۔

نیل الاوطار م قال الاذاعی۔ تیرات من قول اهل الحجاز خمس قد ذکر

کی عبادت ما منعتنا متعة النساء من قول اهل مکة وایات النساء

فی اوبلاہن من قول اهل المدینہ۔ وروی اهل مکة عن ابن عباس

اباحت المتعة۔ اذاعی امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ ابن عباس نے کہا ہے

باتیں چھوڑی جائیں گی اور ان میں سے ایک تو اہل مکہ کا فتویٰ ہے کہ متوکے حلال ہے

اور دوسرا اہل مدینہ کا ہے کہ اباحت متوکے کے فتویٰ کی دلیل جانتا ہے اہل مکہ

نے ابن عباس سے اباحت متوکے روایت کی ہے۔

نوٹ:- اہل مکہ وکلمہ صحابہ کی نظر میں بڑی شان والے ہیں اور یہ فقہاء متوکے

کو حلال جانتے تھے اگر متوکے بالعرض نہ بنا ہے تو کیا یہ تمام وکلمہ صحابہ نہ بنا

کو حلال جانتے تھے اور فقہاء ابن جریر نے تو خود ۹ عورت سے متوکے ہے۔

ابن عباس کے متعلق حلال جاننے کی بابت وکلاء صحابہ کے ٹکڑے لے کر لے کر لے کر
ابن عباس کی م وکلاء صحابہ لڑتے ہیں کہ ابن عباس چونکہ حرمت کا علم نہ تھا
صفائی میں پہلا ہندو یا ناسخ طہارت متعلقہ کا ان کو پتہ نہ تھا اس لئے وہ
تمام زندگی متعلقہ کو حلال سمجھتے رہے۔

جواب / یہ امر عجب حکومتی ہے جناب غیر کا متعلقہ سے منع کرنا اور ابن عباس
مغرض ضعیف ہے اس کا نہ ماننا۔ اور ابن زبیر کا بھی ابن عباس کو تحلیل متعلقہ سے منع کرنا
اور ابن عباس کا ان کو ان کی ماں کے متعلقہ کے کا طعن دینا اس بات کا ثبوت ہے
کہ ابن عباس قریم متعلقہ کو غلط سمجھتے تھے اور جناب عمرو بن لہیہ کی تکذ یہ کرتے تھے۔
ابن عباس کی صفائی ۴ ابن عباس سے حرمت متعلقہ اور تحلیل متعلقہ کے
میں دوسرا عذر سادہ آیات مروی ہیں۔ اور تحلیل و قریم کے اجتماع
کی صورت میں قریم مقدم ہے پس متعلقہ حرام ہے۔

جواب / یہ عذر بھی حضرت عثمان بقول عائشہ صحیحہ یعنی عثمان فرماتے ہیں
ضعیف ہے اگر تحلیل اور قریم کے اجتماع کی صورت میں تحلیل کو
مقدم کرنا اولیٰ ہے ثبوت کے لئے تفسیر کبیر ص ۱۰۰ لازمی آیت۔ وان
تجمعوا بین الاختین ملاحظہ ہو۔ وکل صحابہ فرمازی لکھتے ہیں۔ وعن
عثمان انه قال احلتهما آیه وحرمتهما آیه والتعلیل اولیٰ۔
جناب عثمان فرماتے ہیں کہ قریم اہلیت کو ایک آیت سے حلال اور ایک آیت
سے حرام فرمایا ہے اور ایسے حالات میں تحلیل کو ترجیح دینا اولیٰ ہے۔
ہم شیوخ کہتے ہیں کہ ابن عباس کے کسی میں بھی قریم سنی عثمان کا کہنا مانو
اور تحلیل متعلقہ کو ترجیح دو۔

ابن عباس نے مسئلہ متعلقہ میں جناب عمر کو زندگی بھر مجتہد یا ہے اور
ابن عباس نے متعلقہ کے حلال ہونے کے فتویٰ کے لئے دم لگایا ہے اور

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ۱۴۲

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح المقدر شرح ہائے وسیعہ نکاح

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اجزاسا لک شرح مطہ الام مالک ۱۴۲

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ۱۴۲ ذکر متعلقہ

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اشان العیون ۱۴۲ غیر کا ذکر

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن کثیر رضی اللہ عنہم غیر

۷۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تحفۃ المحتاج شرح منہاج ص

۸۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ۱۴۲ الکناح

فتح الباری، وروی عن ابن عباس الرجوع باسناد ضعیفہ و

کی عیارت۔ لاجازۃ المتعلقہ عنہ اصح وهو مذهب الشیعہ

بجائز متعلقہ فتویٰ سے ابن عباس کا رجوع کرنا ضعیفہ سے مروی ہے

اور معنی جانز ہونے کی روایت ابن عباس سے زیادہ صحیح ہے۔

نوٹ۔ یہ فیصلہ فتح الباری ہے جو کہ شاہ عبدالعزیز کی نگاہ میں شکل صحیح بخاری

ہے اور اس پر بہستان المؤمنین گواہ ہے۔

تاریخ لابن کثیر مع ہذا ما رجح ابن عباس عما کان یدھب

کی عیارت الیہ من اباحتہا۔ ابن عباس کا جواب متعلقہ کا

فتویٰ تھا۔ انہوں نے اس فتویٰ سے رجوع نہیں فرمایا۔

سمرقات شرح مشکوٰۃ۔ فقہ ثبت انہ مستدر القبول علی جوازھا
کی عبارت ابن زبیر نے ابن عباس کو طعن دیا حلیت متو
کے فتویٰ کا اور سیدہ حضرت علیؑ کی وفات کے بعد ابن زبیر کی غلامت کے دوران
ہوا ہے پر ثقات ہوا کہ ابن عباس جواز متو کے قول پر آشوبگم قائم تھے۔
فتح القدر شرح۔ فقہ ثبت ان عباس مستدر القبول علی جوازھا
ہماری کی عبارت لہذا متو پر ابن عباس کا آشوبگم قائم رہنا ثابت ہے

و کلا صحابہ تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

کتاب الہدیت کنز العمال کتاب الفضائل باب فضائل صحابہ و فضائل
ابن عباس میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ نے ابن عباس کی شان میں فرمایا بجا شہد
انک تطلق من بیت نبوتک میں گواہی دیتا ہوں کہ تو بیت نبوت سے لوٹا ہے
اور ہم شیوہ خیر اہر یہ کہتے ہیں کہ ابن عباس کا عمرؓ کی تحریم متو میں مخالفت کرنا
اور بلکہ عمرؓ کی رائے کے تمام صحابہ کی اس مشیہ میں مخالفت کرنا اور اعلان یہ متو کو
حلال کہنا۔ یہ ابن عباس کا بیت نبوت سے بڑھ کر نبوت ہے کیا یا ابن عباس
صحابی نہ تھا کیا ابن عباس دشمن اسلام اور مخالفت قرآن تھا کیا تمام زندگی اہل
کو وہ روایت نہ مل سکی۔ جس میں متو حرام بتایا گیا ہے۔ اگر متو زنا ہے
تو کیا صحابی ابن عباس تمام زندگی زنا کو حلال جانتا رہا۔ اسوس ابن عباس
زندگی بھر متو کو حلال کہنے کے باوجود مسلمان رہا۔ اور شیوہ مذہب
وائے متو کو حلال کہنے سے بقول ناصب کے اسلام سے خارج
ہو گئے۔

متو کے حلال ہونے کی چھٹی دلیل یہ ہے کہ صحابی رسول اللہ
عمران بن حصین بھی اسابت ابی بکر کی مانند متو کو حلال جانتا تھا

- ۱۔ الہدیت کی معجز کتاب تفسیر کبیرہ ص ۱۹۵ النساء الرازی
- ۲۔ الہدیت کی معجز کتاب تفسیر بزاز القرآن ص ۳۶
- ۳۔ الہدیت کی معجز کتاب او جزا المسائلک شرح مولانا مک ص ۳۴۳
- ۴۔ الہدیت کی معجز کتاب تفسیر تعلیمی ص از تفسیر المطاعن ص ۳۳۹
- ۵۔ الہدیت کی معجز کتاب تفسیر لابن حیان ص ۲۱۸ النساء
- ۶۔ الہدیت کی معجز کتاب زاد المعاد ص ۲۵۱
- ۷۔ الہدیت کی معجز کتاب صحیح بخاری ص ۳۶ کتاب التفسیر
- ۸۔ الہدیت کی معجز کتاب فتح الباری ص ۱۸۱ کتاب التفسیر
- ۹۔ الہدیت کی معجز کتاب صحیح مسلم ص ۳۱۳ کتاب الحج
- ۱۰۔ الہدیت کی معجز کتاب تفسیر طبری ص ۳۱۳ آیت متو
تفسیر قرطبی، ولم یخص فی کماح المتعة الا عمران بن حصین وابن عباس
کی عبارت۔ اوطا حقیقۃ من اهل البیت
علامہ قرطبی نے ابو بکر قرطبی کا نام بیان کیا ہے کہ کماح متو میں ابن عباس
اور عمران بن حصین نے ہی اجماعت کی ہے اور بعض صحابہ اور بعض اہل بیت
نے بھی کماح متو کے حلال ہونے کو بیان فرمایا ہے۔
نوٹ۔ اگر متو منع ہے اور زنا کی مثل ہے تو عمران جیسے صحابی کو کیا دورہ
پڑ گیا تھا کہ وہ بھی پاک کی مخالفت کرتے ہوئے متو کو حلال کہتا تھا۔

عمران صحابی نے متوحہ کی حدیث کا فتویٰ دیکر جناب عمر کی تکذیب کی ہے

لما شہد القرآن وقيل المرابها حكوا المتعة... واقفهوا على انما كانت مباحة
 کی عبارت انی اول الاسلام... وذهب ابا حنوف ومنهم الشيعة
 الی انہا نایبۃ کما كانت ویروی هذا عن ابن عباس وعمران بن حصین و
 اما عمران بن حصین فانہ قال نزلت آیۃ المتعة فی کتاب اللہ ولما نزل
 بعدہ آیۃ تنسخہا وأمرنا بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتعتمد
 ومات ولم ینسخہا عنہما قال رجل یرأیہ ما ماتہ مدین عمر بنی عتبہ

ترجمہ امام اہلسنت علامہ نظام الدین فیشا پور نے فرماتے ہیں کہ اول اسلام تک قول بھی
 ہے کہ آیت فدا استمتعتم سے مراد حکم نکاح متوحہ ہے اور جہور اہلسنت
 کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نکاح متوحہ ابتداء اسلام میں حلال تھا۔
 اور پھر منسوخ ہو گیا اور جہور کے علاوہ باقی مسلمان اور ان میں شیعہ بھی
 شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ متوحہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اب بھی حلال ہے
 اور متوحہ کا پہلے کی طرح حلال رہنا امر موسیٰ اور عمران بن حصین صحابی سے
 بھی روایت کیا گیا ہے اور عمران صحابی نے فرمایا ہے کہ کتاب خدا میں آیت متوحہ
 نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی ناسخ آیت اسکی نہیں آئی اور متوحہ
 کی نبی پاک نے میں اجازت دی ہے اور مجھے ان کے زمانہ میں متوحہ کیا ہے اور
 رسول اللہ نے وفات پائی بتاؤ ہم کو متوحہ سے منع نہیں فرما کر گئے پھر کہا مرد نے
 اپنی مرضی سے چچا ان عمران کی رحلت سے اور یہ ہے عمر نے منع کیا ہے۔

نوٹ: سنی مسخر نے عمران کی تصریح کو آیت متوحہ کی تفسیر میں درج کر کے رہنمائی
 کر دیا ہے کہ مراد آیت متوحہ سے فدا استمتعتم ہے اور سنت کی رسوائی کے
 لئے یہی کافی ہے۔

عمران صحابی نے جواز متوحہ کا اعلان کرنا شیعان علی کی سچائی کا اعلان کر دیا

تفسیر کبیر۔ واما عمران بن الحصین فانہ قال نزلت آیۃ المتعة فی کتاب
 کی عبارت اللہ ولم ینزل بعدہ آیۃ تنسخہا و امرنا بہا رسول اللہ
 و تنسخہا ومات ولم ینسخہا عنہما قال رجل یرأیہ ما ماتہ ما شاء
 ترجمہ مختص عمران نے فرمایا کہ آیت متوحہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور اس کے
 بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور مجھے اذن رسالت متوحہ کیا ہے
 اور نبی کریم نے وفات پائی ہے اور متوحہ سے منع بھی نہیں فرمایا اور اس
 مرد نے اپنی مرضی سے چچا اور آرزو سے دیا۔

صحیح بخاری عن عبد بن حصین قال انزلت آیۃ المتعة فی
 کی عبارت کتاب اللہ ففعلنا ما ساء رسول اللہ ولم ینزل قرآن
 یرحمہ ولم ینسخہا عنہما حتی مات قال رجل یرأیہ ما شاء
 ترجمہ عمران کہتا ہے کہ آیت متوحہ قرآن میں نازل ہوئی ہے اور مجھے اس سے
 حضور پاک کے زمانہ میں عمل کیا ہے اور پھر قرآن میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی
 جو متوحہ کو حرام کرے اور نبی کریم کی وفات ہو گئی ہے اور آج جناب نے بھی
 منع نہیں فرمایا پھر اپنی مرضی سے مرد نے منع کر دیا۔

نوٹ: عمران صحابی کی مراد آیت متوحہ سے آیت فدا استمتعتم ہے مگر
 امام بخاری صاحب بڑے عمر میں ہوئے کہ یہاں جو اس جگہ خطا کر گئے۔
 اور عمران صحابی کے قول کو سورہ تسلیم میں لکھنے کی بجائے سورہ بقرہ میں
 لکھ دیا اور امام راوی اور امام فیشا پوری جناب بخاری کی خطا کی طرف توجہ
 کرتے ہوئے قول عمران کو سورہ تسلیم آیت متوحہ کی تفسیر میں لکھا ہے۔

شکل کے حکمی توشیح بپاک نے کی ہے وہ شعلی کی چھائی بیان کرتا ہے

تفسیر شعلی عن عمران بن حصین قالت نزلت آیت المتعة فی کتاب اللہ کی عبارت اولم تنزل ایتہ بعدھا شفعہا فاحضرتمہا رسول اللہ وتمعنا مع رسول اللہ و مات ولم یبنہا عنہا قال رجل بعد سالیہ ما شارفت لہ مرخص فی نکاح المتعة الا عمران بن حصین و عبد اللہ بن عباس و بعض اصحابہ و طاقتہ من اهل البیت

ترجمہ عمران صحابی کہتا ہے کہ قرآن پاک میں آیت متون نازل ہوئی ہے اور اس کے نزول کے بعد اس کی کوئی ناسخ آیت نہیں آئی اور میں نے اذن رسالت سے مشغول کیا ہے اور رسول پاک نے دفات فرمائی ہے اور متعہ سے منع نہیں فرمایا اور اپنی مرضی سے وہ مرد آزاد و غلام ہے اور میں رضی کہتا ہوں کہ نکاح متعہ کو عمران بن حصین اور ابن عباس اور اس کے بعض اصحاب نے اور اہل بیت سے ایک جماعت نے ہی حلال کیا ہے۔

ابلسنت کے التقیر کی خواب میں اللہ کا دیدار اور شعلی کی توشیح

ابلسنت کی معتبر کتاب طبقات الکبریٰ ج ۳ ص ۱۰۰ پہلو لایہ لکھی۔

کان احدث نعام فی علم القرآن و قد جاء فی القاسم التقیری انہ قال لایت رب العزت فی المنام وهو یخاطب و انا طبع و کان فی انشاء ذلک ان قال الرب جل اسمہ اتقبل الرجل الصالح فالنعت فاذا احمد الشعلی یقبل۔

ترجمہ امام ابلسنت شعلی علم قرآن میں اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عالم

تھا اور امام ابلسنت ابو القاسم التقیری سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں رب تعالیٰ کو دیکھا اور وہ مجھ سے اور میں ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اور گفتگو کے دوران رب تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک ایک مرد آ رہے ہیں میں نے دیکھا تو احد شعلی آ رہا تھا۔

نوٹ :- رب تعالیٰ کی گواہی کے باوجود اگر احد شعلی کا قول جو احدث میں قبول نہیں ہے تو پھر اس کا قول قبول ہوگا اور اگر متعہ نہ ہے اور احد شعلی زنا کی اہلیت کی گواہی دیتا ہے تو پھر رب تعالیٰ نے اس کو رحل صالح کا لقب کیا ہے

و کلاء صحابہ کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

عمران صحابی کی پرورش کو ہم نے پیش کرنا چاہے کہ جس کی وجہ حاکم ابلسنت میں جو از حدہ کی ایک دعا ہے۔ اور عمران صحابی کچھ بار سے یہ کہنا کہ اس کی مراد متعہ سے متعہ النساء نہیں ہے۔ بلکہ متعہ نکاح ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ عمران صحابی کے قول کو امام مازنی امام تقلی، امام نیشاپوری نے متعہ النساء پر حاکم کیا ہے اور ابلسنت بھائیوں کو انعام دینے کے لئے ان تین ہی اماموں کا قول کافی ہے اور ان تینوں کو یہ کہنا کہ ابولسنہ خطا کی ہے یہ بھی سنی بھائیوں کی پہلی عادت ہے اور آج تک یہ لوگ سنت محمد پر قائم ہیں اس سے بھی نبی پاک کے حق میں کہہ دیا تاکہ ان الرجل یصبر کہ حضور پاک ہڈیاں سے بول رہے ہیں لہذا آج بھی جس سنی نے اپنے کسی عالم کے فرمان کو جھٹلانا جرات ہے تو جھٹ کہتا کہ وہ ہڈیاں یکسر ہٹا دے لہذا صفا مشکلا م ۱۰۱ میں جاس عمران بن حصین اسد سنت ابی کریم کو حلال کہیں اور مسلمان بھی دیوں۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ زنا کو حلال کہنے والے مسلمان بھی ہیں اور شیروں کے امام بھی ہیں۔

متعدک حلال ہونے کی ساتویں دلیل ہے، کہ صحابی رسول حضرت
جابر بن عبد اللہ بھی اس ثابت انی بکری کی طرح متعدک حلال
جانشنا تھا۔

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ۲/۲۹۳ باب المتعدک
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح فوری ص ۶
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ۲/۲۹۳ نکاح متعدک
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۴۷ نکاح متعدک
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۲۰
۶. اہلسنت کی معتبر کتاب شرح موطن الرقاعی ص ۱۵۳
۷. اہلسنت کی معتبر کتاب ادوار المسائل شرح موطن ص ۲۴۷
۸. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۵۴ کتاب النکاح
۹. اہلسنت کی معتبر کتاب سنن البکری ص ۲۰۱ نکاح متعدک

دلیل اول جابر صحابی کے متعدک حلال کہنے کی امام بخاری کی گواہی ہے،

صحیح مسلم کی مین ابن جریر۔ قال سمعت جابر بن عبد اللہ يقول
جاءت ملائكة كذا نسمة متع بالقبضة من القمط الرقيق الايام على عهد
رسول الله واني بيده حتى نهي عنده عمر في شان عمر بن حرييت
ترجمہ امام اہلسنت ابن جریر نے ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے
جابر سے مشافہتہ فرما رہے تھے کہ زنا کے رسالت اور زمانہ ابو بکر میں پہلے
پندرہ روز کیسے مصطفیٰ پھر کھجور اور آسمان میں چمکے کہ متعدک کرتے تھے حتیٰ کہ
نے عمرو بن حریث کے کسی میں سے متع سے منع کر دیا۔

نوٹ ہے اگر بقول فرانسس کے متعدک نامے تو کیا صحابی رسول حضرت جابر
اعلان فرما رہے ہیں کہ صحابی مصطفیٰ پھر ۲۷ ماہ سے کہ زنا کے رسالت اور زمانہ ابو بکر میں
زنا کرتے تھے اور اس زمانے ابو بکر نے متع نہیں کیا بلکہ نے منع کیا ہے ہم کہتے
ہیں کہ جابر کی ذات مبارک میں کوئی ٹھہلی ہوئی تھی کہ انہوں نے رسول پاک ﷺ
ابو بکر کی مخالفت کرتے ہوئے متعدک کو منع فرما کر مردوں کو فارغ کر لیا۔

روایت جابر نے سنی علماء کو حلیت کے متعدک کی گواہی پر مجبور کر دیا ہے!

زاد المعاد ص ۲۴۷ فان قيل فما ائمتنا من ائمة الاسلام في صحيفه
کی عبارت ائمتنا جابر بن عبد اللہ قال كذا نسمة متع بالقبضة من
القمط والذيق الايام على عهد رسول الله واني بيده حتى نهي عنها عمر
في شان عمرو بن حريث وفيما ثبت عن عمر انه قال متعان كانا على
عهد رسول الله انا انهي عنهما متعنا كبح ومتعنا النساء قيل انما
في هذا اثنان طائفة يقول ان عمر هو الزمى حرصها ونهى عنها
وقدم رسول الله باتنا مع ما سئدك خلفاء الراشدون۔

ترجمہ اگر کہہ جائے کہ تم مسلم ترین کی اس روایت کے بعد اسے یہ کیا روئے کہ جابر
کہنا کہ رسالت اور زمانہ ابو بکر میں مصطفیٰ پھر کھجور اور آسمان میں چمکے کہ متعدک
کرتے تھے حتیٰ کہ عمر نے منع کر دیا اور نیز عمر کے اس آؤ کے بارے میں کیا روئے
کہ زنا کے رسالت اور زمانہ ابو بکر میں مصطفیٰ پھر کھجور اور آسمان میں چمکے کہ متعدک
کرتے تھے۔ سوال کے جواب میں کہا جائے گا۔ متعدک کے مسئلہ میں لوگ دو گروہ
ہیں ایک گروہ یہ کہتا ہے کہ عمر نے متعدک سے منع کیا ہے اور نبی پاک
نے سنت خلفاء کی پیروی کا حکم دیا ہے۔

سنی ملکا فیصلہ کہ حرم متوعہ بیان کرنے والی روایات صحیح نہیں ہیں

زاد المعاد ۲/۲۶۶ ولد ترہذا الطائفة تصحيح حديث سيرة بن عبد
کی عبارت آف تحريم المتوعه عام الفتح فانه من رواية عبد الملك بن
الربيع بن بسرة عن أبيه عن جده وقد تكلم فيه ابن معين ولد
یرا البخاری بخارج حدیثه فی صحیحہ مع شدۃ الحاجة الیه وكونه صلاً
من اصول الاسلام ولو صح عندك لم يصبر عن اخرجها ولا حياج به
قال ولو صح حديث سيرة لم يخف على ابن مسعود حتى يروى انه
فعلوها وصحح بالآلية وأثبت ولو صح لم يقل عمر انها كانت على عهد رسول الله
وانا انهى عنها وأعاقب عليها بل كان يقول انه صلى الله عليه وصحبا ونهى
عنها قالوا ولو صح لم تفعل على عهد الصديق وهو من خلافة النبوة

ترجمہ صحیح کہ کے دن حرم متوعہ کی خبر دینے والی روایت مروی ہے جس کی اہلسنت علماء
کے نزدیک صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ عبد الملک بن ربیع بن بسرة کی روایت اور
اس میں امام اہلسنت ابن معین نے سلام فرمایا ہے اور یہ حرم متوعہ والی روایت
اتنی کمزور ہے کہ امام بخاری نے اس کو اپنی صحیح میں لکھنے کے قابل نہیں سمجھا۔
جبکہ اس کی ضرورت بھی تھی اور صحیح بخاری کے ایک اصل ہے اصول اسلام میں
سے اگر وہ روایت امام بخاری کا لنگا میں صحیح ہوتی تو وہ اس کا اپنی
بخاری میں لکھنے سے پرہیز نہ کرتے جبکہ اس کے لکھنے کی ضرورت بھی تھی
اور سنی علماء نے یہ کلمہ انصہیف بھی لکھا ہے کہ اگر حرم متوعہ والی حدیث
سیرہ صحیح ہوتی تو عبد اللہ بن مسعود سے پوچھ لیا نہ رہتی اور وہ
آیت قرآن سے متوعہ کے حلال ہونے کا اسعد لال نہ کہتے۔

اللہ پاک نے سنی علماء کی زبان پر کلمہ حق جاری فرمادیا کہ اگر شریعت

میں متوعہ حرام ہوتا تو عمر اس کی منع کو اپنی طرف نسبت نہ دیتا

زاد المعاد ۲/۲۶۶ ولو صح لم يقل عمر انها كانت على عهد رسول الله
کی عبارت آدانا انهى عنها وأعاقب عليها بل كان يقول انه
صلى الله عليه وسلم حرّمها ونهى عنها

ترجمہ اگر حرم متوعہ والی روایت صحیح ہوتی تو جناب عمر نے نہ فرماتے کہ
متوعہ زمانہ رسالت میں تھا اور میں اس کو منع کرتا ہوں اور خلاف فرزی
کرنے والے کو سزا دوں گا بلکہ یوں فرماتے کہ نبی پاک نے متوعہ منع فرمایا ہے

وکلنا صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

ہم شیوخہ الریرہ کہتے ہیں کہ ہمارے مولیٰ علی کی یہ کرامت ہے
کہ جو سنی علماء ہم شیعوں کے خلاف غوغو کرتا خدا تعالیٰ اس کو اپنے
پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل اور رسوا کروا تا ہے جو کلام صحابہ متوعہ
کی بابت گزبہر کی زبان نکال کر اپنے گنہگار سے لے کر اپنے شہرے پاؤں
تک زور لگا کر ہم شیعوں کے خلاف غلط بیانی کرتے ہیں ان کو
اللہ پاک نے اپنے خاص کرم سے اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں سے
عوب ذلیل کیا ہے اس سے بظہر کہ او کی اذلت ہوگی کہ جن روایات کو
ضلل فلا فرق مسئلہ متوعہ میں ہمارے خلاف پیش کرتی ہے ان روایات
کو خود اہلسنت علماء نے ضعیف اور صحیح قرار دیا ہے اور ہم شیعوں کے اولاد
حلالہ کے خلاف یہ ایک نتج مبین ہے۔

مخالفین متوع کے عقیدہ میں ۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور تمام زمانہ خلافت ابو بکر میں زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور صحابہ خوب نفع کماتے تھے

کنز العمال عن جابر قال کان يستمتع بالقبصة من التمر الدقیق کی عبارت سے علی عبدالقیوم والہا بکرتی نبی عمرا لئیس ترجمہ جناب جابر صحابی روایت دیتے ہیں کہ نبی پاک اور ابو بکر کے زمانہ میں صحیح صحرا کا اور کھجور کے درخت کے متو کر لینے تھے تھے کہ عمر نے لوگوں کو متو سے منع کر دیا زوال المعاد و طحا ویو صلح لہ تعقل علی عبد الصدیق وهو عهد خلافة النبی کی عبارت اگر مدت متو کی روایات صحیح ہوتی تو یہ متو ابو بکر کے زمانہ میں نہ ہوتا جبکہ وہ زمانہ خلافت نبوت کا شمار ہوتا ہے۔

مدارج النبوت ذکر جنگ خیمہ میں لکھا ہے کہ متو فتح کر کے بعد حرام ہوا ہے کی عبارت سے اور زوال المعاد میں ابن قیم نے بھی یہی روایت کی ہے۔ ثبوت یہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کتب اہلسنت سے اس بات کا نہیں ثبوت ہیں کہ آنالا اسلام سے لے کر زمانہ عمر تک متو کا کاروبار صحابہ کرام میں نہایت ہی بابرکت تھا جس میں سنی علمائے آنکھیں بند کر کے متو زمانہ صحیح لکھا گیا جو ہے ان کا دعوت فخر ہے کہ اگر متو مذہب ہے تو پھر ۸ سال تک زمانہ رسالت میں اور خلافت ابو بکر کے تمام زمانہ میں زنا کا کاروبار پورے عروج پر تھا اور خود اسما بنت ابی بکر نیک بنی خواتین میں سے ہے جس نے اپنی ذات کو اسلام کی ترقی کی خاطر متو کیا حضرت زبیر بن ابی موہب نے کہا کہ جو متو کو چار چاند لگا دیتے

عظیم جابر کے متو کو حلال کہنے کی امام ابو بکر سے بھی کی گواہی ہے

السنن ابوبکر م ۲۰۲۰ اختصار کے یہی نظر فرما کر حاضر خدمت ہے کی عبارت سے امام اہلسنت ابو بکر روایت کرتا ہے کہ زمانہ میں سے جابر سے عرض کیا کہ میں نے پر متو سے منع کرتا ہے اور ابن عباس سے متو کی اجازت اور جب عمر صاحب خلیفہ بنے تو انہوں نے خط لے دیا کہ رسول اور قرآن و صحابہ اور زمانہ رسول اللہ میں دو متو تھے اور انہا نے بھی علیاً و اہل عیال و اولاد اور انہی عتقا و اولاد علیہا احدھا متوۃ النساء و الا قدر علی رجل تزوج امرأة اهل اکل عیالہا متوۃ یا تجارۃ طالعہ فزی متوۃ اصح عمر نے کہا میں ان دو متو سے منع کرتا ہوں اور خلافت روزی کہنے والے کو سزا دوں گا ایک متوۃ النساء ہے اور اگر کوئی مرد متو کرنے والا میرے مقابلہ میں آئے تو میں اس کو پتھروں میں غائب کروں گا۔ دوسرا متوۃ اکل عیالہ ہے۔

اس روایت میں جابر صحابی نے جواز متو کو ابو بکر کے زمانہ میں تقان کیا بلکہ صحابہ کا متو سے لطف انداز ہونے کا ذکر کیا ہے مگر متو زمانہ رسالت میں منع ہو گیا تھا تو یہ صحابہ کرام زمانہ ابو بکر میں متو کا نبیادہ اور ذکر نہ کرتے تھے۔ اور جو کتب متو ابو بکر کو تقویت بخشنے تھے صحابہ کے جواز متو نہ کرتے تھے۔ اس امر کا غلط ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک متو کے متوۃ کی کوئی اصلیت نہیں ہے اور صحابہ کرام کو لوگوں کو رعب حکومت سے ڈرانے کے متو سے روکنا اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنی کسی ذاتی ضرورت کی خاطر متو کو منع بنانے کی خاطر متو سے منع فرماتے تھے

جابر صحابی بخوار متروکی روایت پر بیان کر کے شیعوں کے بچے بڑے کا اعلان کر دیا ہے

اور کل صحابہ میدان فراع میں جازم کرنا چاہتا تھا کی بولیاں بولنے لگے

دکلا صحابہ متوسخ ہو گیا تھا اور حضرت جابر اور دیگر صحابہ کو اس کا علم کا پہلا عنصر نہ تھا اور حضرت عمر نے متوسخ پر پابندی لگا کر منع کیا یا دلادیا۔

جو اس فکر کو خود علما اہلسنت نے جھٹکا کر عظیم فاروقی کا جنازہ نکال دیا ہے

اہلسنت کی مسجد کتاب تیل الادطار چھوٹا باب نماح المنعہ

ولکنہ یکبر علی مافی حدیث سیرۃ من ترمیم مؤید ما اخرجہ مسلم عن جابر قتال کنا نستمتع بخ - فانتہ لیبعد کل البعدان بمجموع معنہ

الصحابہ النبی اذویہا الصاد عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی جمع کثیر من الناس لہ یستہدق علی ذلک حیاتہ و بعد موتہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم شیخیہ شہادہ عنہا عمر

ترجمہ، مترو کا حرام مؤید جو نا جو حدیث سیرہ میں آیا ہے اس کو گنہگار کر دیتا ہے جو امام مسلم نے جابر صحابی سے نقل کیا ہے۔ جابر کہتا ہے کہ ہم نبی کریم اور ابو بکر کے

زمانہ میں مترو کرتے تھے اور عمر نے منع کیا مترو کو عمرو بن حریث کے کہیں میں

امام اہلسنت شریک فی اس جگہ نمودار نہ ہو، پورے زمانے کی روایات معیود اور مشکل ہے

کہ ایک چیز سے نبی کریم و لوگوں کے بڑے مجمع میں منع کریں اور ایک جماعت صحابہ کی اس حکم سے نبی کریم کی زمانہ اولیاد کے بعد بھی جہاں رہے اور جہاں عمر ان کو منع فرمادیں

دکلا صحابہ کا کام اگر امام اہلسنت امام مسلم نے اپنی صحیح مسلم میں مترو کے جائز

دوسرا عنصر اس لئے کہ اس نے صحابہ کرام کی زبان نقل کیا تو اسی طرح انہوں نے مترو کے حرام ہونے کا ذکر بھی صحابہ سے نقل کیا ہے اور یہ ان کی روایات

دارکی ہے اور شیعوں کا کافی ہے کہ پوری جماعت نہیں پڑھتے۔

جواب۔ سبحان اللہ صحابہ کرام ہی دو ضمن والی تھی تھی۔

اس مسئلہ کی روشنی میں اہل اسلام میں اختلاف اولیٰ کی اور ان کو اس میں لڑنے کی ذمہ داری امام مسلم اور صحابہ کرام پر ہے۔ مترو حلال اور مترو

حرام دونوں پر وہیں صحابہ کرام کی ہیں۔ پس اختلاف کی بنیاد صحابہ کرام ہی رکھ گئے تھے۔

جواب۔ اقرار العقلہ علی النفسہ مقبول اگر کوئی عقلمند ایک مرتبہ کسی قریضے کا اقرار کرے تو پھر سب سے بڑا گنہگار سے نہیں سنا جائے گا جب

امام مسلم نے جابر صحابی کی روایات مترو کے بخوار کا اقرار کر لیا کہ یہ مترو ابویکبر اور نصف زمانہ عمر تک جائز تھا تو ہم شیعوں کے لئے سخت چھائیوں کو

الزام دینے کے لئے یہ کہانی ہے۔ اور اگر بعد میں اس نے مترو کی حرمت کو بیان فرمایا ہے تو ان کی اس رپورٹ کو شیعوں کے خلاف نہیں چلن کیا جا سکتا ہے کہ

صحیح مسلم شیعوں کی کتاب نہیں ہے اور مخالف کو اس کے منکرات سے الزام دیا جاتا ہے اور ہم شیعیان علی کی یہ فتح معین ہے کہ بخوار سے دکلا صحابہ ہمارے

مقابلہ میں اس طرح بے سہارا رہے سہارا نہیں کہ مجبور ہو کر قاعدہ منظرہ کو توڑ رہے ہیں اور شرم جیاد کو بھی ایک طرف رکھ دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کی روایات کو

ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں دو کتابیں پیش کرتے ہیں اور ہم جواز مترو کی خاطر فی الجہاد اسناد سنت الیٰ کی پیش کرتے ہیں اور فیصلہ عقلا پر چھوڑتے ہیں۔

و کلام صحابہ صحیح مسلم صحاح ستہ سے ہے اور اس میں حرمت منکر کی عادت کا تکرار نہ ہو جو وہیں ہے ایک سنی ان کو کیسے چھوڑ سکتا ہے

جواب۔ یہ کتاب صحیح مسلم بقول ایک سنی امام کے بدعت کی بیڑی ہے۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الرجال سے متولفت ملائی عماری حنفی منقول از استقصا ملا ختام ص ۹۰ جب مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح کو ابو زہرہ درازی کی خدمت میں پیش کیا تو اس نے کہا سیدنا اصحیح وجعلہ مسلما لاهل البدع کہ تو نے اس کتاب کا نام صحیح رکھا ہے اور اس کو بدعت کی بیڑی بنا یا ہے۔

نوٹ۔ جس کی کتاب کو خود علامہ اہلسنت بدعت کی بیڑی قرار دیں اس کی روایات کو شیعوں کے خلاف چینی کرنا سنی علماء کا انصافی ہے اور یا کوئی خاص بھوری ہے۔

جواب۔ ابن تیمیہ نے اپنی منہاج میں حضرت علیؓ کی امامت کی اور اس سے جو وہیں داخل کیے جواب میں فرمایا ہے کہ ہذا من افراد السلسلہ۔ دانیہ اس امر عرض مند

کہ یہ روایت بیان کرنے میں مسلم صحابہ اور فارسی خاص روایت سے مراد کیا ہے نوٹ۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جو روایات مسلم نے حرمت منکر کے بارے

لکھی ہیں مسلم ان کی روایت کرنے میں تنہا ہے اور بخاری نے ان سے اعراض کیا ہے اس میں منقول ابن تیمیہ وہ روایات مشکوک ہیں پس حرمت منکر مشکوک نہیں اور

زمانہ رسالت میں منکر کا حلال ہونا یقینی ہے۔ اور معتقدانہ مشکوک کو چھوڑ کر امر یقینی کو لیتا ہے۔ ہر شخص کو مرنے اور خدا کو جواب دینا ہے۔ جی کریم کے

بد صحابہ کرام منکر فرماتے ہیں۔ بقول سنی علماء کے منکر توڑنا ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حبيب اصحاب خود منکر کرتے تھے تو کیا وہ نہ فرماتے تھے اگر منکر کبھی باہری ہے تو کیا اصحاب کرام کبھی باہری سے دل

بہلاتے تھے۔

مسلم شریف کی وہ روایا کہ جن سے متعصبہ ظاہر ہوتی ہے

ان کے روایوں کے چھوٹے چھوٹے کاسنی علماء نے خود اقرار فرمایا ہے

مسلم شریف کی پہلی روایت کا راوی عبد الواحد بن زیاد ہے اور کتاب اہلسنت میزان الاعتدال میں لکھا کہ اسیں ہنسی کے چھوٹے چھوٹے کے باوجود وہ کچھ بھی نہیں تھا اور روایت و اس میں حرمت کی تصریح نہیں ہے اور حدیث و اس کا راوی

مشیر بن مفضل ہے اور یہ عثمانی اور ناصبی تھا اس کے دل میں بغض آل کبریا تھا جو کہ قبول روایت میں رکاوٹ اور اس روایت اور اس

روایت کا ایک دوسرا راوی عمارہ بن عزیس ہے اور ذہبی نے اپنی کتاب منہج میں لکھا کہ ابن حزم نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے اور مسلم شریف

کی روایت نہرہ کا راوی عمارہ بن عزیس ہے جو کہ ضعیف ہے۔ اور روایت وہ ملا کے اسناد میں عبد العزیز بن عمر ہے۔ ذہبی نے

منہج میں لکھا ہے کہ اس راوی کو ابو ہریرہ نے ضعیف کیا ہے۔ اور مسلم کی روایت کے اسناد میں ابراہیم بن سعد ہے اور کتاب

اہلسنت میزان الاعتدال میں اس کی تصحیف منقول ہے۔ اسی طرح مسلم کی دوسری روایات جو مستحکم کے منع کرنے پر دلالت کرتی ہیں۔

ان کے اسناد میں زہری جیسے بے عنیہ و بارباری چھپے موجود ہیں۔ خلافت حرمت متواتر کرنے کے لئے اپنے ہی مذہب کی جھوٹی کتابوں کی

چھوٹی روایات کو سنی علماء کا چارے سا مٹنے پیش کرنا یہ ان کی نادانی ہے اور قواعد مناظرہ سے ان کی ناواقفیت ہے۔

امام مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث متوکلہ اور ابن جابر صحابی سے

نقل کر کے اپنے آپ کو اور اپنے خانہ ساز زید بن جحطلہ سے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ۳۳۵ باب نکاح المتعد
ابن جریر قال قال صفوان بن عبدالمطلب عن عائشة بنت أبي بكر
فقالوا لعمري اننا نرى في هذا المتعد فقالوا نعم استفتنا على
عبد الله رسول الله فابى بكر وعمر -

ترجمہ۔ امام اہلسنت حضرت صفوان صاحب فرماتے ہیں کہ صحابی رسول اللہ
حضرت جابر عمرہ کی خاطر تفریق لائے اور ہم ان کی قیام گاہ پر کئے قوم نے
ان سے متوکلہ بارے سوال کیا۔ جابر نے فرمایا کہ اس زمانہ رسالت میں
اور زمانہ ابوبکر و عمر میام نے متوکلہ ہے۔

نوٹ۔ یہ کتاب اہلسنت جدیدہ التہذیب میں منقول ہے لکن یہ عطاء کہتا ہے
کہ عثمان کی خلافت سے صرف دو سال رہ گئے تھے کہ میری ولادت ہوئی اس
بیان سے معلوم ہوا کہ عمر کی وفات کے بعد بھی متعدد میں جابر بن جحطلہ سے
ہیں اور تہذیب سے کہ تاریخ متوکلہ جابر کو معلوم نہ ہوا۔ اور کل الناس ائقہ
من عمر حتى الخلدوات فی الحال کے متجاوزہ معلوم ہو گیا۔

خلاصہ۔ اس روایت سے مسلم نے اپنے آپ کو اور جابر سے متوکلہ روایت تو
میں جحطلہ سے ہے۔ بقول سنی علماء کے اگر متوکلہ زمانہ ہے تو کیا زمانہ رسالت
اور زمانہ ابوبکر و عمر میں صحابہ متوکلہ کے یہاں نہ بنا کرتے رہے ہیں۔

معاذ اللہ

صحابی کا یہ کہنا کہ تم زمانہ رسالت میں یہ کام اس طرح کرتے تھے

یہ قول صحابی سنی علماء کے نزدیک حدیث مرفوعہ کا حکم رکھتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۲ کتاب النکاح باب العزل
اہلسنت کی معتبر کتاب نجات اللہ ص مؤلف ابن جریر

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح منہاج الوصول ص محمد بن الامام بالکاملین
اہلسنت کی معتبر کتاب ابو العباس الدینی ص درود نماز باحتیاج لحوصلہ

فتح الباری ص والمسلۃ المشہورۃ فی الاصول وفق علم الحدیث وھی
کی عبارت ما ان الصحاب اذا اصابوا من التیمی کان لہ حکم الرفع
عندنا لا کثرت لان الظاهر ان التیمی اطلع علی ذالک و اقرحہ۔

ترجمہ۔ یہ علم حدیث اور علم اصول کا یہ مسئلہ مشہور ہے کہ جب صحابی کسی اپنے
قول کو زمانہ رسالت کی طرف نسبت دیتا ہے تو اس قول صحابی کو حدیث
مرفوعہ کا حکم حاصل ہوتا ہے اور یہ مسلک اکثر علماء اہلسنت کا ہے کیونکہ اس
قول صحابی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم کو ان کے پاس نقل کا علم تھا۔ اور
آئیناب نے تقریر فرمائی ہے۔

نوٹ۔ اس مذکورہ بیان کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ جابر کا یہ کہنا کہ زمانہ رسالت میں
ہم متوکلہ کرتے تھے یہ قول جابر جلالہ متوکلہ کے بارے حدیث مرفوعہ کا حکم رکھتا ہے
اور اگر متوکلہ زمانہ ہے تو کیا اہلسنت کے نزدیک جو ازنا کے بارے حدیث مرفوعہ آتی
کیونکہ بقول جابر متوکلہ ابوبکر کے زمانہ میں جاری تھا تو ابوبکر کے زمانہ میں
زنا جاری تھا۔

اہلسنت کا فیصلہ کہ کسی صحابی کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ کھلم کھلا منسوخ

کے بارے میں پورے کے قتلہ ابو بکر اور کے وقت وہ حکم باقی تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نواری صباب مطلق اشدت

لم یخیر لادوی ان یخیر بیقا والحقم فی خلافتہ ان یکر بعض خلافتہ عمر

علا سر نواری فرماتے ہیں کہ جب کوئی حکم زمانہ رسالہ میں منسوخ ہو گیا ہے تو صحابی کو یہ حق نہیں بنتیگا کہ وہ غیر ذلے کہ یہ حکم ابو بکر کی تمام خلافت کے زمانہ میں اور عمر کے بعض زیادہ خلافت میں باقی تھا۔

نوٹ: جابر بن عبد اللہ صحابی ہے اور بقول سنی علماء کے صحابی ہے ایمانی نہیں کرتا ہے

اگر متذکرہ زمانہ رسالت میں منسوخ ہوتا تو جابر یہ خبر نہ دیتے کہ وہ زمانہ ابو بکر اور عمر میں

منسوخ کرتے تھے معلوم ہوا کہ جابر کی نگاہ میں منسوخ کو حرام کرنے میں عمر غلطی پر تھے

نوٹ: بقول ملاذقا کے جب عمر نے منسوخ کو حرام کیا تو اگر متذکرہ حرام نہیں تھا تو صحابہ

خاموش کیوں رہے اس طرح کی خاموشی سے صحابہ کا کفر لازم آتا ہے۔ اور ہم

سختیہ غیر راہبر یہ یہ کہتے ہیں کہ جابر نے جب حرمت منسوخ کے اعلان فرما کر

جھٹکی یا اور فرمایا کہ یہ منسوخ تو ابو بکر اور عمر کے زمانہ میں منسوخ کرتے رہے

ہیں میں جابر کے اس اعلان کے بعد صحابہ خاموش کیوں رہے

ہیں۔ اگر متذکرہ حرام تھا تو صحابہ کی خاموشی سے ان کا کفر لازم آتا

ہے۔ نیز جابر بھی حدیث بنوم کی روشنی میں ایک ستارہ ہے اور

بالیہ اقتدا یتم اہتد یتمہ کہ روئے حلیت تو

میں جابر صحابی کی پیروی بھی ہدایت ہی ہدایت ہے۔

منسوخ کے حلال ہونے کی آٹھوں دلیل عبد اللہ بن مسعود بھی

اسما بنت ابی بکر کی مانند منسوخ کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص کتاب النکاح باب

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۳۳ نکاح منسوخ

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۱۸ باب منسوخ

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نواری ص

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۳۳۳ باب اجازة منسوخ

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مشکوٰۃ ص ۲۱۹ ب منسوخ

اہلسنت کی معتبر کتاب موطن شرح زرقانی ص ۱۵۲

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۱۱

بخاری شریف ص باب ما یکلم من المتکلم والخصاء قال عبد اللہ کنا نعزو

کی عبارت ما نعزو لہ ولیس لنا شیء قلنا لا نستخفی بہا ناعن

ذاتہ ندر عن لنا ان تکلم امرأۃ بالشریب ثم قرأ علینا یا ایہا الذین آمنوا

ما تمروا بطیبات ما احل اللہ لکم ولا تکفروا ان اللہ لا یحب المحدثین

ترجمہ: وہاں عبد اللہ بن مسعود صحابی کتابت کے ہم نگر ایک کے ساتھ جہاد کے لئے

جاتے تھے اور ہمارے لئے عورتیں نہیں تھی ہیں ہم نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا

ہم اپنے آپ کو خاصی نہیں کر سکتے ہیں یا نہیں ہے آپ کو خاصی کرنے سے

منع کیا پھر ہم کو اجازت دی کہ ہم کی عورت کے ساتھ ایک کپڑے کے عوض بھی

نکاح متحرک کر سکتے ہیں پھر ان مسعود نے اس آیت کو تلاوت کیا کہ یا ایہا الذین

والو جن طیبات کو اللہ نے حلال کیا ہے ان کو حرام نہ کرو۔

فتح الباری قولہ لان نکح المرأۃ بانثوب الی الی اجل فی نکاح
کی عبارت المئۃ... و ظاہر استہدایہن معبود بہذا لایہ
ہنا لیسر یا نہ کان ہری مجاز المئۃ

ترجمہ غرض ابن مسعود کی یہ ہے کہ ہمیں نبی کریم نے اجازت دی کہ
ہم ایک مدت میں تک نکاح متوکرین اور ابن مسعود کا مذکورہ
آیت کو اس مقام میں بطور شاہد پڑھنا اس طرف رہنمائی کرتا ہے
کہ ابن مسعود نکاح متوکرین کو جائز جانتا تھا۔

ابن مسعود کا متوکرین سمجھنا صحیحین سے ثابت ہو گیا

جب مسلم اور بخاری نے کوئی حدیث آجائی ہے تو اس حدیث کی سند سے
اہلسنت میں بحث ختم ہو جاتی ہے یہی ہم شیعہ خیر المرید یہ کہتے ہیں کہ صحابی
رسول اللہ عبداللہ بن مسعود نے بولوا امام اہلسنت بخاری اور مسلم کے جواز متوکرین
نبی کریم سے نقل کیلئے اس نسخہ کا ذکر بھی نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
نے متوکرین سے کیا ہے نبی کریم نے صحابہ سے منع نہیں کیا اور سلطان شام
بخاری نے اپنے کتاب الارشاد الساری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ ابن مسعود ابن
عباس کی مانند متوکرین کو حلال جانتا تھا کہ ہم شیعہ کہتے ہیں کہ حوالہ جات گذر
چکے ہیں کہ ابن عباس سے متوکرین میں عمر کو تمام زندگی جھٹلاتے رہے ہیں۔
اور علیت متوکرین سے آخری دم تک رجوع نہیں کیا ہے سہما کی طرح ابن مسعود
بھی عمر کو اپنی تمام عمر جھٹلاتے رہے اور حوالہ جات گذر چکے ہیں کہ یہ ابن
مسعود آیت میں الی اجل سمی پڑھتا تھا اس سے یہی معلوم ہوا
کہ ابن مسعود متوکرین کو حلال جانتا تھا۔

متوکرین کے حلال ہونے کی نوین دلیل کہ صحابی رسول اللہ ابو سعید خدری

بھی اس ثابت ہو کر کی مانند نکاح متوکرین کو حلال جانتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال باب نکاح متوکرین

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری باب نکاح متوکرین

اہلسنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زادانی باب نکاح متوکرین

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار باب نکاح متوکرین

اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل شرح موطا امام مالک باب نکاح متوکرین

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری باب نکاح متوکرین

کنز العمال عن ابی سعید قال کنا نلتحق علی عبد رسول اللہ بانثوب

کی عبارت اہم زمانہ رسالت میں بڑا ہے کہ نبی متوکرین سے تھے۔

اگر متوکرین بازاری تو صحابہ کرام کیا کبھی بازاری کرتے تھے

اباب انصاف وہ مولانا صاحبان جو کہ اہلسنت بھائیوں کے پڑھے

لکھے طبقے میں نہ تین میں ہوا اور نہ ہی تیرہ میں وہ بھی ہمارے طبقے مال کے

معتق بن مینے ہیں مگر ہجرت کی زبان نکال کر اپنے لعنت زدہ گتھے سر سے

لے کر اپنے ٹہڑے پاؤں تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ متوکرین نہ ہے ہم شیعہ

خیر المرید ان کو تو جلالہ ہے کہ انہوں نے تمہارے اگر متوکرین نہ ہے تو یہ متوکرین

ابو بکر کی بیٹی اسانے کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود اور ابو سعید خدری کا وہ جاہل

بن عبداللہ جیسے صحابہ کرام سے متوکرین کیا صحابہ کرام اس دعویٰ میں
کذاب تھے۔ یا وہ زنا کار تھے۔

متوع کے حلال ہونے کی دوسری دلیل کہ معاویہ بھی اسما بنت
ابوبکر کی طرح متوعہ کو نبی کے بعد بھی حلال جانتا رہا۔

الہبنت کی معبر کتاب فتح الباری ص ۱۶۳ اب کناح متوعہ

الہبنت کی معبر کتاب شرح الزرقانی ص ۱۶۵ اب متوعہ

الہبنت کی معبر کتاب اوجز المسائل شرح موطا ص ۲۴۳ متوعہ

الہبنت کی معبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۳۲ متوعہ

الہبنت کی معبر کتاب مصنف عمیر الزناقی ص ۲۴۹ اب متوعہ۔

اوجز المسائل قال ابن حزم ثبت علی اباہنتر بعد رسول اللہ ابن

کی عبارت مسعود و معاویہ والیوسید وابن عباس و سلمہ

ومجد اینا امیہ بن خلف وجابر وعمر بن حریف

امام الہبنت ابن حزم کتابہ کہ نبی کریم کے بعد بھی جو لوگ متوعہ کو حلال سمجھتے

تھے یہ اصحاب ہیں۔ عبد اللہ بن مسعود و معاویہ بن ہند و ابو ہریرہ رضی

عہ عبد اللہ بن عباس سلمہ اور مجد امیہ بن خلف کے بیٹے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری اور عمر بن حریف

نیل الاوطار وقد ثبت علی تحلیلہا بعد رسول اللہ من الصحابۃ

کی عبارت اسما بنت ابی بکر جابر بن عبد اللہ وابن مسعود

وابن عباس۔ و معاویہ وعمر بن حریف وابو سعید و سلمہ انبا

امیہ بن خلف و رواة جابر بن الصحابۃ مدۃ رسول اللہ

ومدۃ ابی بکر ومدۃ عمر فی قرب اخر خلافتہ۔

نبی کریم کی ایک سالگی اور ایک سال دو دنوں خود متوعہ کیا ہے۔

ترجمہ۔ نبی کریم کے صحابہ کرام سے جو لوگ آج نہایت کے بعد بھی متوعہ کو حلال

جانتے تھے وہ یہ ہیں ابی بنی اسامہ بیٹی ابوبکر کی عائشہ کی بہن ہیں

اور نبی کریم کی سالگی اور معاویہ جو ابولہب ابن مسعود کے نبی کریم کا سال

تھا۔ جابر بن عبد اللہ انصاری سلمہ عبد اللہ بن مسعود و عبد اللہ بن

عباس ملا عمر بن حریف۔ ابو سعید و سلمہ دونوں بیٹے ابی بکر کے

موطا شرح ثبت انجاز من جمع من الصحابۃ کما بروا بن مسعود

زرقانی اور معاویہ و اسما بنت ابی بکر و ابن عباس

بن صحابہ سے متوعہ کا جو ثابت ہوا ہے وہ یہ ہیں اسلمہ بیٹی ابوبکر

کی اور معاویہ بیٹا ہند کا وغیرہ۔

نوٹ۔ ہر باب انصاف بن لوگوں کے مہارک نام ذکر ہوئے ہیں اور

یہ لوگ متوعہ کو حلال جانتے تھے اور نبی کریم کا زمانہ گزار جانے کے بعد

حلال جانتے تھے اگر متوعہ نہ جانتے تو کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور دیگر صحابہ کرام زمانہ کو حلال جانتے تھے اور صرف یہاں حلال

سمجھنے کی نہیں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور عائشہ کی

بہن اسما سے خود متوعہ فرما کر متوعہ سے ایک بیٹا بنا ہے اور نبی کریم ص

کا سال اور الہبنت کا پانچواں امام حضرت معاویہ صاحب نے

بھی خود متوعہ فرمایا ہے اور اس واسطے یعنی متوعہ کو اپنی حکومت

کے زمانہ میں وظیفہ دیا گیا ہے اور بیعت المال کو متوعہ کی

لذتوں پر خرچ کرتا رہا ہے۔

معاویہ کی متروکہ کا نام معانہ تھا اور معاویہ اس کی بیعت المال
میں متعہ کی وجہ سے وظیفہ دے کر اپنے مریدوں کو سوا کرتا رہا

مصنف عبد الرزاق ۲۶۹ ان معاویۃ بن ابی سفیان استمتع مقدمة
کی عبارت الطائف علی ثقیف بمرحلة ابن الحزمی یقال
لعمانہ قال جابر ضره ادرکت معانۃ علفانۃ معاویۃ حیاة - فكان
معاویہ یرسل الیہا بجانزة کل عام حوامات

جب معاویہ طائف میں آیا تو اس نے ابن الحزمی کی ایک معانہ نامی
کینز سے متعہ کیا اور چارے کہے کہ یہ معانہ وہ غرض نصیب ہے۔
جس نے معاویہ کے زمانہ حکومت تک زندگی کو پایا ہے اور معاویہ
اپنی اس متروکہ کو ہر سال وظیفہ دیتا تھا حتیٰ کہ وہ مر گئی۔

فتح الباری کہ ان معاویہ استمتع بامرہ بالطائف واسنادہ صحیح
کی عبارت معاویہ نے طائف میں ایک عورت سے متعہ کیا اس خبر کی سند صحیح
نہی۔ ارباب انصاف ان روایات کو مہیب الہن سنت اپنی کتابوں میں دیکھتے
میں تو ان کے جگر پھٹ جاتے ہیں کیونکہ یہ تمام روایات اس امر کی گواہی
دیتی ہیں کہ صحابہ کرام نبی کریم کے زمانہ کے بعد متعہ کو حلال سمجھ کر
متعہ کرتے رہے ہیں اور صحابہ کرام سے دو یا تین ثابت
ہوتی ہیں۔ یا تو صحابہ کرام زمانہ کے تھے اور یا عمر صاحب متعہ کو منع کرنے
میں غلطی پر تھے اور سنی علماء اس محاذ میں ہٹسے مجبور اور
پسے ہیں۔

متعہ کے حلال ہونے کی گیارہویں دلیل یہ ہے کہ امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب نے عمر کے متعہ کو حرام کرنے کی مذمت فرمائی ہے۔

الہست کی معتبر کتاب تفسیر و منشور ۱۳۲ آیت متعہ

الہست کی معتبر کتاب تفسیر لاشب القرآن ۱۳۱ آیت

الہست کی معتبر کتاب تفسیر طبری ۱۳۰ آیت

الہست کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لمرآی ۱۲۹ آیت

الہست کی معتبر کتاب تفسیر لابی حیان ۱۲۸ آیت

الہست کی معتبر کتاب تفسیر تعلیمی ص

الہست کی معتبر کتاب کنز العمال ۱۲۷ آیت

الہست کی معتبر کتاب المصنف لہب المرزاق ۱۲۶ آیت

تفسیر و منشور و اخر عبد الرزاق والیواد و انما سفند و ابن حبر میر

کی عبارت لا من المحکم اندستل عن هذه الادیۃ اعمسوجۃ قال لا

وقال علی علیہ السلام لو کان عمر نوحی عن المتعد ما زنی الا شقی۔

علامہ سیوطی بسند عالی نقل فرماتے ہیں کہ حکم سے سوال ہوا کہ کیا آیت

متعہ منسوخ ہوئی ہے اس نے کہا کہ نہیں اور حضرت علی علیہ السلام

نے فرمایا ہے کہ اگر عمر صاحب نے نکاح متعہ نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی

شقی بد بخت کے کوئی شخص بھی زنا نہ کرتا۔

نوٹ حضرت علی نے قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار حضرت عمر کو قرار دیا۔

اور اتنے زنا جس کے تمامہ اعمال میں ہیں وہ ابو جہش ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت علیؑ کا مکتوب قیامت تک ہونے والے زنا کا ذمہ دار قرار دینا

تفسیر کبیر، دروی محمد بن جریر الصبری فی تفسیرہ عن علی بن ابیطالب کی عبارت، اِنَّہ قال لولا ان عمر بنی الناس من المصدق ما ذی الا شقی۔

اور محمد بن جریر نے روایت کی ہے اپنی تفسیر میں کہ امام علیؑ بن ابیطالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر عمرؓ سے منع نہ کرتا تو بغیر کسی بد بخت کے اور کوئی شخص زنا نہ کرتا

لوٹ۔ المصنف لعلہ لمرزاق میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے مذکورہ مذمت جناب عمرؓ کی کو فرمائی تھی پس معلوم ہوا کہ زنا نہ ہر رسالت میں حضرت علیؑ کی نگاہ

میں متوجہ منح نہیں ہوا تھا۔ ورنہ پکارے عمر صاحب پر تنقید کا کوئی مطلب نہ تھا۔ نیز حضرت علیؑ کی نگاہ میں عمرؓ کا متوجہ سے منع کرنا یہ عمرؓ کی ذاتی رائے تھی۔

شریعت کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا۔ اور چونکہ عمر صاحب نے متوجہ سے منع فرمایا اور رسولؐ سے اختلاف کیا تھا۔ حضرت علیؑ نے خدا اور رسولؐ کی

خاطر عمرؓ کی مذمت فرمائی ہے اور عمرؓ کی رائے سے اختلاف فرمایا ہے اور امام رازی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جب حضرت علیؑ کسی کے ساتھ کسی

مسئلہ میں اختلاف فرمادیں تو حقی علیؑ کے ساتھ ہے کیونکہ فرمان رسولؐ ہے کہ علیؑ مع الحق ہمیشہ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور اہلسنت کتبوں

میں جو لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے متوجہ سے منع کیا ہے۔ اس کو مذکورہ حوالہ جات جھٹلا رہے ہیں۔ اور سنی اپنی روایات مناظرہ میں الزام کی خاطر ہمارے سامنے پیش نہیں فرما سکتے۔

حلیت متوجہ کی بارہویں دلیل کہ عبد اللہ بن عباس کے اصحاب بھی اسما بنت ابی بکر کی طرح متوجہ کو حلال جانتے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۱۶۴ ت نکاح

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری منہ ۲ باب تزنیہ

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۶ ذکر متوجہ

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرقانی علی موطا ص ۱۵۴

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المحلی لابن حزم ص

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مراۃ الزمان ص

فتح الباری قال ابن عبد البر صاحب ابن عباس من اہل مکة کی عبارت اولین علی ابیہما۔۔۔ وقال ابن حزم ثبت علی

ابیہما بعد رسول اللہ ابن مسعود و معاویہ و ابو سعید و ابن عباس ترجیحہ۔۔۔ اہلسنت کا امام ابن عبد البر فرماتے کہ اہل مکہ میں سے جو

اصحاب ابن عباس ہیں وہ متوجہ کے مبارک ہونے پر قائم ہیں اور ابن حزم کہتا ہے کہ نبیؐ پاک کے بعد یہ لوگ متوجہ کے حلال ہونے پر

قائم رہے تھے عبد اللہ بن مسعود اور معاویہ اور ابو سعید و ابن عباس

عمدۃ القاری اما الصحابة فانہم اختلفوا فی کحاح المتوجہ

کی عبارت اذھب ابن عباس الی اجازتھا و تحلیلھا للاختلاف عند فی اللہ دلیلہ اکثر اصحابہ منہم عطا بن ابی رباح و سعید بن جبیر و طاووس۔

ترجمہ :- نکاح متہ کے بارے اصحاب کا اختلاف ہے۔ ابن عباس متہ کو جائز اور حلال جانتے تھے اور اسی طرح متہ کو اصحاب ابن عباس بھی حلال جانتے تھے اور ان اصحاب میں سے ہیں۔ عطاء بن ابی رباح اور سعید بن جبیر اور طاؤس -

شرح زرقانی :- قال ابن عبد اللہ اصحابہ من اهل مکة والین بیوت کی عبارت سا حلال - مکر اور میں سے اصحاب ابن عباس متہ کو حلال جانتے تھے بقول علامہ ابن عبد البر کے -

نیل الاوطار :- وقال من التابعین طاؤس وعطاء وسعید بن جبیر کی عبارت اور اس وقت مکہ تا بعین سے یہ لوگ متہ کو حلال جانتے تھے طاؤس اور عطاء بن ابی رباح اور سعید بن جبیر -

ابن عباس بیع اپنے اصحاب کے متہ کو حلال سمجھ کر بھی مسلمان رہ گیا اور انصافاً ہا اگر بقول علماء اہل سنت کے سب اصحاب ہدایت کے ستارے ہیں اور علماء کا اختلاف مسائل دینیہ میں امت کے لئے رحمت ہے اور اسلام کا ہر مفتی صحیح فتویٰ دیتا ہے تو ہم ہر مسلمان بھائی کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ ابن عباس صحابی رسول اللہ ہے اور اس کے اصحاب اور تابعین علماء اسلام ہیں اور یہ سب لوگ متہ کو حلال جانتے تھے پس معلوم ہوا کہ متہ حلال ہے زمانہ نہیں ہے -

مخبرین متہ ابن جبیر طاؤس اور عطا کے فضائل

المست کی معبر کتاب تہذیب الاسماء ص ۱۷۷ علامہ نووی قال سعید بن جبیر هو الامام الجلیل ابو عبد اللہ وكان من کبار الائمۃ التابعین - وقال ابوالحجاج قال رأیت داس ابن جبیر بعد ما سقط الی الارض یقول لا اله الا اللہ

حضرت نووی فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ سعید بن جبیر باندہ پاپہ اماموں میں سے تھا اور حجاج کا دربان کہتا ہے کہ جب قتل کے بعد سعید کا سر زمین پر گر کر اتریں نے سنا کہ اس سر نے کلمہ توحید لا اله الا اللہ پڑھا تھا اور علامہ نووی نے طاؤس بن کیسان الیمانی کے بارے لکھا ہے -

هو من کبار اطباء الفضلاء الصالحین کہ حضرت طاؤس بزرگ علماء سے اور فضلاء سے اور صالحین سے تھا اور واقفوا علی جلالہ وفضیلہ و تشیخہ و جلالہ و حفظہ

ترجمہ :- اور طاؤس بن کیسان کے جلیل القدر اور صاحب فضیلت اور نیک اور حافظ حدیث ہونے پر سب سنوں کا اتفاق ہے -

اور علامہ نووی نے اپنی کتاب تہذیب الاسماء میں عطاء بن ابی رباح کے بارے لکھا ہے کہ واقفوا علی توفیقہ و امامتہ کہ المست کا عطا کے ثقہ اور امام ہونے پر اتفاق ہے ہم شیعہ غیر اہل بیت سے کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر اور عطاء اور طاؤس فضیلت میں یہ تینوں اصحاب ثلاثہ سے کسی طرح کم نہیں تھا اگر نبی کے بعد متہ زمانہ بن گیا ہے تو یہ تینوں سفیوں کے امام کیا محاذ اللہ زمانہ کے حلال ہونے کا فتویٰ دیتے تھے -

متعہ کے حلال ہونے کی تیرہویں دلیل امام اہل سنت
ابن جریر نے ستر عورت سے متعہ فرما کر روح عمر کو ناپہنچایا،

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۱۶۶ ب متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب المعنی لابن قدامہ ص ۷۷
اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۵۹ ج ۲
اہلسنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۶۲

تہذیب م قال الشافعی استمتع ابن جریج لمسیعین امراتہ
کی عبارت شافعی نے کہلے کہ ابن جریر نے ۷۰ عورت سے متعہ کیا۔
میزان الاعتدال عبد الملک بن عبدالعزیز بن جریر احد الاعلام
کی عبارت اثقات مع کوئہ قد تزوج نحو من سبعین

امراتہ نکاح المتعہ کان یرى المرخصۃ فی ذالک

ترجمہ :- امام اہلسنت علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن جریر
ان بڑے علماء میں سے ہے جو ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کے ثقہ علامہ ہونے
کے ساتھ ساتھ تھا سہ نے ستر عورت سے نکاح متعہ بھی فرمایا ہے
اور وہ متعہ کو حلال سمجھتا تھا۔

نوٹ :- اگر متعہ زمانہ رسالت کے بعد زمانہ اور اس کی حلیت ملحوظ
ہوگی تھی تو اہلسنت کے اس امام نے پرتا بعین سے پتہ ستر عورت
سے متعہ کس طرح کیا بلکہ اس نے تو زنا کیا اور جو نسی طلاق ستر عورت
سے زنا کرے وہ پکارا ثقہ اور معتبر کس طرح ہو سکتا ہے۔

متعہ کے حلال ہونے کی چودہویں دلیل سعید بن جبیر کہ تشریف
میں ایک اقامتی عورت سے متعہ فرما کر روح عمر کو ناپہنچایا

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۶۶ ذکر متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ص ۲۹۷ ج ۷
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۶۲ ج ۱ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۴۴ آیت متعہ
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابی یحییٰ اللانذری ص ۲۱۸
اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۷ ج ۲ ذکر متعہ
فتح الباری قال ابن حزم ثبت علی ما حکتہ بعد رسول اللہ ابن مسود
کی عبارت معاویہ وابوسعید ومن التابعین طاوس و
سعید بن جبیر وعطاء وسائر ثقہا مکہ

ابن حزم نے کہلے کہ جب عمر کے بعد جو لوگ متعہ کو حلال سمجھنے
پر قائم رہے ہیں وہ یریزرگ و ابن ابن مسود اور معاویہ اور ابوسعید
اور ابن عباس اور سلمہ و معبد امیہ بن خلف کے بیٹے اور جابر اور
عمر بن حریف اور جابر نے ابو بکر اور عمر کے زمانہ میں صحابہ سے متعہ کی
حلیت کو نقل کیا ہے اور تابعین میں سے فقہاء کرام اور طاوس اور
سعید بن جبیر اور عطاء نے متعہ کو حلال سمجھا ہے۔ صاحب فتح الباری
فرماتے ہیں کہ ابن حزم نے جن تابعین سے حلیت متعہ کو نقل کیا ہے
عبد الرزاق کے نزدیک صحیح اسناد سے ثابت ہے۔

تفسیر لابن کثیر و کان ابن عباس و ابی بن کعب و سعید بن جبیر و ابی الدرداء
کی عبارت سائیزون فاستمتعت به منهن المآجل مسمی
فأزوهن، جو رهن فریبتہ و قال مجاهد نزلت فی نکاح المتعة۔
ترجمہ ابن عباس اور ابی بن کعب اور سعید بن جبیر اور سعید کی آیت متعہ
میں الی اجل پڑھتے تھے یہاں کالفظ متعہ پر دلالت کرتا ہے اور
مجہد کہتا ہے کہ یہ آیت نکاح متعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔
المصنف لعلہ لزراف عن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم قال کان
کی عبارت ملاحظہ ایکہ امرأۃ عراقیۃ تسک جیلۃ لھا ابن
یقال لہ ابوامیہ و کان سعید بن جبیر یکرذ الدخول علیہا قال قلت
یا ابا عبد اللہ ما اکثر ما تعد علی هذه المرأة قال انا قد نکحتہا
ذات النکاح المتعۃ قال و اخری ابی سعید قال لہ ہی اهل من
شرب الحام۔ المتعۃ

ترجمہ ۱۔ راوی کہتا ہے کہ مکہ شریف میں ایک خوبصورت عراقی
عورت رہتی تھی اور سعید بن جبیر کا اس کے پاس تشریف لانا
زیادہ تھا راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ جناب کا اس سے کیا تون کے
پاس زیادہ تشریف لاتا ہے اس نے کہا کہ کم ہے اس طاقوں سے نکاح
متعہ کیا ہوا ہے اور یہ نکاح متعہ پائی بیٹے سے بھی زیادہ حلال ہے
نوٹ ۲۔ ارباب انصاف اگر ذرا نہ رسالت کے بعد متعہ
منع ہو گیا ہے اور یہ مثل زنا ہے تو کیا یہ امام اہل سنت
ذنا کرتا ہوتا۔

متعہ کے حلال ہونے کی چند ہی دلیل اہل مکہ نبی کریم کی
رحلت کے بعد بھی متعہ کو حلال جانتے تھے۔

- ۱۔ المستدرک کی معبر کتاب فتح الباری ص ۹۶ ب النکاح
 - ۲۔ المستدرک کی معبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۲ ب المتعہ
 - ۳۔ المستدرک کی معبر کتاب اوجز المسائل شرح مواظب ص ۹۶
 - ۴۔ المستدرک کی معبر کتاب شرح زرقانی علی المواظب ص ۳۶ المتعہ
 - ۵۔ المستدرک کی معبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۶ ب المتعہ
- فتح الباری، ومن الذابین طاؤس و سعید بن جبیر و عطلہ و
کی عبارت اساتذہ فقہاء مکہ

اور طاہرین میں سے متعہ کو حلال جانتے والے یہ علماء ہیں حضرت
طاؤس اور جناب عطاء اور تمام فقہاء مکہ
نیل الاوطار و من المشہورین بابا احتیاب ابن جریر فقہ مکہ
کی عبارت ساء و ہذا قال الا و ذاعی فیما رواہ الحاکم فی علوم الحدیث
بیرک من قول اهل الحجاز خمس فکہ منها متعۃ النساء من قول
احل مکہ۔ و اتیان النساء لہا رهن من قول اهل المدینۃ۔
ترجمہ متعہ کو حلال کہنے والوں میں سے زیادہ مشہور فقہ مکہ ابن
جریر ہے اور اسی لئے تو امام اوزاعی نے فرمایا ہے کہ اہل حجاز کی پانچ
باتیں ترک کی جائیں گی اور ان میں یہ دو بھی ہیں ایک تو عورتوں سے
متعہ کرنا اور دوسرا عورتوں سے لواط جو کہ اہل مدینہ کا خاص فتویٰ

اہل حجاز نے عورتوں سے متنعہ اور لواط کو حلال کر کے فتویٰ کی دنیا میں اپنا نام روشن فرمایا ہے

اسباب انصاف۔ تم اس طرف بھی توجہ فرمادیں کہ کما اور مدینہ
وہ شہر ہیں جو کہ صحابہ اور صحابیات کی مہربانی سے عورتوں سے
متنعہ اور لواط کے گڑھ تھے اور انہی دونوں شہروں میں سے
سب سے پہلے شریعت کے سورج نے روشنی دینا شروع کی
ہے اور ہم شیخ علیہ السلام کہتے ہیں کہ بقول نواصب کے اگر متنعہ
زنا ہے تو زنا نہ رسالت کے بعد صحابہ کرام کو کیا مجبوری تھی کہ
حرمین شریفین میں نواہم الحرمین نے اس زنا کو حلال سمجھ رکھا تھا
اور صرف حلال ہی نہیں مفتی اعظم فقیہ مکہ ابن حجر نے ستر
عورت سے متنعہ فرما کر اس حدیث الیٰ مکبر کی طرح اس مسئلہ
پر عمل فرما کر روح مہر کو قبر میں بے چین کر دیا ہے اہل مکہ اور مدینہ
خاندان کے کراہت سے یہ معلوم ہو گیا کہ متنعہ شریعت اسلام میں نہ
شروع ہوا چاہے وہ ہی حرام تھا اور حضرت عمر نے حرمت متنعہ کا اعلان
فرمایا تھا جس کا اہل مکہ اور مدینہ نے غلطی سے نہ مانا تھا اور انہی نے
کے مفتی اعظم اور فقیہ ابن حجر کے زنا کار ہونا ثابت ہوتا ہے اور
اس حرام میں کئی امام نواصب ننگے اور رسوا ہیں۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ اگر ایک سنی مفتی ایک چیز کو حلال کہتا ہے اور
دوسرا حرام کہتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کو جھٹلا کر حق پر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الظنون ص ۱۰ چلی ذکر موطا
اہلسنت کی معتبر کتاب المیزان الکبریٰ ص ۱۱۱ از عبد الوہاب شمرانی
اہلسنت کی معتبر کتاب رحمۃ الائمۃ فی اختلاف الائمہ ص ۱
اہلسنت کی معتبر کتاب جزیل المواہب فی اختلاف المذاهب
اہلسنت کی معتبر کتاب روشن الائمہ ص ۱۰ از سیبوی
اہلسنت کی معتبر کتاب الحلیہ ص ۱۰ از ابو نعیم
میزان الکبریٰ ص ۱۱۱ ان سائر ائمۃ المسلمین علی ہدیٰ سنہ دہم
کی عبارت ادا ان کل مجتہد مصیب ص ۱۱۱ و کذا لث ابن عبد البر
کان یقول کل مجتہد مصیب فاما ان ینکون اذیلا و قالا
ترجمہ اہلسنت کے تمام امام اپنے رب کی طرف سے حق پر ہیں اور
ان کا ہر مجتہد درست فرماتا ہے خواہ دونوں فتویٰ دیں یا عمل کریں
رحمت الائمۃ فاختلفوا فی طلب الحق وکان اختلافہم رحمۃ
کی عبارت الخلق سنی علمائے طلب حق میں اختلاف کی ہے اور
دین میں = ان علماء کا ایک دوسرے کو جھٹلانا اور اختلاف کرنا
مخلوق کے لئے رحمت ہے

نوٹ: اہلسنت ناپائے جھوٹے اماموں کے فرائض پر مردہ ٹھاننے کے
لئے یہ کھنڈ بنایا ہے کہ ان کا ہر مجتہد دوسرے مجتہد کو جھٹلاتا
ہے یعنی ہر حق پر اور ان کی دینی مسائل میں جگہ مخلوق لیتے رحمت ہے

اصحاب اگر یہ ایک دوسرے کو جھٹلائیں تو بھی سچے ہیں

کشف الظنون، ص ۲۰ موطا میں کتاب جلی لکھتا ہے

کی عبارت آفاقہ اصحاب محمد رسول اللہ اختلفوا فی الفروع والقرآن
فالمذہب وان کل مصیب ملخص

ابونعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں لکھا ہے کہ حضرت مالک بن انس فرماتے ہیں
کہ ہارون رشید نے مجھ سے مشورہ کیا کہ تمہاری کتاب موطا کو کعبہ
میں رکھا جائے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کے حیا کیسا
جائے۔ مالک فرماتے ہیں کہ میں نے کہا ایسا نہ کریں کیونکہ
اصحاب رسول نے دینی مسائل میں خود اختلاف کیا ہے۔

اور اس اختلاف کو ہر ہر شہر میں پہنچایا ہے اور وہ ایک دوسرے
کو جھٹلانے میں مصیب اور حق پر ہیں۔

روض المانع، فیکون من اجتہاد فی مسئلہ فاواہ اجتہادہ الی
کی عبارت اس تعلیل مصیبا فی استعملہا و آخر اجتہادہ او اواہ

اجتہادہ و نظریہ الی تحریر مصیبا فی تحریرہا

ترجمہ جو سنی امام اجتہاد کرنے اور اس کا اجتہاد اس کو کسی شیخ کے
حلال ہونے تک پہنچاتے وہ حق پر ہے اور اگر دوسرا امام ہی شیخ میں
اجتہاد کرنے اور اس کا اجتہاد اس کو اس شیخ کے حرام ہونے تک
پہنچا دے تو وہ بھی حق پر ہے۔ نوٹ خلاصہ، ایک ہی شیخ کو ایک
حلال فرماتا ہے اور اسی شیخ کو سنیوں کا دوسرا امام حرام فرماتا ہے تو دونوں
حق پر ہیں گویا سنیوں کا عقیدہ ہونے کے باعث یہ تناقض نہیں ہے۔

اجتہاد کے بڑے بڑے پوپ پالوں کا فیصلہ کہ اجتہاد علمائے
کا ہر غلط فتویٰ بھی درست اور صحیح ہے۔

جزیل الموابہ، کل المجتہدین علی ہدی و کلہم علی حق و لا
کی عبارت سائب ابی احدیہم تحفظہ

ہر سنی مجتہد ہدایت پر ہے اور حق پر ہے اور کسی کی بھی مجتہد کو
یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ غلط ہے اور اس کا فتویٰ غلط ہے۔
ان اختلاف العلماء رحمة من اللہ علی ہذہ الامۃ کل تبع ما صح عندہ
وکل علی ہدی و کل یرید اللہ

سنی علماء جو ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے دیتے ہیں
اور آپس میں اختلاف کرتے ہیں یہ اس امت کی لئے رحمت ہے
ہر سنی طاعت پر ہے اور ہر ایک اللہ کا راہ گزار ہے۔

اختلاف مذاہب اس امت کیلئے بہت بڑی فضیلت اور نعمت ہے

جزیل الموابہ، ان اختلاف المذہب فی ہذم الملة خصیصۃ فاشلہ
کی عبارت اس مذہبوں کا اختلاف اس امت میں ایک خاص فضیلت ہے
فضل العلم ان اختلاف المذہب فی ہذہ الامۃ نعمۃ کبیرۃ و فضیلتہ عظیمۃ
ولہ رسول طیب اور کہ العالمون و عمی عندہ المجاہلون

جان تو کہ اس امت میں مذہبوں کا اختلاف ایک بڑی نعمت ہے
اور ایک بڑی عظمت والی فضیلت ہے اور اس اختلاف میں ایک راز ہے
جس کو عالم جانتے ہیں اور جاہل اس کی معرفت سے دل کھینچتے ہیں۔

علماء اسلام کو دیانت اور انصاف کی دوسری دعوت فکر

اہل اسلام کی ایسا نماز کتابیں گواہ ہیں کہ ذہنیت فاروق نے ہر مسئلے میں بھانت بھانت کے فتوے دیتے ہیں اور اہل سنت علماء اور امام اپنی اپنی ڈھلی اور پنا اپنا راگ پیش فرماتے رہے ہیں اور اس چیز کا نتیجہ ہے کہ اہلسنت یا اپنے آپ میں بٹ گئے جو ایک دوسرے کو کافر کہنا اپنے لئے سعادت اور فخر سمجھتے ہیں اور پھر ایک چھوری اور دوسری سرزوری کے مصداق سنی علموں پر فرماتے ہیں کہ دین اسلام کے احکام میں جس طرح بھی ہم بھانت بھانت کے فتوے لکھیں یہ سب حق ہے اور عین شریعت ہے اور یہ اختلاف عین رحمت ہے اور ہم شیعہ خیر المرید یہ کہتے ہیں کہ یہ اختلاف رحمت تئیں ہے بلکہ انہی کے گننے سروں پر ایک لغت ہے۔

مسئلہ متعین بھی فتوؤں کا اختلاف رحمہ ہے

اس باب انصاف رسالہ میں پیش کئے گئے حوالہ جات اس بات کے گواہ ہیں کہ اہلسنت کے کئی عدد بزرگ متوکل حلال سمجھتے تھے اور بات صرف حلال تک ہی نہیں ہے بلکہ جناب ابوبکرؓ کی ایک بیٹی جناب سمان نامی نے اہل اسلام کی بھلائی کی خاطر نو بدایہ متوکل کو غفلت متوکل کو چار چاند لگا دیئے ہیں اور جناب عبداللہ بن عباس اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور جناب جبران بن حصین اور حادیر بن سفیان جیسے اہلسنت کے متقیوں نے متوکل حلال ہونے کا فتویٰ دیکر دوسرے مجتہدوں سے اختلاف کر کے ثابت کر دیا ہے کہ جب ہر اختلاف رحمت ہے تو متعین اختلاف بہت بڑی رحمت ہے۔

متوکل کے حلال ہونے کی سولہویں دلیل سلمہ بن امیر نے
ام اراکہ سے متوکل فرما کر سنت ابی بکر کی سنت کو زندہ کیا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۶ ج ۹ ب متوکل

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب اوجز المسائل ص ۴۳ ج ۹

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فیل الاوطار ص ۱۵ ج ۴ ب متوکل

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جہرۃ النساب العرب لابن خزم

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المصنف لعبد الرزاق ص ۳۵ ج ۴

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المللی لابن حزم ص ۵۲ ج ۹

فتح الباری، فروری عبدالرزاق بسط صحیح من صحیحین دینا من طووس

کی عبارت: عن ابن عباس قال لویع عمراکہ ام اراکہ قد فرغت علی

فنا لہا عرفات استختمت فی سلمہ بن امیر

ترجمہ: سند صحیح سے آیا ہے کہ ابن عباس نے کہا ہے کہ عمر نے صرف ام اراکہ

کی رعایت فرمائی وہ حاملہ تھی عمر نے پوچھا تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ

سلمہ بن امیر نے اس کے ساتھ متوکل کیا ہے۔

جہرۃ النساب، ص ۱۶۲ اول سلمہ بن امیر مسجد بن سلمہ ام ام اراکہ

کی عبارت: انکما سلمۃ نکاح سعد وعمر اذ فی عبدہ ایہ قولہ

سنا بعد۔

ترجمہ: سلمہ کا بیٹا معبد ہے۔ معبد کی ماں ام اراکہ تھی۔ سلمہ نے اس

کے ساتھ نکاح متوکل کیا تھا۔ اور یہ متوکل ابوبکر یا عمر کے زمانہ

میں ہوا۔

متوع کے حلال ہونے کی ۷ اویں دلیل، اہل بین نے حضرت عمر کی مخالفت اور ابن عباس کی موافقت کرتے ہوئے متوع کے حلال ہونے کا اعلان کیا ہے

الہبنت کی معبر کتاب فتح الباری ص ۱۵۶ ج ۹ ذ متوع

الہبنت کی معبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۶ ج ۶

فتح الباری، قال ابن عبدالبر اصحاب ابن عباس من اهل مكة کی عبارت ما والیمن علی ابا جتھا۔

ترجمہ ماہن عبدالبر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس کے بیٹی اصحاب اور کئی اصحاب متوع کے حلال ہونے پر ڈٹے ہوئے تھے۔

نوٹ۔ مکہ مدینہ اور ملک یمن یہ علاقہ اہل اسلام کے خاص مرکز میں اور تھے اور ان علاقوں کے علماء جب کسی شیئی کے حلال ہونے کا فتویٰ دین تو ظاہر یہی سمجھا جاتے گا کہ اس شیئی کو حلال سمجھنے کی شریعت پاک میں کجگمانش ہے ہم شیعہ طبر البریہ اپنے سنی بھائیوں کی لڑائی چھوڑی دیانت کا ان کو واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ اگر بقول آپ کے متوع زنا ہے تو ان مکہ اور یمن کے مسلمانوں کو کیا مجبوری پتی کہ انہوں نے سنی ہونے کے باوجود اپنے خلیفہ ہمزاد حضرت کی مخالفت کی۔ اور متوع کو حلال قرار دیا۔ اگر کسی سنی نے متوع حرام قرار دیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اس نے اس فتویٰ میں خطا کی ہے اور اس مسئلہ میں سنی علماء کا آپس کا اختلاف دوسرے سنی بیوقوفوں میں دال بائٹھا ہے۔

حلیت متوع کی ۸ویں دلیل امام مالک سنی متوع کے حلال ہونے کا فتویٰ دیکر ابو بکر کی بیٹی کی لاج رکھ لی ہے

۱۔ الہبنت کی معبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۵۱۔ انکاح فصل ۱۲

۲۔ الہبنت کی معبر کتاب الہادیہ ص ۱۱۲ ج ۲۔ محرمات۔

۳۔ الہبنت کی معبر کتاب فتح الباری ص ۱۵۶ ج ۹ ذکر متوع

۴۔ الہبنت کی معبر کتاب مبسوط ص ۱۷۸ ج ۱ از شمس الہ ترمذی

۵۔ الہبنت کی معبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق ص۔

۶۔ الہبنت کی معبر کتاب برز الحقائق شرح کنز الدقائق ص۔

۷۔ الہبنت کی معبر کتاب سزائت الروایات ص۔ الرضا جگن

۸۔ الہبنت کی معبر کتاب کافی ص۔ کتاب نکاح

۹۔ الہبنت کی معبر کتاب عنایہ شرح ہادیہ ص۔ از اکل الدین

۱۰۔ الہبنت کی معبر کتاب حدائق الازہار شرح مشارق اللانوار

۱۱۔ الہبنت کی معبر کتاب شرح وقایہ ص۔ از علامہ الیاس۔

۱۲۔ الہبنت کی معبر کتاب شرح وقایہ ص۔ از ابو الکلام

۱۳۔ الہبنت کی معبر کتاب فتاویٰ تارخانیہ از عالم بن العلماء

۱۴۔ الہبنت کی معبر کتاب سراج و حجاج شرح مختصر قدوسی۔

۱۵۔ الہبنت کی معبر کتاب فتاویٰ طبریہ ص۔ از ظہیر الدین

۱۶۔ الہبنت کی معبر کتاب رسالہ روشنیہ ص۔ از یوسف انور

۱۷۔ الہبنت کی معبر کتاب جذب القلوب ص۔ جنگ ظہیر از شاہ عبدالرحمن

- ۱۸۔ اہلسنت کی معبر کتاب شرح مفہام صحیح مطابقت
- ۱۹۔ اہلسنت کی معبر کتاب جامع الرموز شرح مختصر وقایہ
- ۲۰۔ اہلسنت کی معبر کتاب کنز الدقائق ص ۱۷۱ البرکات
- ۲۱۔ اہلسنت کی معبر کتاب مختصر مالکی ص ۱۷۱ امام مالک
- ۲۲۔ اہلسنت کی معبر کتاب مختصراً عشریہ ص ۳۱ کیم
- ۲۳۔ اہلسنت کی معبر کتاب تاریخ بدوانی ص
- ۲۴۔ اہلسنت کی معبر کتاب انوار الیوب فی خصائص الجیب
- ۲۵۔ اہلسنت کی معبر کتاب تاریخ فرشتہ فارسی ص ۳۰
- الحمد ایسے دو کتاب المتعدہ باطل عنہما قال مالک ہوجا تزلزلہ کان مباحاً
کی عبارت فیضی الی ان ینظرنا ستہ
- ترجمہ۔ اور نکاح متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک کے نزدیک
متعہ جائز ہے دلیمان کی یہ ہے کہ متعہ حلال اور مباح تھا پہلے یہ جوان
باقی رہے گا تاریخ کے ظہور تک۔
- نوٹ۔ کتاب اہلسنت کی شرف المیزان جلدی میں ہدایہ شریف کی تشریح
میں یوں لکھا ہے کہ یہ کتاب مثل قرآن ہے اور ہم شیعہ شریعہ پر یہ کہتے
ہیں کہ قرآن پاک میں جس طرح غلطی نہیں ہے اسی طرح صاحب ہدایہ
نے امام مالک سے جو از متعہ کے نقل کرنے میں کوئی غلطی اور غلطی نہیں کی
ہے اور یہی سنی علماء نے صاحب ہدایہ پر اس فتویٰ کے نقل کرنے میں غلطی
کا بہتان لاندھا ہے۔ وہ پچاسے خود خطبہ پر ہیں۔ صاحب
ہدایہ کا فقہ میں وہی مقام ہے جو ابو بکر کا خلفاء
میں ہے۔

- فتاویٰ و لا ینعقد النکاح علی غلط المتعہ وہی باطلۃ عنہما لا تنفید
قاضی مالک بن قلاب بن عباس و مالک
- ترجمہ۔ لغو متعہ سے نکاح نہیں ہو سکتا اور یہ متعہ باطل ہے مفید
حلیت نہیں ہے اس میں ابن عباس اور امام مالک کا اختلاف ہے۔
ان کے نزدیک یہ مفید حلیت ہے۔
- موسوط کی شمس الامم شرفی فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے متعہ کو حلال کیا تھا
جسارت اور یہ متعہ ہمارے نزدیک باطل ہے اور امام مالک بن انس
کے نزدیک جائز ہے۔
- فتح الباری، قال ابن ریح ما حکاہ بعض المتفقین عن مالک بن النبیان
کی عبارت اخطار۔ ابن ریح کہتا ہے کہ امام مالک سے جو بعض صحفہ
نے متعہ کا جو از نقل کیا ہے۔ یہ ان کی غلطی ہے۔ نوٹ۔ خطا اس لئے ہے
کہ اس طرح حق ظاہر ہوتا ہے۔
- تبیان الحقائق، وقال مالک ہوجا تزلزلہ کان مشروعا فیضی
کی عبارت مالک بن النبیان ینظرنا ستہ
- توجد امام مالک فرماتے ہیں کہ متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا کام
تھا اور جب تک اس کا نسخہ نہ آئے گا وہ باقی رہے گا
رہنہ المتفقین، وقال مالک ہوجا تزلزلہ کان مشروعا
کی عبارت امام مالک کے نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ وہ شریعت کا کام ہے
حسراتہ، وقال مالک ہوجا تزلزلہ ابن عباس کان یبیحہا
الروایات امام مالک سے کہ نزدیک متعہ جائز ہے کیونکہ ابن عباس
کے نزدیک متعہ حلال تھا۔

قرآن پاک اور حدیث پاک اور فقہ اہلسنت میں
نکاح متوعہ کے حلال ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

ارباب انصاف خدا کو ادا ہے کہ ہمارا مقصد ان فتاویٰ
سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ متوعہ کا عام رواج ہو جائے اور سنی علماء کی
جو ان بیٹیاں اسامہ بنت ابی بکر کی سنت پر عمل پیرا ہو کر جنت
میں جانے کی کوشش چیز کریں۔ ہمارا مقصد حجاز متوعہ سے
صرف یہ ہے کہ جس حجاز متوعہ کا بیان کر کے ہم شیعوں پر کفر
کا اور بے غیرتی کا فتویٰ لگا یا جاتا ہے۔ اس حجاز متوعہ کا
ثبوت خود اہلسنت بیانیوں کے گھر میں موجود ہے اور یہ
عقیدہ اگر حجاز متوعہ کفر کا باعث بنتا ہے تو اسلامیت
ابی بکر اور عبداللہ بن عباس سے لے کر حضرت امام مالک
اور ان کے استناد ابن جریر تک حجاز متوعہ کے باعث
اہلسنت کے گھر بے شمار کفار آپ کو نہیں گئے اگر متوعہ تا
ادبے غیرتی اور بے حیاتی ہے تو اس بے غیرتی کے خود اہلسنت
میں کئی عدد علماء کہیں گے اور سب سے بڑا بے غیرت
امام مالک ہے کہ جس نے بڑوں سے اور عورتوں سے لواط
کے حجاز کا فتویٰ دیا ہے اور پھر متوعہ کے حلال ہونے کا فتویٰ
دے کر قیامت ٹھگس کے لئے اپنی سنی برادری کو رسوا کر دیا۔
اور ہمارے ۲۵ عدد ثبوت ملازم کے لئے دعوت فکر کے
طور پر سچی دنیا تک یاد رہیں گے۔

متوعہ کے حلال ہونے کی ۱۹ دین دلیل کہ کئی عدد
علماء اہلسنت متوعہ کو حلال جانتے تھے۔

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن ۱۵۱ پ النساء
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ۵۱۹ پ النساء آیت ۲۴
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقائق ۵۰ پ ۲۷
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب نزل الابلدی فی فہرہ نبی الخمار ص ۳۳
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب حرمان القرآن۔

تفسیر کبیر، فذہب السواد الاعظم من الامۃ الی انحصارہ من فرقة
کی عبارت وقال السواد اعظم منهم انها بقیت مبلحة

امت سے ایک سواد اعظم متوعہ کو مشورہ جانتی ہے اور ایک سواد
یہ کہتی ہے کہ وہ متوعہ ایاحت پر باقی ہے

تفسیر حقائق اور بعض علماء اہلسنت، متوعہ کو بدستور حجاز
کی عبارت آجانتے ہیں جیسا کہ صحابہ میں ابن عباس اور
عمران بن حصین متوعہ حجاز جانتے تھے۔

نزل الابلدی ص ۳۳ مطبوعہ سعید المطابع بنارس ۳۲۸
کی عبارت از علماء و حدیث زمانہ کہ ذکاٹ بعض اصحابنا فی

نکاح المتعہ مجوز و ہالہ انکان نائما حائزانی الشریعة کما
ذکرہ اللہ فی کتابہ فما استمتعتم بہ انہ فیہ لاجماع
اباحۃ المتعہ فالاباحۃ قطعۃ لکنہ قد وقع الاجماع
علیہ والتمیز علی ذکا پر فی القطعی بالظنی۔

سنی اہلحدیثوں کے عقیدہ میں متعہ حلال ہے

سلام و پیر الزمان فرماتے ہیں کہ حرمت متعہ کے بارے ہمارے بعض اصحاب اہلحدیث نے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے کیونکہ متعہ شریعت میں جائز اور ثابت تھا اور اس جو ان کا ذکر آیت ۲۴ سورہ نساء میں ہے اور یہ آیت متعہ کے مباح ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہے یہی متعہ کی اباحت یعنی ہے نہ کہ اس پر اجازت ہے اور تحريم ظنی اور گمان ہے اور دلیل یقین کو گمان نہیں توڑتا۔

پندرہ لوگ سواد اعظم سے یہ متعہ کو غیر حلال اور حلال جانتے ہیں

مفاتیح القرآن، واقف و علی انہا کانت ہامیۃ فی اول الاسلام لشعر کی عبارت: السواد الاعظم من الامة علی انہا صارت منسوخة و ذهب الباقون و منهم الشيعة الحاخا ثابتة کما کانت و بروی ہذا ابن ابن عباس۔

ترجمہ: اہل اسلام کا متعہ کے حلال ہونے پر اتفاق ہے مگر اول اسلام میں۔ پھر سواد اعظم فرماتے ہیں کہ متعہ منسوخ ہے اور ان کے علاوہ دوسرے علماء جو باقی ہیں اور ان میں شیعہ بھی شامل ہیں ان کے عقیدہ میں متعہ جس طرح حلال تھا اب بھی اسی طرح حلال ہے اور یہ عقیدہ صحابی رسول اللہ ابن عباس اور حضرت عمران بن حصین سے بھی مروی ہے۔

مردودی امیر جماعت اسلامی متعہ کو جائز جانتے تھے

سابق امیر جماعت اسلامی جناب ابو الاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن کے زیر عنوان ترجمان القرآن، اور اگست ۱۹۵۵ء کے شمارہ میں سورۃ مؤمنین کی آیت الاصلیٰ اذواہم اذوا ملکات ایما انھنہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ۔

اور متعہ کا جب ذکر کیا ہے تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ دو باتوں کی اور توضیح کر دی جاتے۔

۱۔ یہ کہ متعہ کو حرام قرار دینے یا مطلقاً مباح نظر لانے میں سنیوں اور شیعوں کے درمیان جو اختلاف پایا جاتا ہے اس میں بحث و مناظرہ نے بے جا حدت پیدا کر دی ہے اور جامع حق معلوم کرنا کچھ مشکل نہیں۔ انسان کو بسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آجاتا ہے جن میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے ایسے حالات میں زنا کی بد نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف محترم مودودی صاحب نے ترجمان میں جو کچھ لکھا ہے وہ آپ نے ملاحظہ کر لیا مگر اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں خوب قلباً باذلیل کھائی ہیں اور متعہ پر اس انداز میں تنقید فرمائی ہے کہ وہ تنقید بجائے شیعروں کے خدا اور رسول پر جاری ہے کیونکہ متعہ کو خدا اور رسول نے حلال کیا ہے اور اگر ذرات متعہ میں کسی قسم کی ججی قیامت اور برائی یا بھائی ہے تو اس کو خدا اور رسول نے حلال اور مباح اور جائز نہیں فرمایا ہے۔

متوع کے حلال ہونے کی ۲۵ ویں دلیل کہ جناب بلکہ کے مزار
امام احمد بن حنبل بھی متوع کو حلال جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ^{۳۵۵} ج ۲ - السنہ آیت ۲۴
اہلسنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹ ج ۳ غیب
ابن کثیر قدردی عن ابن عباس وطلحہ من الصحابة اباحتہا
کما عبارة الفردة وهو رواية عن الامام احمد

جناب ابن عباس اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے نکاح متوع کا حلال
ہونا روایت کیا گیا ہے اور امام احمد سے بھی متوع کی حلیت مروی ہے
البدایہ کی رقم وقد حکى عن الامام احمد رواية كذهب ابن عباس
عبارتاً وحادل بعض من صنف نقل رواية اخرى
عن الامام احمد بمثل ذلك

جس طرح فریب ابن عباس ہے کہ متوع حلال ہے اسی طرح امام احمد
سے متوع کے حلال ہونے کی حکایت ہے۔

نوٹ، امام احمد صاحب حضرت امام مالک کی طرح اہلسنت بھیابیوں
کی فقہ کا مجتہد ہے اور امام مالک کی طرح متوع کو حلال جانتا تھا اور ابن
عباس اور صحابہ کرام بھی متوع کو حلال جانتے تھے لہذا اگر متوع حیاتی
اور بے شرمی ہے اور زنا کا دوسرا نام ہے تو خدا رسول نے اس زنا کو
چند دن تک کیوں حلال فرمایا تھا، خدا رسول کے کلام کو صحابہ نے
غویب سمجھا اور متوع کرتے رہے اور آج سنی بھیابیوں کا حلال پر
فخر کرنا اور متوع کو حرام کہنا ان کی بے انصافی ہے۔

متوع کے حلال ہونے کی ۲۱ ویں دلیل ہے کہ حضرت عمر کا بیٹا
عبداللہ بھی متوع کو حلال جانتا تھا اور عمر کی مخالفت کرتا تھا!

اہلسنت کی معتبر کتاب مسند الامام احمد ص ۴۷ ج ۴ حدیث ۵۶۹
ان رجلا سال عبد اللہ بن عمر عن متوع النساء وانا عنده فغضب
وقال والله ما كنا على عهد رسول الله زنا ثمين ولا مسافحين
راوی فرماتا ہے کہ میں بھی حاضر تھا اور ایک شخص نے جناب ابن عمر علیہ
زاد سے متوع السنہ کے بارے سوال کیا، امین عمر غضب ناک
ہوتے اور فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ کے زمانے میں زنا کار نہیں تھے
فرق معلوم ہوا کہ ابن عمر متوع کو حلال جانتے تھے اور شیخ کے قائل نہ تھے
اعترا عن ابن عمر نے متوع کو حرام بھی فرمایا ہے۔

نوٹ، یہ سفید جھوٹ ہے کیونکہ کسی کو کوئی بیان دینا اور کسی کو کوئی بیان دینا
یہ صحابہ کرام کے زبیا نہیں ہے یہ کام غیر ذمہ دار لوگوں کا ہے۔
اعترا عن قلیل مقدر صحابہ متوع کو حلال جانتے تھے۔

جواب، الحق حق وان قل ناصره وبالباطل باطل وان کثر ناصره وہ
حق۔ حق ہے اگرچہ اس کو ماننے والے اور اس کی مدد کرنے والے تعداد
میں کم ہوں اور باطل باطل ہے اگرچہ اس کے مددگار زیادہ ہوں
نوٹ، ارباب انصاف، ہماری ان کہیں حد دلیل کے بعد
صاحب متحد شاہ عبدالعزیز کا یہ دعویٰ جھوٹا ثابت ہو گیا
کہ سوائے آیت قرآنا مستقیم کے متوع کے حلال ہونے کی
شیعوں کے پاس اور کوئی دلیل نہیں ہے۔

قرآن سنت منہ بھر کر متوکو حرام کرنے والوں کے دلائل

دلیل اول کتاب السنن بخاری عشرہ ص ۲۵۵ باب جم

ملاحظہ ہو احکام فقہیہ اگر کوئی معتقد اصل متوکو حرام کرے گا۔ تو جانے گا کہ اس منظر نکاح میں کتنی برائیاں ہیں۔ اور وہ حکم الہی اور شریعت پاک سے شکرانی ہیں۔ اس کے بعد صاحب معتز نے پورے دو صفحے اسی قسم کے خرافات سے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کئے ہیں اور خلاصہ اس دلیل کا اور اس قسم کی دوسری دلیل کا یہ ہے کہ بالکل متوکو حلیت سے انکار کرنا حتی آغاز اسلام میں چند روز تک اس کے جواز سے انکار کرنا۔ اور تسبیح اور مذاق کے عنوان سے متوکو ایک بڑی شکل میں پیش کرنا اور لوگوں کو اس نکاح شرمی سے نفرت دلانا مثلاً بعض نے اپنے رسالہ جانت میں کچھ سستی علماء نے نکاح متوکو کے بارے اس طرح بھی بددیہانی فرمائی ہے

رسالہ حرمت متوکو ص ۱۲-۱۳ از معصوم شاہ میں

لکھا ہے۔
متوکو کا نتیجہ جو گا کہ ہر عورت نڈی اور ہر سستی چکلہ ہوگی اور اور سوسائٹی میں میری اور تیری کی قید اٹھ جائے گی۔ مثلاً جواز متوکو کے بعد۔ کون بھابھ پرائی ہو سیدہ ڈولی کو پچاسا تا رہے۔ ششید لوگ کوئی بھی ولد متوکو پیش نہیں کر سکتے۔

دہلوی کذاب نے متوکو سے انکار کر کے قرآن و حدیث کو جھٹلایا، اور اپنے منحوس چہرے پر بے ایمانی کا غارہ لگا دیا ہے

ہم نے اس سال میں ص ۱۴ عدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے کہ سورہ نساء کی آیت ۲۳ خدا استہصتہ متوکو حلیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ قرطبی سخا نے اور صاحب فتح القدر نے اور ابن کثیر دمشقی نے صاف لکھا ہے کہ اس آیت سے مراد نکاح متوکو ہے جو کہ ابتداء اور صدر اسلام میں جائز تھا۔ یہیں دہلوی کذاب نے متوکو سے بالکل بغیر کسی تفصیل کے انکار کر کے اپنے مدہب کے علماء کو جھٹلایا ہے اور قرآن حکیم کو ٹھکرایا ہے اور بخاری شریف طبع دہلوی میں جا بر صحابی سے روایت لکھی ہے کہ میں نبی کریم کی طرف سے ایک صحابی نے کہا کہ ان النبی قد اذن لکم ان تستمتعوا کہ تم کو رسول پاک نے متوکو کی اجازت دی ہے۔ اور یہی روایت صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ اور حوالہ جات گذرے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ، بیٹی اسامہ نے متوکو کے ایک بیٹا بھی جنا ہے۔ ہم شیعہ خیر البریہ اولاد حلالہ سے سوال کرتے ہیں کہ بقول تمہارے اگر متوکو نڈی یا زنی ہے تو اسما بنت ابی بکر معاذ اللہ کیا نڈی تھی اور نبی کریم نے کیا معاذ اللہ چپکے کھولنے کی اجازت دی ہے

مناظر اہلسنت شاہ مجد العزیز کو خدا نے اس طرح بھی
ذلیل کیا ہے کہ خود اسی کے قلم سے لکھوایا ہے کہ متعہ حلال ہے

کتاب اہلسنت تہذیباً ثانیاً عشریہ باب المظاہرۃ من مظاہر ۱۱ ص ۳۱۲ میں لکھا ہے
کہ اہلسنت کی صحیح ترین کتاب صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ متعہ
تین دن تک حلال رہے اور بقول ابی جہاس کے کہ
ابتداءً اسلام میں بغیر کسی مجبوری کے متعہ حلال تھا۔
اور کتاب اہلسنت تفسیر کبیرہ ص ۱۹ ج ۳ آیت متعہ کی تفسیر
میں لکھا ہے کہ انالافتحان المتعہ کانت مباحۃ۔ ان
المتعہ کانت مشروعۃ کہ ہم سنی لوگ متعہ کے مباح
اور مشروع اور حلال ہونے سے انکار نہیں کرتے۔

ارباب انصاف آپ نے دیکھ لیا ہے کہ باب نہم احکام
فقہ میں صاحب جعفر نے متعہ کے حلال ہونے سے بالکل
انکار کر کے اپنے مذہب کے تمام علماء کو بلکہ اصحاب کو
بھٹلایا ہے اور پھر باب ۱۰ میں حلیت متعہ کا اقرار کر کے خود
اپنے آپ کو بھٹلایا ہے۔ جو ملاں لوگ گزبیر کی زبان نکال کر
فرماتے ہیں کہ متعہ بے غیرتی ہے بے حیائی ہے زندگی
بازی ہے ہم آپ کو دعوت نہ کر دیتے ہیں کہ اجلئے اسلام میں نہی کریم
نے معاذ اللہ تین دن تک بے غیرتی کی اجازت دی تھی۔

اہل سنت کی طرف سے تحریم متعہ کی دلیل دوم
کہ متعہ مثل زنا ہے پس دونوں حرام ہیں

کتاب اہلسنت تہذیباً ثانیاً عشریہ ص ۳۱۲ باب المظاہرۃ من مظاہر صلا
میں لکھا ہے کہ زنا اور متعہ دونوں میں عرض یہ ہے کہ مٹی کا برتن
خالی کیا جائے۔ شہوت کی آگ بجھائی جلتے ہیں دونوں حرام ہیں
ارباب انصاف یہ ڈھلی صاحب تہذیب بجائی اور پھر اس پر کئی
ناصی علماء نے رفق فرمایا ہے اور مرجح مصالہ لکھا کہ خوب
تشریح فرمائی ہے اور نیک بلخی اہلسنت ابن حجر کا لفظ نہیں
فرمایا کہ جس نے نکاح متعہ سے بچے بھی جننے ہیں۔

جو اب اگر متعہ مثل زنا ہے سلا چھ روز اس کے حلال کیوں فرمایا تھا
فیوض لاخط۔ کتاب اہلسنت تفسیر لابن کثیر ص ۱۰ ج ۱

لاشک ان المتعہ کانت مشروعۃ فی ابتداء الاسلام
ابتداء اسلام میں حکم شریعت متعہ کے حلال ہونے میں کوئی
شک نہیں ہے۔

نوٹ:- دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر بڑھے کھٹے آدمی کو ہم
دعوت مکر دیتے ہیں کہ اگر متعہ اور زنا میں بقول سنی علماء کے کوئی فرق
نہیں ہے تو پھر ابتداء اسلام میں متعہ جیسا زنا صحابہ کرام کے لئے حلال
کیوں ہوا جب متعہ مثل زنا بے غیرتی ہے تو اس کی صحابہ کرام کو
چند دنوں کے لئے اجازت کیوں ملی تھی۔

جوابہ اس مسئلہ میں مختصر کو امام رازی نے ذلیل فرمایا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب السنن تفسیر کبیر ص ۱۹

ایک کہتا ہے کہ زنا کو سفاح اس لئے کہا جاتا ہے کہ زنا میں صرف پانی گرانما مقصود ہوتا ہے اولاد یا امور خانہ داری مقصود نہیں ہوتے۔ اور متو بھی اسی طرح ہے۔ پس وہ بھی زنا ہے۔ اس دلیل کو امام رازی ذکر کرنے کے بعد پھر امام رازی اس کا خود جواب دیتے ہیں۔ کہ متو مثل زنا نہیں ہے۔ فان المقصود منها سلع الماء بطریق مشروع ماؤدن فیہ من قبل اللہ فان قلتم التمتع معصمة فتقول هذا اول البیوت۔ متو کو مثل زنا کہنے والوں کو امام رازی نے یوں جھٹلایا اور ذلیل کیا ہے کہ متو میں بے شک مقصود پانی گرانما ہے مگر اس طریقہ سے کہ جس کی شریعت نے اجازت دی ہے اور اگر کوئی فرمائے کہ متو حرام ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ متو کی حرمت میں نزاع ہے اور دعویٰ کو دلیل نہیں بتایا جاسکتا

نوٹ:۔ جو لوگ متو کو مثل زنا فرض کر کے اس کو حرام کہتے ہیں وہ ہمارے لئے اجاب ہیں اور فخر رازی ان کا امام ہے اور بے چارے سنیوں کے نصیب کہ ان کا اپنا امام ان کو جھٹلا رہا ہے۔

جوابہ
حاملہ اور یا اسے جماع کی غرض سے رنج حاجت شہوانی ہے

اس باب انصاف۔ حاملہ عورت سے یا جس کی پھر دانی پریشانی سے نکال دی گئی ہو۔ یا جس عورت کا خون حیض پڑجہ بیماری کے یا عمر زیادہ ہونے کے باعث رک گیا ہو اس قسم کی عورت سے یا حاملہ دانی عورت سے جب شوہر جماع کرتا ہے تو عرض اولاد نہیں ہوتی بلکہ عرض صرف رنج حاجت شہوانی ہوتی ہے اور اسی عرض سے چونکہ متو بقول نواصب کے زنا شمار ہوتا ہے۔ لہذا جہاں جہاں یہ عرض موجود ہو وہاں سختی علماء کو زنا کا فتویٰ دینا چاہیے۔

۱۔ علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ اسقاط حمل حرام ہے مگر مانع حمل گولیاں، سفارہ اور ٹیوب اور جھپٹا یا پریشانی حرام نہیں ہے اور اہل اسلام مانع حمل چیزیں بھی استعمال کرتے ہیں اور ازدواج سے جماع بھی کرتے ہیں اور اس جماع میں عرض رنج حاجت شہوانی ہوتی ہے۔ اگر بقول نواصب یہ عرض تو صرف زنا میں ہے تو کیا علماء فتویٰ دینا گئے کہ اہل اسلام مذکور تمام صورتوں میں زنا کرتے ہیں حاملہ دانی عورت میں نہ ہی اولاد اور نہ ہی امور خانہ داری مقصود ہیں۔ پس مثل تو یقیناً زانی ہے اور حلالہ کے ہمسائے دنیا میں جتنا زنا ہوا ہے اس کا حساب خدا ملاں سے ضرور لے گا۔

مولوی محمد علی جناح کے متواور زنا میں مشابہت کے چند جھوٹے دعوے اور ان کے دندان شکن جوابات

مولانا موصوف المصنف کے تا مورثت خوان ہیں۔ اور جامد ابراہیم سیالکوٹ میں ترویج باطل کے نگرانِ اعلیٰ ہیں اور حرمتِ متہ نامی کتاب کے مصنف ہیں اور متعہ اور زنا میں انہوں نے مشابہت کے چند دعوے کئے ہیں۔ اور وہ قارئین کی خدمت میں معالجہ اب پیش کئے جاتے ہیں۔ دعوے کی اول، زنا اور متعہ میں اجرت پیشگی دی جاتی ہے جب اس ملاحظہ ہو، مشابہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے۔

جواب کسی حرام چیز کو حلال کو مشابہت بھی مگر وہ حرام نہیں ہوا اگر با انصاف صرف مشابہت کی وجہ سے کوئی حلال یا حرام نہیں بن جاتا۔ حرام یا حلال حکمِ خدا سے بنتا ہے مثال کے طور پر دیکھیں کہ انسان کی بیٹی کے اعضاء جسمانی سے اس کی بیوی کے اعضاء جسمانی مشابہت رکھتے ہیں تو کیا کوئی ملاں اس مشابہت کی وجہ سے بیوی کے حرام ہونے کا فتویٰ دے گا۔

اگر صرف مشابہت کی وجہ سے جامد ابراہیم سیالکوٹ کی شریعت کے احکام کی نیکٹری چلنا ہے تو غنڈہ اور بکرا دونوں پانی پیتے ہیں گھاس کھاتے ہیں گنا اور بکرا دونوں روٹی کھاتے ہیں پس اس مشابہت کی وجہ سے ملاں کو فتویٰ دینا چاہیے کہ بکرا بھی حرام ہے

اجرت زنا کے پیشگی ادا کرنے کا مولوی سفید جھوٹ

ثبوت ملاحظہ کتاب المہنت کا دل لہن اثیر ۲۲۲ ذمہ ۴۳ میں لکھا ہے کہ جامد ابراہیم سیالکوٹ کے امام بیچم حضرت معاد نے جب زیاد ولد الزنا کو خالی المومنین کا متعہ دینے کا فیصلہ کیا تو اس زمانہ کے مشہور کثیر ابو مریم سلوی کو بلایا اور پوچھا کہ زیاد کی ولادت با سعادت کس طرح ہوئی تھی ابو مریم نے جس طرح گل ریزی گلشنِ کلام میں کی اس کا ٹکس یہ ہے کہ لے امیر المومنین آپ کا عظیم باپ ابو سفیان ایک رات میرے شراب خانے میں تشریف لایا اور سمیہ نامی بدکار عورت سے زنا فرمایا اور سمیہ کی سرینوں سے ابو سفیان کی منگی کے مبارک قطرات کو ٹپکتے ہوئے دیکھنے کا مجھے خود کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اور اس کے بعد سمیہ زانیہ سے آپ کا بھائی خالی المومنین حضرت زیاد و پیدا ہوا۔

نوٹ: زنا باب انصاف مولانا محمد علی جناح کے امام بیچم معاد نے کے ابا حرم ابو سفیان کے زنا کا قصہ ہم نے تاریخ اسلام سے بردی دیانت داری سے نقل کیلئے تاکہ خیانتِ علمی کا الزام ہم پر نہ لگایا جاسکے۔ اور اس کیس میں پیشگی اجرت ادا کرنے کا کوئی ذکر تک نہیں ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ یہ پیشگی اجرت والا پیکر جاننا صاحب کی خاندانی شریعت کا ہے۔

نعت خواں کا دوسرا دعویٰ کہ زنا اور متعہ دونوں میں
اجرت کا تعین نہیں ہے شہادت کی وجہ سے حرام ہیں

ارباب انصاف محمد علی جاننازکی کتاب حرمت متعہ میں ۳۵۸ میں
زنا اور متعہ میں شہادت دکھانے کے لئے علامہ موصوف نے
ایک نقشہ دیا ہے اور ہم اسی نقشہ سے علامہ صاحب
کی پیش کردہ مشابہت ذکر کر رہے ہیں۔

جواب: زنا کے احکام میں علامہ جانناز امام اعظم کا وجہ رکھتے ہیں

کتاب الجنت توضیح جلد ۲۵۵ فصل نہی عن المحیات میں زنا کے یہ
فتائل لکھے ہیں کہ والد لڑنا امام اور خلیفہ بن سکتا ہے۔ پس زنا چونکہ
محمد علی جانناز کے گھر کا مسئلہ ہے اس لئے زنا کے احکام میں
علامہ موصوف امام اعظم کا وجہ رکھتے ہیں لہذا زنا کی اجرت
کا اگر تعین نہیں ہوتا تو اس بابت علامہ جانناز کا فتویٰ
گو یا امام اعظم کا فتویٰ ہے۔ اور رباعی متعہ کا مسئلہ تو وہ
شعبہ سنی کا مشترکہ ہے اور متعہ میں حج مبرک کا تعین کرنا
جزور ہے اور قلیل اور کثیر دونوں میں تعین ہو سکتی ہے اگر
مولوی جانناز تجاہل عارفانہ فرما دیں تو ان کو خوب معلوم ہے کہ
صحابہ کرام نے آدمی چھٹانک تو اور مٹھی بھر کھیروں پر متعہ کیا ہے
اور خلیفہ زادی بنت ابی بکر کا ایک برو عوج یعنی دھوئی کے عوض متعہ
کرنا اور پھر جنتناہل سنت کے لئے شرف کا باعث ہے۔

تعمیر زنا اور متعہ میں تعین وقت ضروری ہے
دعویٰ کا پس بقول جانناز کے اس شہادت کی وجہ سے دونوں امام ہیں

جواب: ہم پہلے بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ زنا کے مسائل میں مولوی محمد علی
امام اعظم یا امام شافعی کا وجہ رکھتے ہیں۔ مولانا کے مذہب کا
مابہ ناز کتاب المحاضرات میں ص ۳۰ میں لکھا ہے کہ اولاد زنا اولاد
حلال سے زیادہ کامل ہے۔ میں زنا کے احکام میں جانناز صاحب
کا فرمان سند ہے ز اور متعہ اہل اسلام میں مشترک امر ہے اور
کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ صحابہ کرام مدت معین کر کے متعہ
کرتے تھے۔ اگر متعہ زنا سے شہادت کی وجہ سے زنا کا
حکم رکھتا ہے۔ تو کیا صحابہ کرام معاذ اللہ وقت معین کر کے
زنا کرتے تھے۔

علاوہ اگر شہادت کی وجہ سے احکام کی ٹیکہ ٹری جیلانا ہے تو وجہ
فرمادیں کہ سکھ اور کئی سنی ملاں داھڑی کو قینچی نہیں لگواتے
پس اس شہادت کی وجہ سے کیا معاذ اللہ ملاں اور سکھ
دونوں کا فرخیں اور پلید ہو گئے ہیں۔

یہ زنا کا کوئی قانون نہیں اس طرح کہ اجرت پیشگی دی جاتے اور
اور اجرت کا تعین نہیں ہے۔ اور زنا میں تعین وقت ضروری
ہے یہ سب خلافات ہیں اور جامعہ ابراہیم سیانکوٹ کی خانہ ساز
شریعت ہی کا یہ کالہ ہے کہ وہ اس قسم کے احکام نافذ فرماتی رہتی ہے

چوتھا دعویٰ زنا اور متعہ میں تنہائی ضروری ہے
پس اس شبہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں

جواب: ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ مولیٰ محمد علی جاننا زمانہ نمازیں
امام اعظم کے بعد اس زمانہ کے امام اعظم ہیں اور زمانہ ان کا زمانہ
بڑا اتنیسی ہوتا ہے۔ ان سے کوئی پوچھے کہ زمانہ میں تو تنہائی ضروری
ہے کیا لوگ جب اپنی ازواج سے جماع کرتے ہیں تو لوگوں کا
جمع لگا کر ان کے سامنے کرتے ہیں کیا صحابہ کرام اس فعل کو لوگوں کے سامنے کرتے
تھے یا شیخ الحدیث محمد علی کے امام بیہم معاویہ کی اولاد زنا کی ایک ٹیم لگتی تھی
جن کو انہوں نے یہ شرف بخشا تھا کہ ان کو اپنا گورنر بنایا تھا اور ان
میں سر فہرست عمرو بن عاص ہے پھر زیاد ولد الزنا ہے پھر مروان
بلید ہے اور پھر مغیر بن شعبہ ہے یہ وہی مغیرہ بن شعبہ ہے۔ جو کہ
صحابی تھا اور حضرت عمر کی طرف سے کو ذکا کا صفی تھا اور کوفہ میں
ایک امام جمیل ناٹھی عورت سے زنا کرتا تھا اور حضرت عمر کی عدالت میں
اس کے زنا کی گواہی دیا گئی تھی البتہ سوچتے تھے گواہ زیاد ولد الزنا کو
جناب عمر نے اشارہ کر کے گواہی سے روک دیا تھا اور تاریخ لابن
خلکان ج ۲۹ ذکرین بدین زیاد میں لکھا ہے کہ اس کے مذکورہ کہیں
کے بعد حضرت عمر اس منیرہ کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ تجھے دیکھ کر مجھے
غیظہ ہوتا ہے کہ کہیں مجھ پر آسمان سے پتھر نہ برسے لیکن اگر منیرہ
صحابی تنہائی میں زنا کرتا تو اس پر زنا کا مقدمہ نہ ہوتا۔

فت خواں محمد علی جاننا
کا یا انہوں دھوکا کہ زنا اور متعہ میں عورتوں کی تعداد معین
نہیں ہے اس شبہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

جواب: ملک یمن میں عورتوں کی تعداد معین نہیں ہے چار
ملاحظہ ہو ا کے بجائے ایک شخص ہزار کینز بھی رکھ سکتا ہے پس
متعہ عورتوں کی تعداد میں ملک یمن کی مثل ہے اور اگر زنا سے
شبہت کی وجہ سے متعہ حرام ہے تو مذکورہ شبہت ملک
یمن کو بھی زنا سے حاصل ہے پس وہ بھی حرام ہونا چاہیے۔

چھٹا زانیہ اور متعہ دونوں بوجاب ہوتی ہیں
پس اس شبہت کی وجہ سے زنا اور متعہ حرام ہے

جواب صحابہ کرام ابتدائے اسلام میں بقول اہل سنت
ملاحظہ ہو ا بھائیوں کے بوجہ مجبوری متعہ کرتے رہے ہیں۔ اگر
متعہ زنا ہے تو کیا صحابہ کرام بوجہ مجبوری زنا کرتے تھے۔
شہدوں اور گواہوں میں اہل اسلام کی عورتیں ۹۵ فیصد بے
صحابہ ہیں تو کیا کوئی لعنتی ملاں فتویٰ دے سکتا ہے کہ تمام خواتین
معاذ اللہ زنا کار ہیں کسی علماء کی سکھوں کے ساتھ اور یہود و
نصاری کی کئی باتوں میں شبہت ہے تو کیا یہ علماء معاذ اللہ ان
کفار کی طرح بے ایمان اور لعنتی ہیں۔

نعت بخوان کا زنا اور متعہ میں وراثت نہیں ہے
 آنکھوں دعویٰ

اس شبہات کی وجہ سے دونوں حرام ہیں !

جواب معاویہ نے اولاد زنا زیاد کو اپنا بھائی کیوں بنایا !

جواب: ابراہیم سیالکوٹ کے امام پنجم معاویہ نے شریعت اسلامیہ
 کا یوں جنازہ نکالا تھا کہ اپنے زانی باب ابوسفیان کے نطفے
 سے پیدا ہونے والے زیاد و ولد الزنا کو اپنے حرموں میں
 داخل فرما کر اس کو اپنا حقیقی بھائی بنانے کا اعلان فرمایا
 تھا اور پھر اسلام کو طی اپنی تاریخ الخلفاء ۱۸۵ میں یہ رونا روتا ہے
 کہ معاویہ نے اس کیس میں اصلاح نہیں کریم کی نافرمانی کی ہے
 نوٹ :- بے شک اسلام میں ولد الزنا نہ ہی وارث ہے اور
 نہ ہی بیٹا ہے مگر معاویہ نے اسلام کے خلاف بغاوت کر کے
 ایک نطفہ حرام کو اپنا بھائی بنا کر ابوسفیان کا بیٹا بھی بنا دیا
 اور وارث بھی بنا دیا کیونکہ بیٹے کے لئے وارث ہونا ضروری
 ہے۔ محمد علی کہتا ہے کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اور معاویہ
 کہتا کہ ولد الزنا بیٹا بھی ہوتا ہے اور وارث بھی ہوتا۔
 پس اس مسئلہ میں یا مولوی محمد علی جاننا زحمتا ہے اور
 یا اس کا امام پنجم معاویہ جھوٹا ہے اور منتہی میں بلا کسی اختلاف کے
 اولاد متعہ وارث ہے اور زوجہ وقت عقد اگر شرط وراثت کرے
 تو وہ بھی وارث ہے۔

ساواں زنا میں طلاق نہیں اور متعہ میں بھی طلاق نہیں ہے
 پس اس شبہات کی وجہ سے دونوں حرام ہیں۔

جواب: آغاز اسلام میں جب متعہ چند روز کے لئے بقول اہلسنت
 ملاحظہ کے حلال ہوا تھا۔ اس وقت بھی متعہ میں طلاق نہیں
 تھی۔ اور اس وقت بھی متعہ اس بات میں زنا کے مشابہہ
 تھا۔ پس اگر زنا سے شبہات کی وجہ سے متعہ بھی مثل زنا
 فعل حرام ہے تو آغاز اسلام میں صحابہ کرام جو متعہ کرتے
 تھے گویا وہ معاذ اللہ زنا کرتے تھے۔ اور حضرت ابو بکر
 کی بیٹی اسماء نے جو متعہ فرمایا کیا معاذ اللہ اس نیک نبی
 نے بھی زنا کیا تھا۔ فعل حرام کیا تھا۔

ما۔ بیوی سے دختر کو شبہات ہے کیونکہ دونوں کا جڑا
 اور گوشوارہ اور ناک میں کوئی جوتی ہے اور دونوں گندم
 کھاتی ہیں۔ پس مثل دختر کے بیوی سے بھی جماع حرام
 ہونا چاہیے۔ کیونکہ شبہات ہے جو گئی ہے۔

۳۔ متعہ میں طلاق کے عوض میں صہد مدت ہے اگر
 شوہر متعہ کو مدت بخش دے تو عورت عدت گزارنے
 کے بعد نکاح کر سکتی ہے۔ اور زنا کے احکام میں مولانا
 محمد علی جاننا زحمتی قوم میں دوسرے امام اعظم صاحب ہیں۔
 اور ان کا وجود سنی قوم کے لئے معاویہ کی طرح بہت مفید ہے۔

نعت خواہاں کہ زنا اور متمم میں خرچہ کر کے ذمہ نہیں ہوتا
ذو ان دعویٰ کہ زنا اور متمم میں خرچہ کر کے ذمہ نہیں ہوتا
اس شبہت کی وجہ سے دونوں حرام ہیں!

عمر وکی ماں کو اس کا زانی یا خیرچہ دیتا تھا!

کتاب اہلسنت تذکرہ خواص لادہ ﷺ ذکر امام حسن میں لکھا ہے
کہ جب معاویہ کا مشیر خاص عمرو بن عاص پیدا ہوا تھا تو پانچ
آدمیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ مولود مسعود ہمارا نطفہ ہے۔

اور وہ ۵ پہلوان زنکے میدان کے ہیں ما عاص بن وائل تا
الولہب تا امیر بن ظلفت تک ہشام بن میسرہ ۵ اور معاویہ

کا باپ ابوسعینان۔ یہ پانچوں قریشی عمرو کی ماں تابذ سے
زنا کرتے تھے۔ اور وہ غول بخت بی بی حاملہ ہو گئی اور عمرو

کو جینا اور ان پانچوں میں جھگڑا ہو گیا کہ یہ کس کا بیٹا ہے پھر
نافذہ بی بی عمرو کی ماں نے یہ فیصلہ دیا کہ یہ عاص بن وائل کا بیٹا

ہے اور لوگوں نے سوال کیا کہ ابوسعینان بھی قریشی سردار تھا اس
کو نظر انداز کیوں کیلئے نابذ نے کہا کہ ابوسعینان بنیل ہے اور

عاص مجھ کو خرچہ دیتا تھا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ مولوی محمد علی
جھوٹا ہے کہ زنا میں عورت کو خرچہ نہیں دیا جاتا بلکہ دیا

جاتا ہے جس طرح کہ عمر و صحابی کی ماں عاص سے خرچہ
لیتی تھی۔

خالد سیف کا مالک کی حسین زوجہ کے عشق کی وجہ سے
مالک کے قتل کرنا اور بغیر عدت گزارنے اس کی زوجہ نکاح کرنا

کتاب اہل سنت کثیر العمال ﷺ کتاب النکاح فرمے الامار میں لکھا
ہے کہ ماہر تاز صحابی حضرت خالد بن ولید ہے۔ سیف نے ایک

صحابی مالک بن نویرہ کو دن میں بیغ کسی حرم کے قتل کیا اور
عدت کیسی۔ رات ہی کے وقت اس کی بیوہ ام متمم سے

نکاح کر لیا اور جناح کیا۔ حضرت عمر کو معلوم ہوا تو انہوں نے
ابوبکر کو کہا کہ خالد نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور اس کی

بیوہ سے زنا کیا ہے اور عدت کے گزرنے کا انتظار
نہیں کیا پس اس خالد کو قتل کرو مگر ابوبکر نال سٹول کر گیا۔

قریب ۱۰ سپاہ صحابہ والے ناموس صحابہ بل بنائے پھر سے
ہیں۔ ہم ان تمام و کلا مرصحا یہ سے پوچھتے ہیں مالک صحابی کی

بیوی ام متمم اگر اس کی زوجہ نہ تھی تو کیا ایک صحابی اس کو گھر
میں رکھ کر اس کے ساتھ زنا کرتا تھا اور اگر وہ اس کی زوجہ

تھی تو اس کے مرحوم شوہر کے قتل کے بعد فوراً ہی
خالد نے اس عورت کی عدت میں اس سے نکاح

کر کے اس بیوہ سے زنا کیا۔
یہ ہیں اصحاب مثل ستاروں کے ادران کی پیروی

سینوں کے لئے باعث فخر ہے۔

فیض احمد اویسی کے تحریر متوع کے بارے میں چند خرافات

اس نام کے شیخ الحدیث نے ایک رسالہ متوع یا زنا نامی لکھا ہے اور دونوں میں شبہات دکھانے کے لئے حسن الدین ہروردی کے رسالہ حرمت متوع کی لفظ بلفظ عبارات چوری کی ہیں اور ہمارے لئے یہ ساری بھی مفتی ہیں گیارہ رسالہ متوع اور زنا میں اس کی بیان کردہ شبہات میں تقریباً وہی ہیں۔ جن کو محمد علی جاننا نے ذکر کیا ہے۔ مگر اس کے غور کو توڑنے کے لئے کچھ نوٹس اس کا لینا ضروری ہے تاکہ یہ دل منافع کی طرح اپنی ٹیڑھی گردن کو مایہ لگا کر نہ چلے۔

اویسی کا ایک دعویٰ یہ کہ متوع میں عتد نہیں ہے

پس یہ زنا کے مشابہ ہے اور زنا کی طرح حرام ہے

جب متوع سے عتد کی نفی کرنا اویسی کا سیفد جھوٹ ہے

ارباب انصاف علماء مذہبی نے شیعوں کے خلاف جھوٹ بول کر اپنے متوس چہرے پر بے ایمان کا غارہ لگا رکھے۔ اہل تشیع کی کتاب شرح لموجلد دوم کتاب النکاح ذکر متوع میں صاف لکھا ہے کہ نکاح متوع کی حدت ختم ہونے کے بعد عورت کے لئے عتد رکھنا فرض ہے۔

اویسی کا کہ نکاح میں چار سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں دو دراد دعویٰ کہ نکاح میں چار سے زیادہ جمع نہیں ہو سکتیں غرض اس ماں کے مفتی کا یہ ہے کہ نکاح میں کوئی شخص چار سے زیادہ بیویاں ایک وقت میں جمع نہیں کر سکتا۔ اور متوع اور زنا میں عورتیں رکھنے کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں ہے پس اس شبہات کی وجہ سے دونوں متوع اور زنا حرام ہیں

نبی کریم کے پاس ایک وقت میں

چار سے زیادہ ازواج تھیں!

اویسی مسکین کو تاریخ اسلام کا صحیح علم نہیں ہے۔ جب نبی کریم نے رحلت فرمائی تھی تو نبی کریم کے بیت الشرف میں ۹ عدد ازواج جمع تھیں اور یہ ۹ عدد اگر ازواج مذہقیں تو کیسا تھیں پس ان عورتوں کا ازواج نبی ہونا اویسی کو جھوٹا کرنے کے لئے کافی ہے جس طرح نبی کریم کو شریعت نے چار سے زیادہ عورتیں رکھنے کی اجازت دی ہے۔ اور صرف کسی ایک وجہ سے شبہات اگر موثر ہے تو اویسی صاحب کو کئی لحاظ سے کفار سے سکھوں سے شبہات ہے۔

اویسی کا تیسرا دعویٰ کہ متعہ الیٰ شوریٰ کو میرا نہیں ملتی
پس وہ زانیہ کے مشابہ ہوگی اس لئے متعہ حرام ہے
جو میراث سے محروم زوجہ کو زانیہ کہنا کفر ہے۔

ارباب انصاف شیعوں کی دشمنی میں یہ سستی ملاں کچھ اندھے ہو گئے
ہیں اور کفر تک کہنے کو تیار ہیں۔ اگر زوجہ کو میراث نہ ملے تو وہ
مثل زانیہ عورت کے ہے اگر فقہ حنفیہ کا یہ صبیح مسئلہ ہے
تو پھر ہم سوال کرتے ہیں کہ وراثت تو ازواجِ نبویٰ کو بھی نہیں
ملتی کیونکہ بقول ابوبکر معنی اعظم کے نبیوں کا کوئی وارث
نہیں ہوتا۔ پس ازواجِ نبویٰ وراثت سے محروم ہیں
اور بقول اہلسنت وراثت سے محروم عورتیں مثل زانیہ
عورتوں کے ہیں۔ پس اہلسنت سے دیانت اور انصاف
کا واسطہ دے کر ہم پوچھتے ہیں کہ ازواجِ نبویٰ وراثت سے محروم
ہونے کے بعد کیا عقوبتیں ان ماؤں کے بارے میں حاصل کرنا سنی ملاں
کے ذمہ ہے یا نہ متعہ عورت اگر شوہر سے اس طرح شرکاء کر لے کہ
اگر ہم سے مدت متعہ کے درمیان جو مرے گا تو وہ سراجِ زندہ ہوگا
اس کا وارث بنے گا تو بعض جہتہدین کے نزدیک یہ درست ہے
اور وراثت ثابت ہے اور اجتہادِ اختلاف اہلسنت کے گہ میں
فقہ کے حساب سے موجود ہے اور ان کی چار فقہوں کا سرچشمہ ہے

چوتھا دعویٰ کہ عورت نکاح متعہ
میں شوہر سے منسوب نہیں ہوتی

ارباب انصاف اس علامہ امینی زبیرۃ المحققین کا مقصد
یہ ہے کہ نکاح متعہ عورت اس طرح اپنے شوہر کی طرف
منسوب نہیں ہوتی جس طرح نکاح دائم میں ہوتی ہے۔ پس
متعہ مثل زانیہ کے ہے اور متعہ مثل زنا ہے۔

جو نکاح حلال میں عورت اپنے محلل شوہر سے منسوب ہوتی

ارباب انصاف اہلسنت بھائیوں کی شریعت میں ایک
نکاح حلال ہے کہ جس کا نام سننا ترشفا و عنیت اور شرم سے
کانپ جاتے ہیں اور ہدایہ شریف جو سنی مذہب کی وہ کتاب
ہے جس کو وہ مثل قرآن سمجھتے ہیں اس ہدایہ صحتیہ کتاب الطلاق
باب الرجعت میں یہ لکھا ہے لعن اللہ المحلل والمحلل لہ
کہ خدا اس مرد پر لعنت کرے جو حلالہ کی خاطر کسی عورت سے
شادی کرے اور اس مرد پر بھی خدا لعنت کرے جس نے اپنی
بیوی حلالہ کی خاطر دی ہو۔ خلاصہ اس حلالہ میں عورت خسر
سے یہ نہیں کہتی کہ میں فلاں محلل کی عورت ہوں پس یہ حلالہ بھی
مثل زنا ہے جو کہ ملاں نے اپنے مورخ میلہ کے لئے حلال بنا
رکھا ہے۔ جب اصحابِ اجتہاد نے اسلام میں متعہ کرتے
تھے تو ان کی ازواج کس سے منسوب ہوتی تھی۔

اوسی کا پانچواں عوی۔ کوئی شریف یہ نہیں کہتا کہ میں لہ متعہ ہوں
 ملا ملاویسی کا مقصد یہ ہے کہ قوم شیعہ میں کوئی عالم فاضل
 یا کوئی بھی اقرار نہیں کرتا کہ میری ولایت متعہ سے ہوئی ہے
 پس اگر متعہ صحیح نکاح تھا تو اس کی اولاد کہاں
 گئی ہے۔

جواب: کوئی کینہ سے کینہ سنی بھی یہ نہیں کہتا
 کہ میں حلالہ کا نطفہ ہوں!!

ارباب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کا
 واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے مذہب کا کوئی
 عالم یا قاری کا یا شیخ الحدیث پیش فرماویں۔ جو
 بخوشی اقرار فرمادے کہ وہ نکاح حلالہ کی سٹ ہے۔
 چودہ سو سال سے سنی مذہب کو نکاح حلالہ کے رائج
 کرنے کا شرف حاصل ہے اور سنی مذہب کے کئی علماء
 اور پیر صبا جان کو عمل ہونے کا شرف بھی حاصل ہے
 یہی کیا وجہ ہے کہ اولاد حلالہ کہیں نظر نہیں آتی جب
 ہمارے سنی بھائی اولاد حلالہ پیش کریں گے تو ہم بھی اولاد
 متعہ پیش کریں گے یہ جب ابتدائے اسلام میں اصحاب معشی
 بصرہ کھجور یا ستودے کر متعہ کرتے تو ان کے اولاد متعہ کہا گئی ہے
 سو اے جدائے شہدین زہیر کے اور کوئی نظر نہیں آتا۔

حسن الدین سہروردی کے حقائق اور ان کے دندان شکن جواب

اس ذریت مردان نے ایک حرمت متعہ نامی رسالہ لکھا ہے۔ اور
 باتیں تو وہی ہیں جو سنی علماء مکھی پر مکھی مارتے ہیں۔ مگر
 ہمارا ذہن بتاتا ہے کہ ہم تقوڑا تقوڑا سب کا نوٹس ہیں اس کے
 خرافات کا کچھ ذکر کر کے ہم اختصار کے ساتھ ان کا جواب کرتے ہیں
 رسالہ حرمت متعہ ص ۱ میں نصاب کا یہ علامہ لکھتا ہے۔

دلیل ۱۔ متعہ کی فرض محض قضاء و شہوت ہے پس حرام ہے
 جواب۔ اھا ملہ بیوی سے جماع کی یہی فرض ہے پس اس کو بھی حرام کہو۔
 دلیل ۲۔ متعہ سے ہر جگہ ”میں تیرا تو میری“ کا جلوہ نظر آئے گا۔
 جواب۔ آغاز اسلام میں اٹھارہ سال تک خدا اور رسولؐ
 ملاحتل ہونے اس کو حلال کیوں رکھا۔ اس وقت بھی
 تو یہ جلوہ تھا۔

دلیل ۳۔ متعہ سے بستے گھرا جبر جاتیں گے۔

جواب۔ حوالہ جات اسی رسالہ میں موجود ہیں کہ بقول جابر صحابی
 ملاحظہ آئے کہ یہ متعہ رسول پاکؐ اور ابو بکر کے زمانہ میں
 عام تھا کوئی سنی بتلے کہ کتنے صحابہ اور صحابیات کے گھر متعہ
 کی وجہ سے اجڑے ہیں اور علاوہ انہیں حسن سہروردی کے یہ
 اعتراضات پہلے شیعوں کے خلفاء اور رسول پر وارد ہوتے ہیں کہ انہوں
 نے ابتدائے اسلام میں لوگوں کو یہ عزت بنانے والا نکاح جائز رکھا تھا

دلیل [شجر متعہ بالکل بے برگ بار ہے !

شیعہ کوئی ولد متعہ نہیں پیش کر سکتے ہیں ؟

جواب نکاح حلالہ بھی بے برگ و بار ہے اور بیوی میں ایک نکاح موقت ملاحظہ آجھی ہے اور سنی بھائی آج تک نکاح حلالہ اور نکاح موقت سے پیدا ہونے والا بچہ نہیں پیش فرما سکے شاید شرم کی وجہ سے جس طرح نکاح حلالہ کی اولاد نہیں ملتی اسی طرح اولاد نکاح متعہ بھی نہیں ملتی اور جس طرح نکاح حلالہ درست ہے اسی طرح نکاح متعہ زنا نہیں ہے

دلیل [متعہ کا جائز استعمال بھی برائیوں کا سرچشمہ ہے

جواب یہ سہروردی اس دلیل کے باعث کافر ہو گیا ہے کہ بقول اس کے ملاحظہ آج جب متعہ جائز ہو تو پھر اس کو برائیوں کا سرچشمہ کہنا بھلا اور رسوا کی عقل پر اعتراض کرنا ہے اور یہ کفر ہے۔

دلیل [متعہ کو رواج دینے سے حرام کاری نہیں رک سکتی۔

جواب شریعت نے نکاح دائم کو رواج دیا ہے اور حرام کاری نہیں ملاحظہ آج کہ پس سہروردی کو چاہیے کہ نکاح دائم کو متعہ کے ساتھ نہ سمجھ کر کے زنا کے حکمانہ میں ڈال دے سنی مذہب میں تین نکاح ہیں اول نکاح دائم و نکاح موقت و نکاح حلالہ اور یہ تین مل کر بھی زنا اور باغی خانہ نہیں روک سکے۔ اور سنیوں میں علت المشاج عام ہے۔

دلیل [متعہ سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کس کی کہلائے گی !

جواب نکاح حلالہ سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ کس کی کہلائے گی ؟ ملاحظہ آجھی اسنی مذہب کی بقول اور ترقی صرف نکاح حلالہ سے ہے۔ چودہ سو سال نکاح حلالہ سلطنت میں آ رہا ہے۔ اور وہ جب بھی اور جتنی بھی تعداد سنیوں میں ہم کو اولاد حلالہ کی دکھائی ہے گے اتنی تعداد ان کو ہم شیعہوں میں اولاد متعہ دکھائی نہیں گے۔

نکاح متعہ سے جو بچے پیدا ہوں گے وہ اسی مرد اور عورت کے ہوں گے اور وہ بچہ اسی مرد اور عورت کے وارث ہوں گے اور وہ مرد و عورت ان بچوں کے وارث ہوں گے یہاں یہ سوال کہ اولاد متعہ کسی جگہ نظر نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اولاد متعہ سے اولاد حلالہ کی طرح سر پر سلطانی ٹوپی رکھی ہے اس لئے یہ دونوں نظر نہیں آتے

اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں متعہ حلال تھا

اولاد متعہ کہاں گئی ؟

الہند احباب کی کتابیں گواہ ہیں کہ زمانہ رسالت میں صحابہ کرام نے متعہ حلال تھا پس دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر اہلسنت و جماعتوں سے سوال کرتے ہیں کہ جب اٹھارہ سال تک زمانہ رسالت میں متعہ حلال رہا تو اولاد متعہ کس کی کہلائی اور کہاں گئی ؟ ہلای مہربانی ہوگی کہ ایک متعہ فرست اولاد حلالہ و اولاد متعہ سنی بھائی پیش کریں تو۔

سینوں کی طرف سے متعہ کے حرام ہونے کی تیسری دلیل کہ
معتومہ عورت نہ زوجہ ہے اور نہ ہی کنیز ؟؟

منافذ السنن شاہ عبد العزیز نے یہ دغلی بجاٹی ہے۔ اور
ناصحی طلال آج تک اس پر قص کر رہے ہیں۔ کتاب السنن
تحفہ المصنفین ج ۲۵۵ باب مسائل متعہ اور صفحہ ۳۲۸ مطالعین
۱۱ میں پچارے سنی مناظر نے یہ روایت دیا ہے کہ قرآن پاک پارہ ۱۸
سورہ مومنون آیت ۴۱ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کسی
عورت کا کسی مرد کے لئے حلال ہونے کے صرف دو سبب ہیں
۱۔ وہ عورت اس کی زوجہ ہو یا وہ عورت اس کی کنیز ہو۔
اور ان کے علاوہ جو مرد کسی عورت کو اپنے لئے حلال سمجھے گا وہ
حکم خداوندی سے آگے بڑھنے والا ہے۔ اور جس عورت سے
کسی نے متعہ کیا ہے وہ نہ ہی زوجہ ہے اور نہ ہی وہ کنیز ہے۔
اس کا کنیز ہونا اس لئے نہیں ہے کہ اس کا بچھا جمع نہیں ہے
اور معتومہ زوجہ اس لئے نہیں ہے کہ اس کے لئے طلاق، عدت
میراث، ایلا، ظہار، لعان، نكاح، نكاح، نكاح ثابت نہیں پس جب
معتومہ کا زوجہ ہونا ثابت نہیں ہے تو وہ عورت مرد کے لئے
حلال نہیں، اور باب النکاح اس دلیل کی اب ہم اس طرح چیر
بچھا کرتے ہیں کہ کوئی سنی سرمن قیامت تک اس کو ٹانکے
نہ لگا سکے۔

جواب بلند پایہ سنی علمائے معتومہ کو روچ اور متعہ کو
نکاح مان کر شاہ عبد العزیز کو ذلیل کر کے جھٹلایا،

۱۔ السنن کی معتبر کتاب تفسیر کشف ج ۳۳ المومنون آیت ۶
۲۔ السنن کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ج ۱۳۰ النار
۳۔ السنن کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ج ۲۹۹ عبد اللہ بن عمر بیضاوی
کشف کی فان قلت هل فیہ دلیل علی تحريم المتعہ
عجارت اقلت لا لان المنکرحة بکاح المتعہ من جملة
الازواج۔

ترجمہ: اگر تو سوال کرے کہ سورہ مومنون کی آیت نمبر ۶ میں
متعہ کے حرام ہونے پر دلالت ہے تو عیسا از غفری جواب
دوں گا کہ اس آیت کی حرمت متعہ پر دلالت نہیں ہے کیونکہ
جس عورت سے نکاح متعہ کیا جائے وہ زوجہ ہے۔

تفسیر قرطبی قال الجمهور المرد نکاح المتعہ السنن کا دن
کی عمارت کافی حد در اسلام وجمال ابو عمر لم
یختلف العلماء من السلف والخلف ان المتعہ نکاح
ان اجل لامیراث فیہ

السنن کے بڑے علمائے فرماتے ہیں کہ پارہ ۱۸ کی پہلی آیت
خاصہ مستقیم سے مراد نکاح متعہ ہے جو آغاز اسلام میں حلال تھا
علامہ ابو عمر کہتے ہیں کہ سب علماء کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی بیکانکاح ہے

بیضاوی کی علامتہ وہی النکاح الموت الوقت المعلوم
 عبارت کا علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ متونکاح موقت ہے
 وقت ہا زباب اصناف۔ امام اہلسنت فخر الدین رازی نے صاحب
 کشفات علامہ زعفرانی کی اپنی کتاب ترجیح مذہب شافعی میں یوں
 تصریح کی ہے کہ وہ بلند پایہ علامہ تھے اور کان علی مذہب
 ابی حنیفہ لکھتے تھے بھی امام اعظم ابوحنیفہ کے۔ مذہب پر
 اس زعفرانی نے اقرار فرمایا ہے کہ ممتوعہ عورت بھی زوجہ ہے
 اور قرطبی اور بیضاوی نے اقرار فرمایا ہے کہ متوعہ بھی نکاح اور
 ان علماء کے ارشادات دہری صاحب کو جھٹلانے کیلئے کافی ہیں۔

حدیثین نے بھی ممتوعہ کو زوجہ تسلیم کیا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۲

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ج ۲ ص ۵۳۵ النکاح

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۱ ص ۱۹۱ ج ۹

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ج ۲ ص ۳۲۲

بخاری کی تم رخصتانا نکاح المرأة بالشوب ثم قرأہیلنا
 عبارت آیا ایھا الذین۔۔۔ لا تحرموا طیبات۔

ترجمہ: بعد اللہ بن مسعود روایت کرتا ہے کہ ہم نے نبی کریم سے اپنے
 آپ کو طہنہ کرنے کی اجازت طلب کی۔ حضور پاک نے اس چیز
 سے تو ہم کو منع کیا مگر ہمیں اجازت دی کہ کپڑے کے ٹوٹے ہم عورت
 سے نکاح کریں۔ پھر عبد اللہ بن مسعود نے اس آیت

کی تلاوت کی کہ اے ایمان والو تم حرام نہ کرو ان اچھی چیزوں کو جن کو
 اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے۔

نوٹ: اس روایت کو مسلم نے بھی اپنی صحیح کتاب النکاح میں لکھا
 ہے اور اب قائم فرمایا ہے کہ باب نکاح المتوعہ

فتح الباری کہ قولہ ان نکاح المرأة بالشوب ای الی اجل فی
 کی عبارت النکاح المتوعہ

عمدۃ القاری کہ قولہ ثم رخصتانا نکاح المتوعہ
 کی عبارت بالشوب هذا نکاح المتوعہ

ترجمہ: دونوں شارح فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں نکاح
 سے مراد۔ نکاح متوعہ ہے۔

اہل اسلام کو دیانت کا واسطہ کریم و عوانصاریتے ہیں

ارباب انصاف جبہ اجتہاد نے اسلام میں متوعہ حلال تھا۔ اس
 وقت ممتوعہ عورت حلال تھیں ہمارا سوال ہے اس وقت

وہ کیا تھی اگر زوجہ نہ تھی تو حلال کیوں تھی اور اگر زوجہ تھی
 تو معلوم ہوا کہ ممتوعہ بھی شریعت میں زوجہ ہے اور اس کو

زوجیت سے خارج کرنا دوسرے معنوں میں اصحاب کو
 زانی ثابت کرنا ہے کیونکہ وہ متحرک تھے۔ خلاصہ اہلسنت

کے بلند پایہ علامہ نے ممتوعہ کو زوجہ اور متوعہ کو نکاح تسلیم کیا اور
 جو لوگ اس بات سے انکار فرماتے ہیں ان کی نادانی اور

کم علمی ہے۔

رسالہ حرمت و طلاق کی ڈگری بھی سنئے

حسن الدین سہروردی نے اپنے رسالہ حرمت منہ ص ۳۶ میں یہ ردنا بھی لکھا ہے کہ زوجہ کا لفظ قرآن پاک میں جہاں بھی آیا ہے اس سے مراد نکاح دائمی مطلق عورت ہے مثلاً جناب آدم کے قصہ میں ہے وزریتك الجنة اور چونکہ عودہ سے نکاح دائمی نہیں ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے۔

جواب اثبات الشی نفی ماعداء نہیں ہے!

ادبائے انصاف اگر قرآن میں لفظ زوجہ زیادہ تر اس عورت کے بارے میں استعمال ہوا ہے جو منکوحہ بکاح دائمی ہے تو اس سے اس منکوحہ کا صرف زوجہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ اثبات عمومیت کے زوجہ ہونے کی نفی نہیں کرتا کیونکہ علم متفق میں ثابت ہے کہ اثبات اعلیٰ نفی مابعداء نہیں کرتا۔

طلاق سہروردی کی ایک اور شرعی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی صحاح ستہ میں بے شک لفظ زوجہ اور لفظ نکاح یعنی متعہ اور متعہ میں استعمال ہوتے ہیں مگر یہ استعمال مجاز ہے اور معنی مجازی پر معنی حقیقی کے احکام جاری نہیں ہوتے مثلاً شاگرد مجازی بیٹا ہے اس پر حقیقی بیٹے کے احکام جاری نہیں ہوتے۔

جواب اگر متعہ زوجہ نہیں ہے تو کیا صحابہ کرام زنا کا تھے

آغا ناسلام میں اہلسنت کی صحاح ستہ گواہ ہے کہ صحابہ کرام متعہ زنا تھے اور اگر متعہ عورت زوجہ نہیں ہے اور عقود متعہ نکاح نہیں ہے تو کیا ابتداء اسلام میں صحابہ کرام متعہ کی صورت میں زنا کرتے تھے اور قرآن پاک میں آیا ہے وازواجہ امہاتکم کہ نبی کریم کی بیویاں تمہاری ماٹیں ہیں لفظ ام معنی جھڑی میں استعمال ہوا ہے اور معنی حقیقی کے بعض احکام اس معنی مجازی کے لئے ثابت ہیں نبی کریم کی ازواج امت کی اس طرح ماٹیں نہیں ہیں کہ تمام امت ان کے پیٹ سے پیدا ہوئی ہے اور امت سے ان ازواج کو پردہ نہیں ہے البتہ جس طرح حقیقی ماں سے نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح ازواج شجر سے نکاح نہیں ہو سکتا۔

سنی طلاق کی ایک اور شرعی ملاحظہ ہو

حدیث کتب شیعہ میں ہے کہ ملعون من نکح بھیمۃ اور جس طرح یہاں نکاح یعنی بدکاری ہے اسی طرح متعہ میں نکاح یعنی بدکاری ہے۔
جواب آغا ناسلام میں جب صحابہ متعہ کرتے تھے ملاحظہ آتو ان کا نکاح متعہ کیا معاذ اللہ بدکاری تھا۔

مولوی محمد علی جانناز کی شرکی اور خرافات

موصوف اپنی کتاب حرمت ممتنعہ میں لکھتے ہیں کہ ممتنعہ زوجہ اور بیوی اس لئے نہیں ہے کہ زوجیت کے لئے جتنے احکام ہیں ان میں سے کسی کا بھی اس ممتنعہ پر اطلاق نہیں ہوتا

جواب علامہ نے نیشہ کی خاطر تمام ایڈور مجھو بولنے کے توڑ دیئے

ارباب انصاف تھق اور افسوس ہے اس جانناز پر کہ جتنے نیشہ کی خاطر جھوٹ بولنے کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔

شیعہ مذہب کی فقہ کی تمام کتابیں حاضر اور موجود ہیں۔ اور ان میں مثلاً مخرج لمع وغیرہ سب میں لکھا ہے کہ ممتنعہ عورت پر عدلت واجب ہے اور عدلت زوجہ پر ہی واجب ہوتی ہے۔ پس ممتنعہ زوجہ ہے۔

اعتراض یہ ہیں ایک حکم ثابت ہونے سے ممتنعہ عورت ملاحظہ کسی طرح زوجہ بن گئی۔

جواب ازواجِ نبی کریم ص ۴۰۰ صرف ایک حکم ثابت ہونے سے ملاحظہ نہیں کسی طرح تمام امت کی بن گئیں۔

اس باب انصاف:۔ نبی کریم ص ۴۰۰ بیویاں بے شک امت کی مائیں میں مگر صرف ایک حکم ہے کہ ان سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ممتنعہ عورت کا زوجہ ہونا بھی سمجھ لیں۔

شاہ عبدالعزیز کی تحفہ مسروقہ میں

ایک اور ڈگڈگی ملاحظہ ہو!

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشعاع عشریہ ص ۳۳ باب ۱۰ مطالعین عمر طعن ۱۱ میں صاحب تحفہ فرماتے ہیں کہ اسلام نہ صرف چار ازواج کی اجازت دی ہے اور ممتنعہ کو چار سے زیادہ عورتوں سے کیا جا سکتا ہے۔ پس ممتنعہ عورت زوجہ نہیں ہے اگر زوجہ ہوتی تو پھر چار سے زیادہ عورتوں سے منکر صحیح نہ ہوتا۔ اور کافی شریف میں لکھا ہے کہ شیعوں کے امام نے فرمایا ہے ممتنعہ عورت نہ چار سے ہے اور نہ ۷۰ سے خلاصہ صاحب تحفہ کا مقصد یہ ہے کہ جو عورت چار ازواج کے علاوہ کسی کے پاس ہوگی وہ اس کی زوجہ نہیں ہوگی پس اس سے جماع کرنا زنا شمار ہوگا اور مرد زنا کار اور عورت زانیہ ہوگی۔

جواب چار کے عدد میں ازواج کو منحصر کرنے والا گستاخ

نبی اور کافر ہے نبی کریم کی ازواج وقت وفاق تھیں

ارباب انصاف عالم اسلام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہمارے نبی کریم نے جب وفات پائی تھی تو انجناب کی اس وقت ۹ بیویاں تھیں اور امام حبیبہ امام سلمہ ما سودہ بنت زیدہ و زینب بنت جحش و جویریہ بنت حارث و صفیہ بنت محی۔

۲۳ میمونہ بنت حارثہ، عائشہ بنت ابوبکر، حفصہ بنت عمر
 ارباب انصاف۔ ہمارا نادان ملاں سے سوال ہے کہ اگر چار
 سے زیادہ جو عورت کسی کے نکاح میں ہوگی وہ زوجہ نہیں ہے۔ تو
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدعا ازواج کس طرح ہوگی اور جناب عائشہ اور
 حفصہ کا تو آنحضرت اور نواں درجہ ہے پھر عائشہ اور حفصہ کو
 زوجہ رسول اللہ کس طرح کہا جاتا ہے پس چار کے علاوہ جو
 عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تھیں بقول ملاں وہ ازواج نہ تھیں تو
 کیا تھیں اور آنجناب نے ان کو گھر میں بطور بیوی کے کس
 طرح رکھا ہوا تھا۔ جو عورت چار میں شمار نہیں ہے اور وہ
 زوجہ نہیں ہے اور اس کا حق ہر زانی اور وہ خورزا نہیں ہے
 تو ایسا عقیدہ رکھنے والا گستاخ نبی ہے کافر ہے۔ کیونکہ اس
 نے عائشہ اور حفصہ کو زوجہ ہونے کے شرف سے نکال دیا ہے۔

اعتراض ملاحظہ

چار عورتوں سے زیادہ ازواج رکھنا امت کے لئے منع
 ہے اور نبی پاک کے لئے جائز ہے

جواب ملاحظہ

ہمارا مقصد حاصل ہو گیا کہ چار سے تعداد اگر بڑھ
 جائے تو یا بخیر کو بھی زوجہ کہا جاتا ہے اس کو زانیہ نہیں کہا
 جاتا اور نہ نبی پاک کے حق میں گستاخی لازم آئے گی۔
 خلاصہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ۹ ویں زوجہ ہونا ہمارے لئے
 شاہ بعد المعزین کو جھوٹا کرنے کے لئے کافی ہے۔

امت کیلئے بھی بعض سنی ملاں چار سے زیادہ بیویاں
 رکھنے کی اجازت ہے ایسا صاحب تحفہ کی تکریم بکتہ میں

اہلسنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق معتزل
 از تفسیر المطالعین ص ۱۰۴ اور اب باٹ تہذیب اشنا عشریہ
 وقال القاسم بن ابرہیم یخوذ التزوج بالمتع لا انما للہ تعالیٰ
 اباح نکاح تینین یعولہ مشی بشر عطف علیہ
 بثلث و رباع بالعاو وھی للجمع فیکون المجموع
 تسعا و مثله عن النخعی وابت اب لیل
 ترجمہ :- امام اہلسنت قاسم ص ۱۱۱ براسم فسر ملتے ہیں کہ
 ۹ عداد عورتوں سے بھی شادی کرنا جائز ہے۔ کیونکہ
 اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں سے شادی کرنے کو اپنے فرمان
 مثنیٰ سے مباح کیا ہے پھر مثنیٰ پر ثمت اور رباع کا
 واو سے عطف کیا ہے اور لفظ واو جمع کے لئے آتی ہے
 ۲-۳۔ ہم کی جمع ۹ بنتی ہے پس معلوم ہوا کہ ۹ عداد ازواج
 کو ایک وقت میں گھر میں رکھنا امت کے لئے جائز ہے۔

نوٹ :- ارباب انصاف اس کو کوفور سے بڑھنے کے بعد آپ
 اس طرف توجہ فرمائی کہ اگر متدہ میں چار سے زیادہ ازواج
 رکھنا گناہ ہے اور یہ جانی ہے تو آغا ز اسلام میں یہ بے حیائی
 اصحاب کے لئے خدا اور رسول نے حلال کیوں فرمائی تھی۔

اہلسنت کی طرف سے متمتعہ کے حرام ہونے کی چوتھی دلیل
 کہ متمتعہ عورت مکملے لوازم زوجیت ثابت نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب مختلف اثناء عشریہ باب ۹ مسائل متمتعہ ۲۵
 اور باب ۱۱ اسطعن عن طلعن لا ۳۳ میں شاہ عبدالعزیز
 بچار سے یہ روایت بھی روایا ہے کہ اذا ثبت الشك
 ثبت لبوازمہ کہ جب شکھی ثابت ہوتی ہے تو
 اس کے لوازم بھی ثابت ہوتے ہیں پس جس عورت سے
 متمتعہ کیا جاتا ہے اگر بحکم شریعت وہ زوجہ ہے
 تو زوجہ کے لوازمات کا اس کے لئے ثبوت ضروری ہے
 مگر وہ لوازمات ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے متمتعہ
 زوجہ نہیں ہے اور ان لوازمات میں میراث
 سرفہرست ہے۔ نہ جس کا وارث ہونا ضروری ہے
 اور متمتعہ کو وارث نہیں ملتی اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے
 نوٹ: ارباب اصناف۔ محدث و دہلوی اور اس کی مکار برادری کا
 مقصد اس دلیل سے یہ ہے کہ متمتعہ چونکہ وارث سے محروم
 ہے اس لئے وہ زوجہ نہیں ہے بلکہ وہ زانیہ اور کبھی ہے
 اور اب ہم اولاد حلالہ کی اس دلیل کی اس طرح چیر چھا کر کرتے
 ہیں کہ بچار سے شیخین بھی قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو وہ بھی
 ٹانگے نہیں لگا سکتے۔

چنانچہ صاحب تحفہ عرض لازم فرض کر کے خیا علمی کا ارتکاب کیا ہے

مشہور سی عالم محب اللہ بہاری اپنی مشہور کتاب المسلم الثبوت
 میں لکھتا ہے ان اللزوم حقيقة امتناع الافکاک فی جمیع
 الاوقات فالعرض المزی یسکن افکاکہ عن المعروض
 فی بعض الاوقات لا یقال علیہ اللزوم

کہ عرض لازم وہ ہے جس کا اپنے معروض سے تمام اوقات میں
 جدا ہونا محال ہے اور جس معروض کا اپنے معروض سے بعض
 اوقات میں جدا ہونا ممکن ہو۔ اس کو عرض لازم نہیں کہا
 جاتا وہ معروض مفارق ہے۔

ہم شیخہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں۔ میراث۔ زوجہ کے لئے
 عرض لازم نہیں ہے بلکہ یہ عرض مفارق ہے اور اس عرض مفارق
 کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کرنا
 خیانت علمی ہے اور اس خیانت کا سہرا صاحب تحفہ کے سر پہ ہے
 اور ان کے بعد تمام اٹان سکھی پر سکھی مارتے رہے ہیں۔

میراث زوجہ کیلئے عرض مفارق ہے تو اس کا ثبوت کیا ہے

جواب۔ عائشہ نبی کریم کی زوجہ تھی اور میراث اس کو نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ۱۲۵۲ باب مزدہ ضیہ
 فقال ابو بکر ان رسول الله قال لا نورث

کہ جناب ابو بکر نے نبی کریم سے روایت فرمائی ہے کہ آنجناب نے فرمایا ہے کہ ہم نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہے۔

ارباب انصاف۔ اہلسنت و دستوں کو ہم دیانت اور انصاف کا وسیلہ دے کر عزت نکرو دیتے ہیں بقول ان کے ابو بکر صدیق ہے اور وہ راوی ہیں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا تو پھر وہ یہ بات تسلیم کریں کہ عائشہ (بغداد اللہ) زوجہ نبی پاکت نہیں ہے اور یہ کہنا کفر ہے اور اگر عائشہ زوجہ نبی پاکت ہے تو پھر ابو بکر کی روایت کی روشنی میں کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا نتیجہ یہ نکلا کہ عائشہ کو زوجہ نبی پاکت ہوتے ہوئے میراث نہیں پاکت نہیں ملی۔ اور اس بات سے یہ معلوم ہوا کہ ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت زوجہ بھی ہو اور اس کو شوہر کی میراث نہ ملے جس طرح کہ نبی عائشہ اور متعدد عورت دونوں کو زوجہ ہونے کا شرف حاصل ہے اور میراث سے دونوں محروم ہیں اور صاحب تحفہ مناظر اعظم اہلسنت کو جو ثابت کرنے کے لئے اتفاقاً کافی ہے کہ عائشہ زوجہ ہے اور میراث اس کو نہیں ملی پس معلوم ہوا کہ زوجہ کیلئے میراث عرض مفارق ہے نہ کہ عرض لازم ہے اور صاحب تحفہ نے میراث کو عرض لازم فرض کر کے اس پر عرض لازم کے احکام کو مرتب کیا پھر چونکہ متعدد کو میراث نہیں ملتی اس لئے بقول اہلسنت کے وہ زانیہ ہے اور کجی ہے۔ تو میراث جناب عائشہ کو بھی نہیں ملی لہذا ان کے بارے میں ذریت مردان نے اگر یہ فیصلہ سنایا تو کافر قسم ہو کر مرے گے

جو میراث جو کس لئے عرض مفارق ہے عرض لازم نہیں ہے

ارباب انصاف زوجہ کی تعریف چند سطریں پہلے گذر چکی ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ میراث زوجہ کے لئے عرض مفارق ہے کیونکہ اگر زوجہ کلمہ ہو یا اپنے شوہر کی قائمہ ہو یا اسلام سے مرتد ہو گئی ہو تو اس کو میراث نہیں ملتی۔ معلوم ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے اور سنی طوائف صاحبان کو جو ہوا کرتے کے لئے اتنا کافی ہے

جو سنیوں کے عقیدہ میں نبی کی بیٹی کو میراث نہیں ملتی

اہلسنت و دستوں نے حکم قرآن کے مخالف ابو بکر سے ایک روایت نقل کی ہے کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ نبیوں کے بیٹے اور بیٹیاں ان کے وارث نہیں ہوتے۔

سنی دستوں کی مذکورہ قرارداد سے یہ ثابت ہوا کہ میراث عرض مفارق ہے زوجہ اور اولاد دونوں سے یہ جدا ہو سکتی ہے میں معلوم ہوا کہ جس عورت کو میراث نہ ملے وہ جائے کجی ہونے کے زوجہ ہو سکتی ہے جس طرح کہ تمام ازواج نبی کو میراث نہیں ملی مگر وہ ازواج ہیں اور اگر سنی علماء میراث زوجہ کو عرض لازم قرار دیتے کے بھند ہوں۔ تو ہم شیخہ غیر البربر یہ یہ کہتے ہیں کہ زوجہ کی دو قسمیں ہیں

۱۔ زوجہ بیگمہ یا زوجه بیگمہ
۲۔ زوجہ بیگمہ یا زوجه بیگمہ کے لئے ہے۔

جواب نکاح متعین بشرط توارث کے میراث ثابت ہے

ارباب انصاف بعض مسائل میں بقول سنی علماء کے اجتہاد کی وجہ سے اختلاف ہوتا ہے جس طرح کہ اہلسنت کی چار فقہ میں بیہانت بھانت کے فتوے ہیں۔

ہم شیعہ خیر المیرہ یہ کہتے ہیں کہ

کتاب اہل تشیعہ شرح لمعہ ص ۲۲ کتاب النکاح ذکر کرتے

ہیں لکھا ہے کہ عن الصادق علیہ السلام ان اشترط المیراث فیہا علی شرطہا۔ اگر مرد عورت نکاح متعہ کے وقت یہ شرط کریں گے کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہوں گے تو اس کی رعایت ضروری ہے خلاصتاً لکلام کہ نکاح متعہ میں زوجین کا توارث مسئلہ اجتہادی ہے اور بعض فقہائے شیعہ کا یہ فتویٰ ہے وہ وارث بنتے ہیں اور بعض کے نزدیک توارث ان میں ثابت نہیں ہے اور آخر میں سنی دوستوں کو ہم اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ آغاز اسلام میں متعہ حلال تھا اور کسی پڑھے لکھے سنی عالم کو اس میں اختلاف نہیں ہے پس آغاز اسلام میں متعہ عورت بغیر میراث کے کس طرح صحابہ کرام کے لئے حلال ہو گی۔ اگر متعہ کبھی ہوتی ہے تو کیا صحابہ کرام کبھی کے پاس جاتے تھے یا زانیہ کے پاس تشریف لے جاتے تھے (معاذ اللہ)

سنی ملاں کی پٹاری کا ایک اعتراض یہ ہے کہ متعہ عورت پر حد نہیں ہے پس اس کو گھر میں کھنا تا تک نہیں ہے

کتاب اہلسنت تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۵۱ باب ۳۳۰ باب ۱۰ میں مناظر اہلسنت نے امام دنیا کے جھوٹوں پر ٹانگ پھیر دی ہے۔ اور پانچویں ظہر میں کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ متعہ عورت پر حدت نہیں ہے اور اگر وہ زہر ہوتی تو اس پر حدت ہوتی۔

جواب مخالف کا متعہ سے حد کی نفی کرنا سفید جھوٹ ہے

کتاب اہل تشیعہ شرح لمعہ ص ۲۱۶ کتاب النکاح فصل ۴

میں لکھا ہے کہ جب مدت متعہ گزر جائے تو شوہر اس کو مدت بخشنے سے متعہ عورت دو مہینے یا ۴۵ دن حدت رکھے اور اگر اس کا شوہر وفات پائے تو متعہ پر حدت وفات بھی ہے اور اگر وہ حاملہ ہے تو ابعدالصلین اس کی حدت مزید تفصیلات کے لئے کتاب شرح لمعہ کی طرف رجوع کیا جائے۔

الاعتراض صاحب تحفہ نے ایک روزنا یہ بھی رویا ہے کہ متعہ کو طلاق اور ظلماً ایلاً اور لعان بھی نہیں ہوتا۔

جواب یہ مسائل اجتہادی ہیں ان میں اختلاف کوئی حرج نہیں ہے

ارباب انصاف۔ دیانتداری سے ہم نے اہلسنت دوستوں کی

کتاہوں کو پڑھا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ ان کا اسلام بھانت بھانت
 کچھ اقوال کی کچھ پڑی ہے ایک ہی مسئلہ میں امام اعظم نعمان اپنی انگ
 ڈگڈگی بجاتا ہے اور میرا شافعی اسی مسئلہ میں اپنی پٹاری سے دھرا
 حکم نکالتا ہے اور حضرت مالک اسی مسئلہ میں اپنی انگ شرعی
 چھوڑتا ہے اور احمد صاحب اپنا ظن پورہ انگ بجاتے ہیں۔
 اور اہل حدیث سنی کے نزدیک یہ چاروں امام اہل بدعت
 ہیں اور کھوٹے ٹکے ہیں اور اگر سنی بھائی اپنے علماء کی
 اس طرح صفائی دین کے مسائل اجتہاد میں اختلاف ہوتا
 ہے۔ اس سے اہل حدیث اور چار امام مسائل میں اختلاف
 رکھتے ہیں تو ہم شیعہ غیر اہل یہ یہ کہتے ہیں مسائل اجتہاد یہ
 میں ہمارے علماء کا بھی اختلاف ہوتا ہے اور جس عورت
 سے متوکیا جائے شیعہ فقہاء کے نزدیک اس کو ظہار
 واقع ہوتا ہے۔ اور بعض فقہاء کے نزدیک متوہ
 عورت کے لئے لعان اور ایلام بھی ثابت ہے۔
 اور متوہ کے لئے طلاق اس لئے نہیں ہے۔ کہ
 شوہر کا اس کو مدت بخش دینا یا مدت مقررہ کا
 گذر جانا ان دو امروں کو شرط بعیت ہے قائم مقام طلاق
 کے قرار دیا ہے تفصیلات کے لئے شیخ مولانا کی کتاب شرح لمعہ
 یا دیگر کتب فقہیہ کی طرف رجوع کیا جائے اور اجتہاد اسلام میں
 اصحاب کا متوکرنا اور صحابیات کا متوکرنا سنی علماء
 کو جھٹلانے میں کافی ہے۔

مسئلہ متوہ میں سنی مناظر کا بہت بڑا جھوٹا مناظر ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب متحدہ اشیا و عشرہ باب ۲۵۲ میں مسائل
 متوہ میں لکھا ہے کہ شیعہ فقہاء خود تسلیم کرتے ہیں کہ
 مرد اور عورت میں متوہ کے باعث زوجیت ثابت نہیں ہے
 کیونکہ کتاب اعتقادات ابن بابویہ میں لکھا ہے کہ مرد کے لئے
 عورت کو طبع چار اسباب میں نکاح۔ اور ملک میں متوہ اور تحلیل

جڑا۔ اگر متوہ حرام ہے تو ابو بکر کی بیٹی نے متوہ کیوں کیا تھا

سنی مناظر نے متوہ سے زوجہ ہونے کی نفی کی فقہاء
 شیعہ کی طرف نسبت دے کر سفید جھوٹ بولا ہے۔
 آج تک کسی شیعہ فقہیہ نے متوہ سے زوجہ ہونے
 کی نفی نہیں فرمائی ہے اور ابن بابویہ کی عبارت میں
 نکاح کے بعد متوہ کو ذکر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ ذکر
 الخاص بعد العام ہے کافی قول تعالیٰ *حائضوا علی الصلوٰۃ
 والصلوٰۃ الوسطیٰ* میں ذکر عام کے بعد ذکر خاص ہے۔
 نکاح میں متوہ داخل ہے اور دونوں سبب حلیت زن ہیں
 اور چونکہ بعض سنی ملاں متوہ کو حرام جانتے ہیں ان کی تکذیب
 کے لئے ابن بابویہ نے نکاح کے بعد متوہ کو ذکر الخاص بعد العام کے
 عنوان سے بیسیاں تفسیر فرمایا ہے اور یہ تاجکسید کی
 خاطر ہے۔

چاپ لفظ نکاح معنی جنس اور اس کی
ایک نوع میں مشترک ہے۔

تقانون ابوعلی سینا کے شارح قرشی نے باب حیات قابض میں
لکھا ہے کہ لفظ دق معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے
اور لفظ جرم معنی جنس اور اس کی ایک نوع میں مشترک ہے اسی طرح لفظ
نکاح معنی جنس اور اس کی ایک نوع دائم میں مشترک ہے اور عبارت
ابن بابوہرین نکاح سے اور دائم سے کہتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں متعہ کا
ذکر ہے اور عام کی نفی سے عام کی نفی لازم نہیں آتی اگر متعہ نکاح
دائم کی زوجہ میں ہے تو اس کی زوجیت کی مطلق نفی لازم نہیں آتی۔

نوٹ

۱۔ باب انصاف :- تفصیلات کے لئے تشبیہ المطاعن
مؤلف السید محمد قسلی اور نرصد اشاعت عشریہ ص ۲۸۹
مؤلف علامہ مرزا محمد کامل شہید ثالث کوہ بڑھیں۔ ان
دونوں شیعہ علماء نے مذکورہ دونوں کتابیں تحفہ اشاعت عشریہ
کے جواب میں لکھ کر نا صبیبت اور سنیت کے تاثرات
میں آخری شیخ مخلوک دیا ہے اور امت شلیت ایڑی چوٹی
کا زور لگانے تو بھی ان کتابوں کا جواب نہیں لکھ سکتے۔ اور اس
بات کا خاص خیال رکھیں کہ اگر متعہ زنا ہے تو اسلام نے
اس کو صحابہ کے لئے حلال کیوں فرمایا تھا۔

اہلسنت کی طرف سے حرمت متعہ کی پانچویں دلیل کہ
ممتوعہ عورت میں بالبدامت احسان نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعت عشریہ ص ۲۸۹ باب ۱۰ مطاعن
عمر طعن ۱۱ میں پھر سے مناظر اہلسنت نے یہ ردنا رویا ہے کہ
قرآن کریم میں جہاں بھی عورتوں سے تحلیل استمتاع کا ذکر آیا
ہے وہ مقید ہے احسان کے ساتھ اور بالبدامت زن متعہ میں
احسان نہیں ہے اور رشید خود متعہ کو سبب احسان شمار نہیں کرتے
اور حد درجہ اس پر جاری نہیں کرتے۔ سنی مناظر کا مطلب یہ ہے
کہ چونکہ متعہ میں احسان نہیں ہے لہذا متعہ حلال نہیں ہے اور
اب اس دلیل کی ہم اس طرح پیر چھارہ کہتے ہیں کہ شلیت کے
میدیکل کالج کے تمام سرمن اس کی مردت سے عاجز نظر آئیں۔

جو صاحب کا اپنا اقرار کہ متعہ بغیر احسان کے بھی حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعت عشریہ ص ۲۸۹ باب ۱۰ میں
لکھا ہے کہ اہلسنت اباحت متعہ اور اجتراد اسلام اشکارا می کنند
کنن بقاء اباحت را انکار می کنند

اہلسنت ابدانہ اسلام میں متعہ کے حلال ہونے کا انکار
نہیں کرتے لیکن وہ بقاء ما بدامت کا انکار کرتے ہیں۔
نوٹ :- صاحب تحفہ کی نگلیب کے لئے مذکورہ عبارت ہی کا ثبوت

اگر متبعہ بغیر احسان کے حلال نہیں بلکہ زنا تو پھر نیز نا ابتدا
 اسلام میں بنت ابی بکر اور صحابہ کرام کیلئے کس طرح حلال تھا
 ارباب اختلف۔ آپ نے دیکھا کہ اس نام کے محدث کو خدا نے ذلیل
 کس طرح کیا ہے اور اس کے اپنے قلم سے لکھو ایسا ہے کہ متبعہ
 حلال ہے اور اب ہم اپنے سنی دوستوں کو دعوت فکرو دیتے ہیں
 کہ متبعہ حرام ہے تو پھر بقول صاحب متفق کے ابتداء اسلام میں
 سنی لوگ کس طرح متبعہ کو حلال جانتے تھے۔ اور اگر ہمارے
 سنی دوست بعد میں اس عقیدہ پر کہ متبعہ میں احسان
 نہیں ہے اور متبعہ زنا ہے تو پھر ان کو اس طرح ہم دعوت
 فکرو دیتے ہیں کہ متبعہ کو ایو بکر کی بیٹی اسامہ نے بھی کیا ہے اور
 امام اہلسنت ابن جریر نے ۷۰ عورتوں سے متبعہ کیا ہے بلکہ

امیر معاویہ نے بھی متبعہ کیا ہے۔ بلکہ تابعین اور صحابہ کرام
 میں سے کئی عزم لوگوں نے متبعہ فرمایا ہے اور بقول سنی دوتوں
 کے متبعہ میں احسان نہیں لہذا متبعہ حلال نہیں ہے بلکہ
 زنا ہے تو کوئی سنی اس بات کی صفائی پیش کرے کہ یہ
 متبعہ والا زنا صحابہ کرام کے لئے ابتداء اسلام میں کس
 طرح نبی کریم نے حلال فرمایا تھا۔ گویا متبعہ اگر صحابہ
 کریں تو حلال۔ اگر دوسرا کرے تو زنا۔

جو متبعہ نکاح ہے اور متبعہ میں احسان ہے
 اور یہ سنی علماء کا فیصلہ اور صاحب متفق کے دہن میں خاک ہے
 جو علامہ مکتب اہلسنت تفسیر قرطبی ج ۱۳ ص ۱۳۷
 لہ مختلف العلماء من السلف والخلف ان المتبعہ نکاح الی
 اجل الامیرات فیہ والعزیزۃ تقع عند انقضاء الاحبل
 ترجمہ اگلے پچھلے علماء اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں رکھتے
 کہ متبعہ بھی مدت معین تک نکاح ہے اور اس نکاح میں
 میراث نہیں ہے اور عورت اور مرد میں مدت گذر جانے
 کے بعد بغیر طلاق کے عدالت واقع ہو جاتی ہے۔

نوٹ۔ امام اہلسنت علامہ قرطبی بھی سنیوں کا بلند پایہ امام
 ہے اور اس نے یہ رپوٹ دی ہے کہ تمام سنی متبعہ کو نکاح
 مانتے ہیں۔ اور ہم شیعہ غیر البربر سنی دوستوں کو دعوت فکرو
 دیتے ہیں کہ جب تمہارے علماء نے متبعہ کو بھی نکاح مان لیا
 ہے تو پھر متبعہ میں احسان مانتے سے انکو کیار کا وٹ ہے۔
 ایک صفحہ پہلے میں نے ثبوت دیا ہے کہ اہلسنت ابتداء
 اسلام میں متبعہ کو حلال مانتے ہیں اور اب حوالہ دیا ہے کہ سنی علماء متبعہ
 کو نکاح بھی مانتے ہیں اور جب نکاح بھی مان لیا اور حلال بھی
 مان لیا تو پھر احسان کا مہمانہ اور متبعہ حرام کہنا اس کا مطلب یہ ہوا
 کہ یہ اپنے آپ کو جھٹلاتے ہیں اور ان کو شرم میں آتی۔

اگر سنی علماء بحث برائے بحث کا شوق رکھتے ہیں تو ان کا یہ
شوق بھی ہم پورا کرتے ہیں احسان کی معنوں میں مشترک ہے

۱. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر جامع القرآن ص ۱۵۷ النساء

۲. اہلسنت کی معبر کتاب توری شرح صحیح مسلم

۳. اہلسنت کی معبر کتاب تاج المصادر

۴. اہلسنت کی معبر کتاب اعراب

عزائب القرآن و مقدمات الاحسان فی القرآن بیان
کی عبارات - احدها الحمیہ و ثانیہا الفقه و
ثالثہا الاسلام و رابعہا کونہما ذات زوج

ترجمہ - قرآن پاک میں احسان کی معنوں میں آیا ہے -

۱. آزادوں یا پاکدامنی سے اسلام سے عورت کا شادی شدہ ہونا
محضین غیر محسنین کا ایسا معنی کیا جائے کہ جسے صحابہ کرام کا زنا
کار ہونا لازم نہ کہے۔ اور وہ معنی ہے کہ تم پاکدامنی کے ارادہ
سے عورتوں کو طلب کرو۔ اور نکاح متدین یہ معنی حاصل ہے اور اگر
احسان کا ایسا معنی کیا جائے جو نکاح متدین میں جائز نہیں ہے اور سی
وجسے متدین کو زنا قرار دیا جائے تو ایسا اسلام میں جب صحابہ کرام متدین
کرتے تھے تو کیا وہ معاذ اللہ نہ کرتے تھے دو ٹوک بات ہے اگر متدین
زنا کار کی ہے زہلی یا زہلی سے متدین وہ جیاتی اور بے غیرتی ہے تو
اس کا شرف سب سے پہلے صحابہ کرام کو حاصل ہوا ہے -

سنی علماء کا فیصلہ کہ آیت متدین احسان کا معنی ہے
پاکدامنی اور یہ شیعوں کی فتح ہے

۱. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر مدارک ص ۳۶۱ ۱۲ از نسفی

۲. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۶۹ ۲۶ النساء

۳. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۲۷ ۵۲ آیت متدین

۴. اہلسنت کی معبر کتاب احکام القرآن بحصاص ص ۱۳۷ ۲۶

۵. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر حقانی ص ۲۸

۶. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر وسطی ص ۱۷۱ اور اور

۷. اہلسنت کی معبر کتاب تفسیر الکواشی ص ۱۷۱ اور اور

بیضاوی کی و الاحسان العفة فانہا تخصین للنفس

عبارت عن اللوم والعقاب

قرطبی کی و محسنین نصیب علی الحال و معناه

عبارت متعطفین عن الزنا غیر زانیین

آیت متدین محسنین حالت پر منسوب ہے اور معنی یہ ہے کہ تم پورے دن

کو طلب کرو اس حال میں کہ زنا سے تم پاکدامنی کا ارادہ کرو۔

تفسیر حقانی محسنین تم مال کے زہریلے کے معاذ اللہ پاکدامنی کیلئے نہ

کی عبارت کہ کہ شہوت زنی کیلئے ان کو نکاح میں رکھو۔

احکام القرآن حکوون بہ محسنین عفاف غیر مصافحین

کی عبارت لفظ دار متدین سے زہم کی نفی یہ حکم خاص ہے

یعنی زہم نکاح و اہم میں ہے نکاح متدین نہیں ہے۔

اہلسنت کی طرف سے حرمت متوعہ کی چھٹی دلیل کہ نکاح اور طہ پاک میں کی اجازت کے ساتھ قرآن میں متوعہ کی اجازت نہیں ملی

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعتیہ ۲۵۵ باب ۹

نہاگ متوعہ میں پجارسے متناظر نے یہ نہ فرمایا ہے کہ قرآن پاک میں نہ فرماتا ہے کہ جو لوگ آزاد عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے تو وہ اغیزہ رکھیں اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر ایک سے زیادہ آزاد عورتوں میں تم عدل نہیں کر سکتے تو ایک آزاد کو نکاح میں رکھو یا اغیزہ رکھو۔ مخلصہ نکاح اور ملک یمین کی اجازت کا ذکر نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ متوعہ کرنا حرام اور فعل زنا ہے۔

۳۔ صاحب تحفہ پاک گل ہے اپنے آپ کو جھٹلاتا،

دلیل تجسیم کے بیان میں ذکر ہو چکا ہے کہ تحفہ اشاعتیہ ۳۶ باب ۲ کیو ۹ میں لکھا ہے کہ اہل سنت اجتہاد اسلام میں متوعہ کے حلال ہونے کا انکار نہیں کرتے سنی دوستوں کو دعوت نکمہ ہے کہ تم نے اجتہاد اسلام میں متوعہ کو حلال کس طرح مان لیا۔ اور تمہارے صحابہ کرام بھی عجیب لوگ تھے۔ جب نکاح اور ملک یمین کے ساتھ متوعہ کی اجازت ہی نہیں ہے تو گویا اصحاب متوعہ نہیں کرتے تھے بلکہ وہ زنا کرتے تھے۔

اگر متوعہ بالکل ہی حرام ہے تو سنو کہ امام بخاری اور امام مسلم نے متوعہ کے حلال ہونے کی حدیثیں کیوں لکھی ہیں

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری چوتھے کتاب النکاح باب ما یکرہ من البیتل والنساء چوتھے باب نہی عن نکاح المتعداخر

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم چوتھے باب نکاح المتعد

بخاری کی ماہن مسعود عبد اللہ کہتا ہے کہ نبی پاک نے ہم کو نکاح متوعہ کی اجازت عیارت لادی اور یہ لڑتے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام متعجبو بخاری کی چوتھے باب جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس آیا اور کہا کہ قد اذن لکم ان تتمتعوا فاستمتعوا کہ تم کو متوعہ کی اجازت ہے۔

صلم کی ماہن جابر بن عبد اللہ صحابی بیان کرتا ہے کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عیارت لادی اور ابو بکر کے زمانہ میں کان شتیق متوعہ کرتے تھے حتیٰ کہ عمر نے منع کیا۔ اور جابر اور سلمہ بن اکوع سے وہی بخاری والی

روایت مسلم میں ان الفاظ کے ساتھ ہے کہ قد اذن لکم ان تتمتعوا یعنی متعوا النساء کہ تم کو عورتوں سے متوعہ کی اجازت ہے۔

فرسٹ لٹریل سینوں کے پاپ پال صاحب تحفہ کے متوعہ کی نکاح اور نک یمین کے ساتھ قرآن میں اجازت نہیں آئی اس لئے متوعہ حرام ہے ہم شیعوں کو یہ کہتے ہیں کہ اگر متوعہ حرام ہے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی صحابہ کو اجازت کیوں دی۔ کیا حضور نے صحابہ کو حرام فعل کی اجازت دی تھی۔

۱۲ عدد مفسرین کی گواہی کہ متواتر ابتدا اسلام میں جلال تھا
صاف مختلف کا جھوٹا ہونا روز روشن کی طرح ثابت ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۵
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۵۲
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۲
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۲
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مراغی ص ۵۲
۶. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر وحیدی ص ۱۰
۷. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ترجمان القرآن ص ۶۲۳ ۱۲ پٹ
۸. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر بیضاوی ص ۲۲
۹. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح التفسیر ص ۴۱۲
۱۰. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۳ ۱۲
۱۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقانی ص ۲۲
۱۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی

تفسیر کبیر کام انالا لشکران المتعہ کانت مباحہ
عبارت آیتا اسلام میں متعہ کے مباح ہونے سے ہم انکار نہیں کرتے
ابن کثیر کی علامت کہ ان المتعہ کانت مشروعاً فی اجداد اسلام
عبارت اس میں شک نہیں ہے کہ متعہ کی ابتدا اسلام میں جائز تھی
مراغی کی کان المتعہ مرخصاً فی اجداد اسلام
عبارت آیتا اجداد اسلام میں جائز تھا۔

غرائب القرآن واقفوا علی انها کانت مباحہ فی اول الاسلام
کی عبارت اعلیٰ کا اتفاق ہے کہ ابتداء اسلام میں متعہ مباح تھا
فتح التفسیر المتعہ الزی کان فی صدر الاسلام

کی عبارت اعلیٰ کے علاوہ فرماتے ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں مباح تھا
تفسیر قاسمی المتعہ کان مشروعاً فی ابتداء الاسلام
کی عبارت آیتا اسلام میں غریب کی متعہ کے بارے میں جاننا تھی
تفسیر قرطبی وقال لجمہور المتعہ الزی کان فی صدر الاسلام
کی عبارت اعلیٰ بقول بڑے علماء کے متعہ صدر اسلام میں مباح تھا۔
تفسیر وحیدی فنا استمتعہ بہ منہن انہم لم یؤلفوا لکما
کی عبارت اعلیٰ ہے کہ متعہ شروع اسلام میں جائز تھا۔

ضیاء القرآن میں پیر کش شاہ لکھتے ہیں کہ متعہ کو حجر الوداع کے
کی عبارت اس موقع پر عربی پاکت نے حلام کر دیا تھا۔

نوٹ: اگر گویا متعہ ۱۰ ہجری تک حلال رہا پھر حرام ہو گیا ہے بقول ائمہ

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور شیخ دعوت فکر ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۹۲
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب نووی شرح صحیح مسلم ص ۱۱۷
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب ادجز المسائل شرح موطا ص ۹۲
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب المملی ص ۵۱۹ ۹۲ از ابن حزم
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب معالم السنن مع مختصر سنن ابی داؤد ص ۱۸
۶. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الودار ص ۱۵۲ ۲۲

۷. اہلسنت کی معتبر کتاب شرح زرکانی علی موطن ۱۵۲ ذکر متو

۸. اہلسنت کی معتبر کتاب برقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۳ ۶۲

۹. اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المراد ص ۲۵ ۲۶

فتح الباری میں جاء عن الاوائل الرخصة فيها ای المتعد
کی عبارت سے پہلے والے علماء سے متو کے بارے اجازت بقول ہے
نوی شرح سلم ثبت النکاح المتعد کان جائزاً فی اول الاسلام
کی عبارت سے ابتدا اسلام میں نکاح متو کی اجازت ثابت ہے
المصلیٰ کے نکاح المتعد کان حلالاً علی عبد رسولہ اللہ
عبارت سے نبی کریم کے زمانہ میں نکاح متو حلال تھا۔
معالم السنن نکاح المتعد کان مباحاً فی صدر الاسلام
کی عبارت سے ابتدا اسلام میں متو مباح تھا۔

سنی طائفہ ہر کا پیالہ پی سکتا ہے مگر ان ۷۱ حوالہ جات کی

ارباب انصاف ۲۱ عدد علی دو بیان پیش کیا ہے کہ متو حلال تھا اور
صاحب تحفہ اور چند علماء اس کے چیلے فرماتے ہیں کہ متو بالکل حرام ہے
ہم سنی دوستوں کو یہ منہف قرار دیتے ہیں کہ یا تو وہ ۲۱ عدد سنی
علماء جھوٹوں کا ٹولہ ہے اور یا صاحب تحفہ جھوٹوں کا کپتان
ہے۔ اور صحابہ کا متو کرنا تو اسے ثابت ہے اگر متو شریفوں
کا کام نہیں بلکہ یہ فعل کیسے لوگوں کا کام ہے تو میں صحابہ سے
متو کیا ہے وہ کس گروہ میں شامل ہے اور بہت ابی بکر کا متو
کرنا توام نزاع کو حل کر دیتا ہے۔

صاحب تحفہ کا ایک اور جھوٹا حوالہ کہ متو قرآن کی ولایت سے

کتاب اہلسنت تمغا شامیہ ص ۳۲ میں لکھا ہے کہ

کیات قرآنی صریح ولایت پر حرمیت متو مکتبہ کہ آیات قرآنی
متو کے حرام ہونے پر صاف ولایت کر رہے ہیں۔

نوٹ :- اب ہم اس دلیل کی اس طرح چیر بھاڑ کرتے ہیں کہ عثمانی
میڈیکل کالج کے کام سرجن اس کی سرجری سے عاجزی کا اقرار کریں
جو انہوں نے علمائے صاحب تحفہ کو اس دعویٰ میں جھٹلایا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری ص ۱۲۱ غزوہ خیبہ
افہل مجد من وطنی نکاح متو لاکلا اصحاب مالک

قالوا لا یبدلانہ لیس من تحلیم القرآن

ترجمہ :- چونکہ متو سے جامع کرتا ہے کیا اس پر حد جاری کی جائے گی
امام مالک کے اصحاب میں سے زیادہ کا زمانہ ہے کہ اس پر حد جاری
نہ کی جائے گی کیونکہ متو قرآن کی رو سے حرام نہیں ہے۔

نوٹ :- ارباب انصاف صاحب تحفہ کو ان ۲۱ عدد علماء سے بھی جھٹلایا
ہے جنہوں نے ابتدا اسلام میں متو کے حلال ہونے کی رپورٹ
دی ہے اور خود صاحب تحفہ نے اپنا نام مٹا کر اور اپنے تمام
تابعین اور اصحاب کو جھٹلایا ہے جو کہ متو کرتے تھے۔

کیا اصحاب متو کر کے قرآن کے خلاف بغاوت کرتے
تھے؟ اصحاب متو کر کے گویا زنا کرتے تھے معاذ اللہ۔

جامعہ میز معاویہ کے تمام محققین کو چیلنج کہ اگر وہ حرمت
متوعہ قرآن دکھادیں تو دس ہزار نقد انعام ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرتا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور
خیانت علمی کرنے والے کو سوائے لعنت کے اور کچھ ہی نصیب نہ
ہو گا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ان اولادِ حلالہ کا علم منطقی پڑھتے
پڑھتے لعنت زدہ سرگنجا ہو جاتا ہے مگر یہ زیدۃ العلماء تمام عمر
عقل سے ماری ہی رہتے ہیں بلکہ عقل کے یہ لوگ بدترین دشمن ہیں
جامعہ صدیقیہ و فاروقیہ و عثمانیہ کے نام نہاد

محققین سے ایک سوال

گز بھر کی زبان نکال کر جو کچھ سر سے لے کر ٹپڑے پاؤں تک نزد
لگا کر کہتے ہیں کہ متوعہ حرام - متوعہ ذنا - ہمارا ان سے یہ ایک
سوال ہے کہ قرآن پاک سے وہ ایک ایسی آیت ہم کو دکھائیں
جو متوعہ کے حرام ہونے پر صراحت کے ساتھ دلالت کرتی ہو
یعنی اس کی حرمت متوعہ پر دلالت مطابقتی ہو۔ اور ہمارا
دعویٰ ہے کہ اگر اصحاب ثلاثہ قبول سے اٹھ کر آجائیں تو وہ
بھی ایسی آیت نہیں دکھا سکتے۔ لہذا قوم معاویہ حرمت متوعہ
انروئے قرآن کا ڈٹا چھوڑ دیں اگر متوعہ قرآن کی نفس سے حرام ہے
تو کیا اصحاب بعد از نبی متوعہ کے رنگ میں زنا کرتے تھے۔ اگر
متوعہ زنا کی بازی ہے تو معاذ اللہ کیا اصحاب زنا کی بازی کرتے تھے

مشکل متوعہ میں شیعوں کے خلاف سپاہ صحابہ کی توپک سا توں گولہ
کہ متوعہ روزِ خیر نبی پاکؐ نے حرام فرمایا تھا۔

کتاب السنن حرمت متوعہ بحوالہ جواز متوعہ
از قلم شیخ محمد بیٹ محمد علی جانی از مہتمم جامعہ ابراہیم سید سید لکھنؤ
میں لکھا ہے کہ کتاب شیوخ تہذیب الاحکام ط ۱۳۰۷ ج ۲ میں
کہا ہے عن علی علیہ السلام قال حسم رسول اللہ صلیوم
حیسر نکاح المتوعہ کہ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ خیر کے دن
رسول اللہ نے متوعہ کو حرام فرمایا ہے۔

نوٹ یہ اس دلیل کو سیٹھ مارا۔ خوب رنگ روشن لگا کر پیش کر رہے ہیں
اور اب ہم بھی اس کی وہ پیر چھاڑ کر تے ہیں کہ عمر فاروقؓ میں سیکل
کا لچ کا کوئی بھی سرن اس کو ٹٹائے لگا کر حرمت نہ کر سکے گا۔

۶۔ جن حدیث کی صحت کی کوئی حدیث گواہی دے وہ قبول نہیں ہے
کتاب السنن تحفہ اشماغ عشرہ ص ۲۶۶ باب ۹ مطاعن ابوبکر ط ۱۳۰۷
میں لکھا ہے کہ اہل سنت کے نزدیک حدیث وہ معتبر ہے جو محدثین
کی مستند کتابوں میں ہو مع الحاکم بالصحیح اور اس پر حدیث
کی طرف سے صحیح ہونے کا حکم ہی لگا یا گیا ہو۔

نوٹ ہم شیوخ مذکورہ حدیث کے جواب میں صاحب تحفہ کی اس تحقیق کو پیش
کرتے ہیں کہ مذکورہ حدیث کسی شیوخ محدث کی طرف سے مخلوم بالصحیح نہیں ہے

جواب اس حدیث کو مصنف تو رد کرنے کی خاطر تحریر کیا ہے

ابن شیح کی کتاب تہذیب الاحکام ص ۱۸۶ ۲۲ مسائل متوعین مذکورہ حدیث کو رد کرنے کی خاطر مصنف نے اس کو لکھا ہے اور یوں اس کی تردید فرمائی ہے فان هذه الروایة وردت مورد التقیة وعلى ما يذهب اليه مخالفوا الشيعة والعلم حاصل لكل من سمع الاخبار ان من دين ائمتنا عليهم السلام اباحة المتعد فلا يحتاج الى اللطاب

ترجمہ - مذکورہ روایت تقیہ کی وجہ سے آئی ہے اور مخالفین شیعہ کے عقیدہ پر آئی ہے اور اخبار کا علم رکھنے والوں کو معلوم ہے کہ ہمارے اماموں کے دین میں متعہ مباح ہے۔

سنی ملاں کی عاجزی اور بے بسی ملاحظہ ہو

ارباب انصاف سنی ملاں ہمارے مقابلہ میں کچھ اس طرح اپنا زینتی توازن خراب کر بیٹھا ہے کہ جس حدیث کو شیخ عالم غلط ثابت کرنے کے لئے اور اس کا جواب دینے کے لئے لکھ رہا ہے اس روایت کو اور اس کھوٹے کے کوچلا سنی عالم ہمارے خلاف پیش کر کے اپنی کم علمی کا جھانڈا پھوڑ رہا ہے اور ہم اس قاسم کے ملاں کو اس الفاظ میں یاد دیتے ہیں کہ اذا كان الغراب دبيل قوم كجيب کسی قوم کا رہنا ہوگا تو وہ قوم جباہ ہوگی۔ مذکورہ روایت آیت متعہ قرآن پاک کے خلاف ہے لہذا مردود ہے۔

جواب اس روایت کے بعض اوسى ضعیف ہیں لہذا یہ معتبر نہیں ہے

اس روایت کا ایک راوی محمد بن احمد بن یحییٰ ہے کہ اس کے بارے علامہ نے خلاصہ میں لکھا کہ یہ صاحب ضعف ہے روایت کرنا تھا اور اس کا ایک راوی حسین بن علوان ہے جس کے بارے جالکبیر میں اور رجال نجاشی میں لکھا ہے کہ عامی کوفی کہ یہ سنی ہے لہذا ہم پر یہ روایت حجت نہیں ہے نیز یہ روایت قرآن کا آیت متعہ کے خلاف ہے اور حضرت علیؑ کے عمل کے خلاف ہے نیز ہمارے مخالفین آئین کے خلاف ہے اس لئے اس کو مردود تقیہ پر عمل کیا جاتا ہے۔

تقیہ سنی مذہب کی جان ہے اور تاقیامت جائز ہے

کتاب اہلسنت صحیح بخاری ص ۱۹ ج ۹ کتاب الاکبرہ میں لکھا ہے قال الحسن التقیة الى يوم القيامة حسن بصری کہتا ہے کہ تقیہ قیامت تک جائز ہے اور قرآن پاک میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر تصقروا منهم قضاة تاری یعقوب نے حفاظہ کو تقیہ بھی پڑھا ہے۔ امام رازی نفاس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے التقیہ جائزۃ بصون النفس کہ جان بچانے کے لئے تقیہ جائز ہے اور اس آیت کی تفسیر میں ولبتت فیتا من عرش قاضی مینادی لکھا ہے کہ موسیٰ کان یباضیہم بالتقیہ جناب حنفی نے بھی تقیہ سے گوارا کیلئے اور اس رسالہ میں حوالہ موجود ہے کہ سنی کتب گواہ ہیں کہ مقام تقیہ میں انبیاء کے لئے کفر بھی جائز ہے لہذا سنی ملاں کو لفظ تقیہ سن کر دل کا دورہ کیوں پڑتا ہے

۲۲۰ البتہ اور شیخ کا اتفاق کہ امام علی کے نزدیک مستحلال ہے

اول تشیح کی کتاب تہذیب الاحکام ص ۱۱۶ ۲۲ مسائل متوع
 البتہ کی کتاب تغیر و مشورہ ص ۱۱۶ ۲۲ آیت متوع
 و مشورہ کی مقال علی علیہ السلام لولا ان عمر بنی عن المتعاص
 بجات کا مازنی الاستغنی
 ترجمہ مولانا علی قزلباشی نے کہا اگر عمر صحابہ نے متوع والے نکاح سے
 منع نہ کیا ہوتا تو بغیر کسی شق اور درہم نیت کے کوئی بھی زنانہ کرتا۔
 لوط حضرت علیؑ نے تو متع کے متع کہنے کا بابت جناب عمر کی
 خدمت فرماتے ہے اور قیامت تک ہونے والے زنانہ کی زبرداری
 جناب فاروق کے کھانا میں شامل ہے لہذا جناب امیر کی طرف
 حرمت متوع کی روایت کو مشوب کرنا عاصف جھوٹ ہے۔

۲۲۱ حضرت علی کا جناب عمر کی بہن خود متوع کرنا

کتاب ابن تشیح شرح لموع ص ۲۲ کتاب النکاح فصل ۲۰
 چاہے قدم کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ایک رات حضرت عمر نے
 حضرت علیؑ کو اپنے گھر سلا لیا اور صبح حضرت علیؑ سے کہا کہ آپ تو
 فرماتے تھے کہ آدمی کو شہر میں بغیر عورت کے رات کیلئے نہیں گزارا جانیے
 پس آج رات تو آپ کیلئے سوئے ہیں جناب امیر نے فرمایا کہ تو
 اپنی بہن سے لا چھو آج رات میں نے اس سے متوع کیا ہے
 جناب عمر نے اس بات کو دل میں رکھ لیا اور جب موقع ملا تو

متوع کو حرام کر دیا

نوٹ :- ارباب انصاف متوع تو حضرت علیؑ نے جناب عمر کی
 بہن سے خود فرمایا ہے لہذا قریم متوع کی روایات کا جناب امیر
 کی طرف نسبت دینا سفید جھوٹ ہے۔

حضرت عمر کی بہن عطا کا متوع کرنا اور پھر جناب عمر کا منع کرنا

کتاب شرح لموع ص ۲۲ فصل ۲۰

میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ جناب عمر اپنی بہن عطا کے گھر آئے
 اور ایک دودھ پینے والا بچہ دیکھا۔ غضب ناک ہو کر سوال
 کیا کہ بغیر شہر کے تو نے یہ بچہ کیسے بنا ہے اس نے کہا
 متوع سے۔ عمر نے پھر متوع حرام کر دیا۔

نوٹ ارباب انصاف حضرت ابو بکر کی بیٹی اسلمہ نے متوع
 کیا ہے اور جناب عمر کی بہن عطا نے متوع کیا ہے۔ اور
 بندہ پروردیا صادق میں اکتشاف ہوا ہے کہ حضرت عثمان کی بیٹی
 عائشہ نے بھی متوع فرمایا ہے۔

الحاصل قریم متوع کی نسبت حضرت علیؑ کی طرف کتب
 شیعہ کے وسیلہ سے دینا اتنا کہ ور ہے کہ صاحب تحف
 کو بھی یہ جرات نہیں ہوتی ہے کہ کہہ ان کو معلوم تھا
 کہ یہ گھٹیا ہیں سے اور علم مناظرہ کا جنازہ نکالنا ہے
 پھر صاحب تحف نے قریم متوع کی نسبت حضرت علیؑ
 کی طرف اپنی کتابوں کی روایات سے دیا ہے۔

جس کتاب میں اس کی روایت ہے مذکورہ تحریم متوالی روایت کو شیعوں
 خلاف پیش کر کے سنی مناظرین کی ناک کاٹی ہے بغیر چھری کے

اہلسنت کی معتبر کتاب بخاری میں ۳۲۰۰ مسلمان عمر بن الخطابؓ
 میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ کا منہ جو حرام کرنا اور علی مرتضیٰ کا اس کو
 روایت کرنا اتنا مشہور اور متواتر ہے کہ امام حسن اور محمد حنفیہ
 کی تمام اولاد نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلمانوں کے اور
 صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں وہ روایات متعدد و طرق
 سے ثابت ہیں۔

نوٹ۔ مولوی محمد علی جاننا زلفا نے اپنے رسالہ حرمت متوالی میں
 اور مولوی فیض احمد فیض نے اپنے رسالہ مستح یا زنا ص ۱۳ میں
 مکمل پر لکھی ہے اور اب ہم ان تینوں کی تحقیق کا
 اس طرح تجزیہ اور حیرت ہے کہ نواصب کے جگر پھٹ جائیں گے
 اور عقلمندی کے پرہیزچرا جائیں گے۔

جہاں اپنے مذہب کی کتاب سے مخالف کو الزام نہیں دیا جاتا

تو اب انصاف۔ صاحب تہذیبی بخاری وغیرہ سے تحریم متوالی روایت
 جو حضرت علیؓ سے روکی ہے شیعوں کے خلاف پیش کر کے قواعد
 مذاکرہ کے خلاف کھلی ہوئی بغاوت کی ہے اگر شیعوں نے سنی کتب
 کو جو حلیہ کرنا ہے تو پھر جھگڑا کیا ہے صاحب تہذیب کی مذکورہ حرکت
 اس کی بھاری و بے بسی کا روشن ثبوت ہے۔

جہاں مذکورہ حدیث کو متواتر کہنا صحیح کا صاف جھوٹ ہے

صاحب کا یہ کہنا کہ مسلم اور بخاری میں حدیث حرمت متوالی
 جناب امیرؓ سے متواتر ہے یہ دغوی سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ
 مذکورہ حدیث صرف زہری سے روکی ہے اور غیر واحد ہے اور
 ایسا غیر متواتر کہنا بالکل جھوٹ ہے۔

جہاں مذکورہ حدیث کو تمام اولاد امام حسن کی طرف نسبت دینا بھی جھوٹ
 بلا دلیل و صاف جھوٹ ہے اگر کسی میں جرات ہے تو دلیل پیش کرے
 مذکورہ حدیث کو تمام اولاد محمد حنفیہ کی
 طرف نسبت دینا بھی جھوٹ ہے۔

کتاب عمدة الطالب فی انساب آل ابی طالب میں لکھا ہے کہ جناب
 محمد حنفیہ کے ۱۴ بیٹے تھے اور مذکورہ حدیث صرف دوسری
 ہے اور دوسرے فعل کو باقی بارہ کی طرف نسبت دینا بالکل جھوٹ ہے
 اور صاحب تہذیب کی مکاری و عیاری ہے۔

جہاں زہری دشمن علیؓ کی روایت سے شیعوں کو الزام نہیں دیا جاتا

اس تحریم متوالی روایت کا راوی زہری ابن شہاب ہے۔ اور
 بیخ البلاء ص ۱۳ میں ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ زہری
 من السنن فیہن عن علی بن ابی طالب کہ زہری ابن شہاب ان
 لوگوں میں سے ہے جن کے دل جناب امیرؓ کی دشمنی سے بھرے ہوئے

تھے اور خود صاحب محض نے مقدمہ ۲۵ کی ذرا باب ۲۸ میں لکھا ہے
 کہ نورا اہلسنت لغرض اہلسنت و امیر المؤمنین از قراچہ صحت و ایت
 پس دہری کی روایت کو شیخوں کے خلاف پیش کرنا مخالف کا نادانی ہے
 جیسا کہ اس روایت کے دوران حسن اور عبداللہ پیران محمد صفیر
 ہیں اور ان کے بارے کتاب اہلسنت تہذیب التہذیب ص
 حرفہ العین میں ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ دونوں ضعیف ہیں کیونکہ
 ان میں ایک مرجع اور ایک شیعہ ہے۔

جواب بخاری فرسٹ کو اس حدیث بابت خود سنی علمائے

جھٹلایا ہے اور اقرار کیا ہے کہ مستعد کا روز
 خمیر منع ہونا غلط اور جھوٹ ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۱۱ ج ۸

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۳۹۷ ج ۲۲ مغزودہ فتح

اہلسنت کی معتبر کتاب روض الانوار ص از سہیلی

اہلسنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص خمیر

اہلسنت کی معتبر کتاب ترقۃ العینین ص

اہلسنت کی معتبر کتاب سنیات المسلول ص از شاہ الحدیث

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۲۸ ج ۹

اہلسنت کی معتبر کتاب

اہلسنت کی معتبر کتاب

عمدۃ القاری؟ قال ابن عبد البر ذکر النہی عن المتعصۃ

کی عبادت یا یوم خمیر غلط۔

علامہ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ خمیر کے دن متعصہ سے منع ملتا ہے

نرا اور المعاصم و الصحیح ابنا المتعصہ ابنا حارث عام الفتح

کی عبادت منع کہ کہ وقت تحریم متعصہ والا قول صحیح ہے

ارشاد الساری قال السیسی النہی عن نکاح متعصہ یوم خمیر

کی عبادت اشع لا یخلفہ اهل البیرو کا در واقع اصل الاثر

ترجمہ قسطی نے لکھا ہے کہ علامہ سیسی فرماتے ہیں کہ خمیر کے دن متعصہ

سے نکاح ناجائز ہے جس کو درایا ان اخبار نے ذکر نہیں کیا۔

محمد علی جانناز کو دیانت اور انصاف کی کوئی ثبوت فکر

علامہ شیعہ اور سنی ہا کہ روز خمیر متعصہ کے حرام ہونے کا انکار فرما رہے

ہیں اور سنی علماء غیر کسی مجبوری کے مسئلہ متعصہ میں امام بخاری اور

امام مسلم کو جھٹلایا ہے ہیں اور جناب نے بیگز کی تحقیق کے منکھی پر منکھی

ماری ہے اور صاحب تحفہ ص ۳ میں یہ صاف لکھا ہے کہ حرمت متعصہ

کی تاریخ مغزودہ خمیر کو قرار دینے والا حضرت علیؑ کے استدلال میں غلط

دعویٰ کرتا ہے اور یہ دعویٰ اس کی جہالت اور حماقت کا گواہ ہے

اور بخاری نے بھی عن المتعصہ زمن خمیر کے الفاظ لکھے اور زمن خمیر ہی

کے لئے ظرف زمان ہے گویا امام بخاری حرمت متعصہ روز خمیر کا قائل ہے

اور صاحب متعصہ کی تحقیق مطابق امام بخاری اجماع اور جاہل ہے۔

کیا بات ہے! کیا بات ہے! کیا بات ہے واللہ۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا آٹھواں گولہ کہ
امام پاک نے ابن عمیر کے سوال کے بعد مستہ پھیر لیا!

کتاب اہلسنت جواز مستہ ص ۳۲۸ کتاب شیعوں تہذیب الاحکام کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمیر امام باقرؑ کی خدمت میں آیا اور مستہ کے بارے سوال کیا امام پاک نے فرمایا اے حلال الی یوم القیامۃ کہ نکاح مستہ قیامت تک حلال ہے۔

..... ابن عمیر نے کہا اللیوم ان نساءک و نساءک بیغیان قال فاعرض عنہ ھین ذکرتنا مکہ سائل نے کہا کہ کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ کی عورتیں اور لڑکیاں یہ فعل کریں امام نے یہ بات سن کر اس کی طرف سے منہ پھیر لیا انتھی اس روایت کو لکھنے کے بعد مولوی محمد علی نے جہرہ فرمایا ہے کہ اگر مستہ حلال تھا تو اپنی عورتوں کا سوال آجانے پر امام نے منہ کیوں پھیر لیا۔

محمد علی جاننا زکو اپنی اس دلیل پر بہت ہی ناز ہے اور اب ہم بھی اس دلیل پر عقل کی روشنی میں جہرہ کر کے ارباب انصاف کو دعوت نکھر دیتے ہیں کہ وہ اس ماں کے جانناڑ کی کتاب سے اس کی دلیل کو پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ خاندان نبوت کے خلاف یہ کس طرح حنفیہ کرتا ہے اور بعل میں پھیر کی اور نام مزید اس والی کہاوت اس سولانا پر فٹ آتی ہے اور اسے کعبا ظن میں کس طرح نفاق اور بغض آلی نبیؐ بھرا ہوا ہے۔

چوتھا اس روایت میں مستہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے

ارباب انصاف ذرا اس روایت میں ہی حلال الی یوم القیامۃ کے الفاظ موجود ہیں کہ قیامت تک مستہ حلال ہے لہذا اس کو حرمت کا دلیل سمجھنا غلط ہے رہا یہ سوال کہ امام نے ابن عمیر کے سوال کے بعد منہ کیوں پھیر لیا اس کی وضاحت پیش کر کے انصاف پسندوں کو ہم دعوت نکھر دیتے ہیں۔

چوتھا امام نے ابن عمیر کی گستاخی کے باعث منہ پھیر لیا تھا

ارباب انصاف ایک مثال ملاحظہ ہو اگر کسی سنی شیخ الحدیث کی اٹھارہ سال کی یا کہ جوان لڑکی ہو اور ایک بوڑھا عزیز بیڑین صاف کرنے والا مسلمان اس علامہ اہلسنت کے پاس آ کر مستہ پوچھے کہ کیا کسی عزیز بوڑھے مسلمان کا اٹھارہ سال کی یا کہ نہ جوان عورت سے نکاح ہو سکتا ہے اور وہ سنی علامہ فرمائے کہ ہاں نکاح صحیح ہے ہو سکتا ہے اور پھر وہ عزیز بوڑھا فوراً کہہ دے کہ اچھا آپ اپنی جوان یا کہ لڑکی کا میرے ساتھ نکاح کر لی تو کیا وہ علامہ اہلسنت کا فوراً پھوارے منگو الے گا اور نکاح کر کے دے گا یا اس بوڑھے جاہل کی بات سن کر منہ پھیرے گا اگر علامہ منہ پھیرے گا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بوڑھے عزیز کا کسی علامہ کی جوان لڑکی سے نکاح صحیح نہیں ہے عالمہ عورت اور جاہل بوڑھے کا نکاح صحیح ہے حریمت نے اجازت دی ہے۔

جہاں بیروہ کا جس کی شریعت اجازت دے ہر آدمی کے لئے اس کا کرنا ضروری نہیں ہے۔

ارباب انصاف اگر کسی غامبی ماں بیروہ اور بڑھی ہو اور کوئی مسلمان زوجان ۲۵ سال کا اس حالت سے مسئلہ پوچھے کہ کیا بوزھی بیروہ سے زوجان کا نکاح ہو سکتا ہے اور وہ عالم فرما دے کہ ہاں نکاح ہو سکتا ہے اور پھر وہ زوجان عمل کرے کہ مولانا تم اپنی بیروہ ماں کا نکاح میرے ساتھ کرو اور وہ مولانا منہ پھیر لے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نکاح حرام ہے حتیٰ مذہب میں حلالہ جائز ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمام علماء و اہلسنت اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے حلالہ لے لکھا میں کفار مذہب میں لڑکیوں کے ہتھتے جانتے ہیں مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء اپنی بیویوں اور لڑکیوں کے ہتھتے کروائیں۔ طلاق جائز ہے مگر جواز کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام سنی علماء اپنی ازواج کو طلاق دے دیں۔ جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت پڑے اور کسی نے علانہ لکھو یا بے یا ختنہ کر دیا ہے یا طلاق دی ہے تو اس نے گناہ نہیں کیا ہے اس طرح متعہ حلال اور جائز ہے اور جواز کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے متعہ وقت ضرورت کیا ہے تو اس نے زنا نہیں کیا بلکہ حلال کا کیا ابن عبیر نے تیز اور گستاخ انسان تھا اور وہ دریدہ دہشی پر اترا آیا تھا اس لئے امام نے اس گستاخ سے منہ پھیر لیا تھا۔

شیوخ کراماً اہلسنت کی توپ کا نواں گولہ کہ متعہ بے حیاء لوگوں کا کام ہے اس بے حیائی سے بیجا ضروری ہے

کتاب اہلسنت حرمت متعہ ص ۲۲۱ از مولوی محمد علی جانیاز میں لکھا ہے کہ کتاب شیوخ ذریعہ کافی کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ امام نے متعہ کے بارے میں فرمایا دعویٰ امامیستی احد کہ ابن عبیر کی موضوع العورۃ فصول علی صالح اخلاصند و اصحابہ متعہ بیروز و وکیما جنہیں شرم نہیں آتی کو کوئی شخص عورت کی شرم گلاہ کی طرف دیکھے اور اس کا ذکر ایسے سنا لقیوں سے کرے اس روایت میں نہ صرف متعہ حرام کیا گیا ہے بلکہ متعہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ متعہ بے حیاءوں کا فعل ہے۔

جہاں جس چیز کی خدا اور رسول نے اجازت دی ہر ایک کو کسی طلاق کا بے حیائی کہنا یہ خدا اور رسول کی توہین ہے

ارباب انصاف! اسی رسالہ میں متعہ کے حساب سے حلال اجازت موجود ہیں کہ صدر اسلام میں خدا اور رسول نے متعہ کی اجازت دی تھی اور یہ علانہ متعہ کو بے حیائی کہنا ہے معلوم ہوا کہ اس طلاق کی نگاہ میں خدا اور رسول نے بے حیائی اور بے غیرت کی اجازت دی تھی شیوخوں سے بعض کی وجہ سے یہ طلاق خدا اور رسول اللہ کی توہین کرتا ہے۔

متو کو بے حیائی کہنے والے اپنے مذہب کے ان بے شرموں کی
فہرست ملاحظہ کریں جو متو کو حلال جانتے تھے

۱. علامہ قسطلانی نے اپنی تفسیر ص ۳۲۰ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۲. علامہ ابن کثیر دمشقی نے اپنی تفسیر ص ۴۰۶ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۳. علامہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی تفسیر ص ۱۹۱ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۴. علامہ قزازی نے اپنی تفسیر ص ۱۹۵ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۵. علامہ خازن نے اپنی تفسیر ص ۳۲۰ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۶. محدث بخاری نے اپنی صحیح بخاری ص ۳۱۶ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۷. محدث مسلم نے اپنی صحیح مسلم ص ۵۳۳ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۸. ابن حجر شارح بخاری نے اپنی فتح الباری ص ۱۶۴ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
۹. اور قاضی بدر نے اپنی شرح بخاری عمدۃ القاری ص ۱۶۴ میں متو کو حلال لکھا ہے۔
- اور کتب اہلسنت گرامہ میں کہ درج ذیل صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین بنت ابی بکر کی طرح متو کو حلال جانتے تھے۔
۱. عمران بن حصینؓ
۲. جابر بن عبد اللہ بن مسعودؓ
۳. عبد اللہ بن عباسؓ
۴. ابوسعید خدریؓ
۵. معاویہ بن ابوسفیانؓ
۶. زبیر بن عوامؓ
۷. اسانت ابوبکرؓ
۸. سعید بن جبیرؓ
۹. معاویہؓ
۱۰. عطاء بن رباحؓ
۱۱. طاؤسؓ
۱۲. ابی حریجہؓ
۱۳. اگر متو کو حلال لکھا جائے تو اس کو جائز کہنے سے بے خبری اور بے شرمی ہے تو ان کو ذکر بزرگان دین کے بارے میں صلہ کرنا سنی بھائیوں کے لیے پاجنتوں میں ہے

چاہے بقول سنی علماء روایت متو معتبر جس کی محدث گوہری دے

کتب اہلسنت تصدقاً عشرہ ص ۲۶۶ باب مطاعن ابوبکر طعن ۳
میں لکھا ہے کہ حدیث وہ معتبر ہے جس پر محدثین کی طرف سے صحیح
ہونے کا حکم لگایا گیا ہو۔

ارباب انصاف، جس میں حدیث کو متو کی حرمت میں پیش کیا گیا ہے
اس کے بارے میں قول کی کتاب شرح کافی مرآة العقول ص ۱۸۸ میں
لکھا ہے الرابع ضعیف کہ یہ نمبر ۴۴ حدیث ضعیف ہے۔

نیز یہ حدیث ضعیف روایات صحیحہ جو جو از متو پر دلالت کرتی
ہیں ان کی مخالف اور متعارضہ ہے نیز یہ حدیث ضعیف قرآن
پاک کی مخالف ہے، قرآن پاک میں جس چیز کو اللہ حلال فرماوے

اس کو حدیث کس طرح حرام کر سکتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
روایت کا ترجمہ منقطع کے خیانت علمی کا ارتکاب کیا ہے بوضوح
العورۃ کا ترجمہ۔ خرمگاہ کرتا خیانت علمی ہے۔ اس

حدیث میں دعوہا صریحہ اسم فعل ہے اور معنی اس کا
امر ہے۔ اور یہ ارشاد کے لئے ہے اور اس حدیث سے اراد
یہ ہے کہ تم کو ایسے مقام میں دیکھا جاتے جہاں تمہارے بھائیوں

کے لئے خطرات ہیں اس سے پرہیز کریں عرض یہ ہے کہ سنی اصحاب
متو کے برخلاف ہیں لہذا اگر کوئی شیوہ متو کرتا ہے تو اس سے
اس کو یا اس کے بھائیوں کو اجل سنت اذیت دینے کے پس
اذیت سے بچنے کے لئے اگر متو نہ کیا جائے تو کیا حرج ہے۔

شیوخ کے علاوہ شیوخ کی توب کا دسواں گولہ کہ
متوہ پر اصرار سے اور متوہ زیادہ کرنے سے منع ہے
اہلسنت کی کتاب حرمت متوہ ص ۲۳۸ از محمد علی جانا ز میں لکھا
ہے کہ کتاب شیوخ ذریعہ کافی کتاب النکاح میں حدیث ہے
لاناہوا علی المتعہ انما علیہ کہ اقامۃ السنۃ
ترجمہ: متوہ پر اصرار مت کر صرف سنت نبی لاؤ۔ اور اس
میں زیادہ مشغول مت ہو جاؤ۔ تاکہ تم اپنی عورتوں سے
سنت جاؤ۔ اور وہ پھر متوہ کو جاننا نہ کرنا۔ وایں کو لغت کریں
مبعض روایت کو ترجمہ کے ساتھ لکھنے کے بعد موضوع نے
اس طرح چمن تحقیق میں گلہ زری فرمایا ہے ص ۲۳۸ کہ جو لوگ متوہ
کرتے ہیں وہ ملعون ہیں۔ لہذا شیوخ مذکورہ والے سن ملعون
ہیں۔ پھر علامہ صاحب جانا ز نے فرمایا ص ۲۳۸ میں جلیج کیا
ہے کہ جانا ز جو کہ ہے کہ ان روایات کا قیامت تک کوئی شیوخ
جواب نہیں دے سکتا۔
نوٹ: ایچ ایم ایس ایچ اے کی اس طرح تیسری بار کرتے ہیں کہ عثمان
میں پیکل کالج کے تمام عربین اس کو ناکے لگاتے تھے عازمی کا آڑاں کہ
جو اولیٰ اگر مہر کرنے والے یعنی ہیں تو اس لغت کا طوق بنی
یا کہ کہے نہ کہ میں سب سے پہلے ان لوگوں نے گلے میں ڈالا
میں کھلے صدر اسلام میں بچوں سنی علماء کے مطوہاں جو
اور صحابہ بنی اور وہ بڑے خوش قسمت تھے

اہلسنت کے لئے بزرگ جو متوہ کرنے میں سرفروست ہیں
ابو جابر انصاری نے زبیر اور اسامہ ابن جریج اور معاویہ
والہ جات اس رسالہ میں موجود ہیں کہ صحیح مسلم کتاب النکاح میں
جابر صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے نہ لانا ز جو کہ اور زمانہ رسالت
میں متوہ کیا ہے۔ سنن الکبریٰ میں امام شافعی نے لکھا ہے کہ
اسلام نہت الہ بکرمہ پر طوا اعلان فرمایا کہ زمانہ رسالت میں
ہم نے خود متوہ کیا ہے اور معاویہ کا معاہدہ نبی سے متوہ
کرنا بھی ثابت ہے۔ اور امام اہلسنت امین ابو جابر نے فرمایا ہے
کہ اگر کوئی شخص لوگوں کا کام ہے۔ تو مذکورہ لوگوں کا متوہ
کرنا ہم نے ثابت کیا۔ اور اہلسنت کے پھول الہ پر
برسائے کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا اہلسنت لوگوں
کا کام ہے۔ یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ متوہ اگر
اصحاب کریں تو وہ رضی اللہ عنہم ہیں اور اگر یہ متوہ کوئی
دوسرا کرے تو وہ یعنی ہے اور ایک چھت اور
دوسرا ہیں کس طرح ہو سکتی ہیں۔
جو ایک کتاب اہلسنت حرمت متوہ ص ۲۳۸ میں جس سروردی
نے اس مذکورہ روایت کو لکھنے کے بعد یہ تسلیم کیا ہے۔ کہ
اس روایت میں گو لغت کلی نہیں ہے۔ مگر متوہ کے اصرار
سے منع ہے۔
ارباب انصاف۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ متوہ ظالم ہے

ابتداء اس کو زیادہ کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح
توجہ جماع مفسدیت پر تو وہ اپنی بیوی سے بھی کرنا
منع ہے بلکہ جس نماز پڑھنے سے جان کو خطرہ ہے اس
نماز سے بھی منع ہے۔ غلام متوا حلال ہے ابتداء اگر کوئی
شخص متوا کے باعث اپنی بیوی کی حق تلفی کرتا ہے تو یہ درست
نہیں ہے۔ جس طرح اگر ایک شخص کی ایک زوجہ اور وہ اس
کی حلالی کرتا ہے اور پھر دوسری زوجہ کرتا ہے اور اس زوجہ سے
جماع کرتا ہے۔ تو یہ جماع زنا نہیں ہے اور اس کا نکاح صحیح ہے
اسی طرح ایک بیوی کے ہوتے ہوئے متوا کرنا یہ زنا نہیں ہے
اگر کسی کو کہا جائے کہ گوشت زیادہ نہ کھا میں آم زیادہ نہ
کھا میں چینی زیادہ استعمال نہ کری تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ
یہ چیز ہر شخص کے لئے اور ہر حالت میں منع ہیں۔ لالتلو صیغہ نہیں
ہے اور ہمارے فاضل مخاطب اگر ہر نبی کو معنی حرمت پر حمل
کرنے کے عادی ہیں تو جناب ابوبکر کے لئے بھی لالتلون
صیغہ نبی کا آیا ہے اس کو بھی حرمت پر حمل کریں۔

جواب یک۔ زوج کافی کی شرح مراء العقول جلد ۱ میں اس حدیث
کا بابت لکھا ہے کہ اقل لث ضعیف خبر ۳ حدیث ضعیف ہے
ارباب انصاف، حیدر حدیث کے الفاظ کی دلالت حرمت
متوا پر نہیں ہے اور جس حدیث کو محدث نے ضعیف لکھا ہے۔
اس کو حرمت متوا کی دلیل بنانا فضلاء اہلسنت کی نادانی
ہے یا جاہل عارفانہ ہے۔

شیوں خلاف اہلسنت کی توپ کا گیارہوں کو کہہ کر متوا

عقد فاسد اور کسی برائیوں اور خرابیوں کی بنیاد ہے۔

کتاب اہلسنت تعداداً عشرہ جلد ۱ باب ۱۱ مسائل متوا میں لکھا ہے ہذا اگر
حائل اصل متوا میں مذکور ہے تو اس کو معلوم ہو جائے کہ اس عقد
فاسد میں کس قدر مضل ہے ہیں۔ جو سب کے سب شرع کے منافی
اور حکم الہی کے خلاف اور مستحضر ہیں منجملہ ان کی اولاد ہر شہر اور
گاؤں میں منتشر ہوئی اور ان کی تربیت اور تہذیب کے لئے اس شخص
کا ان کے پاس جانا ممکن نہ ہوا۔ تو وہ اولاد زنا کی طرح پر تربیت
اٹھیں گے۔ اور اگر بالفرض وہ اولاد اناث کی قسم سے ہو تو
زیادہ تر رسوائی ہوگی۔ کیونکہ ان کا نکاح ان کے ہمسروں سے
کرنا ہرگز ممکن نہیں۔ اور منجملہ ان کی ایک عرانی یہ چوٹی کہ
متوا یا نکاح سے باپ کی وطن کردہ عورت سے وطنی کرنے کا
اتفاق ہوگا۔ بلکہ بیٹی اور فراسی۔ پوتی۔ بھتیجی۔ بہن اور بیانی
وغیرہ عمارت سے وطنی کا موقع ملے گا اور بعض صورتوں میں
خصوصاً جبکہ متوا سفر میں واقع ہوا۔ اور سفر بھی دراز ہو۔ اور
ہر ایک منزل میں نئے متوا کا اتفاق پڑے اور متوا میں بچہ کا
لطف قائم ہو جائے اور بعض لطفوں سے لڑکیاں پیدا ہوں۔ اور
بہی شخصی پندرہ سالہ کے بعد اس سفر مراجعت کرے یا اس کا بیٹا اور
اس کا بھائی ان منزلوں سے گزرے اور لڑکیوں سے متوا کرے یا
نکاح کرے۔ لنت۔ ان عرانات کے اب جو بات آپ ملاحظہ فرمادیں

جواب صحیح بخاری اور مسلم گواہ ہیں کہ متعہ ابتداً اسلام میں
حلال ہوا ہے اور تحفہ کے خرافات کے خلاف ہیں۔

ارباب انصاف، آپ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر ہم دست
نکھڑتے ہیں کہ جابر کی روایت مسلم اور عبد اللہ بن مسعود کی روایت
بخاری میں موجود ہے اور اسی رسالہ میں حوائج ان کے اور الفاظ
موجود ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں جائز ہوا ہے اور ہم شیخ فریبرگ
یہ کہتے ہیں کہ بخاری اور مسلم کی گواہی مطابق رسول اللہ صلی
زمانہ میں متعہ حلال تھا اور صاحب تحفہ کی عبارت سے معلوم ہوتا
ہے کہ متعہ وہ بھائی ہے جس کو ایک لحظہ بھوکے لئے حلال نہ سمجھا
جائے۔ اب یا تو صاحب تحفہ کہتے ہیں اور امام بخاری اور مسلم دو دیگر
تام علماء اہلسنت جو ابتداء اسلام میں متعہ کو حلال جانتے تھے
یہ سب کذاب اور جھوٹے ہیں اور یا یہ علماء ایسے ہیں اور
صاحب تحفہ جھوٹا ہے۔ اس بارے صحیح فیصلہ کرنا خود
اہلسنت و دستوں کے اپنے دماغوں میں صاحب تحفہ کا
یا نکل متعہ کی حلیت سے انکار کرنا یہ بہت بڑی ان کی دلیلی
بلکہ بے حیائی ہے کیونکہ امام بخاری اور امام مسلم تو حلیت
متعہ کی چندوں کے لئے حدیثیں نقل کرتے ہیں۔ اور
صاحب تحفہ ان کو جھٹلاتا ہے۔ یہ بے شرمی نہیں
تو اور کیا ہے۔ افسوس

جواب متعہ میں اختلاف صرف نسخ کے بارے اور صحت کا
اس کو عقد فاسد کہنا اسلام کے مخالفان کی بغاوت ہے

ارباب انصاف، ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور دیانت
انصاف کی رو سے ہم ہر مسلمان کو دعوت محمدیہ سے ہیں کہ عمل متعہ
کے ثبوت میں امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اس
بات پر اجماع ہے کہ متعہ صدر اسلام میں اور نبی کریم کے زمانہ
میں حلال اور میباح تھا۔ صاحب تحفہ کا اس کو ص ۲۵
میں ان الفاظ کے ساتھ۔ متعہ۔ درین عقد فاسد ہے مفید
است کہ متعہ عقد فاسد ہے اور اس میں بہت برائیاں ہیں۔
لکھنا ... خدا اور رسول پر تنقید ہے۔ قرآن پاک کے خلاف
کھلی ہوئی بغاوت ہے۔ اور شریعت پاک کی توہین ہے۔
اور اس تحریر کے بعد صاحب تحفہ کا ایمان مشکوک ہے۔

جواب اہلسنت میں صرف متعہ کے نسخ میں اختلاف ہے

اہلسنت فرماتے ہیں کہ متعہ صدر اسلام میں جائز تھا اور بعد میں
حرام کر دیا گیا اور منسوخ ہو گیا اور اہل تشیع فرماتے ہیں کہ متعہ
حرام نہیں کیا گیا۔ جس طرح رسول اللہ کے زمانہ میں متعہ
حلال تھا اور ابو بکر کی بیعتی اسلام اور دیگر صحابیات اور
اصحاب متعہ کرتے رہے ہیں اسی طرح حلال محمد حلال الخلیف
القیامہ کہ یہ قیامت تک حلال ہے اور حرام نہیں ہوا۔

متوہ قیامت تک حلال ہے اور منسوخ نہیں ہوا

اسن یا چند لائل ذکر کر کے عالم اسلام کو ہم دعوہ فکریتے میں!

قریب ۱۰۰ فسخ متوہ کی بحث اسی رسالہ میں صبر پر پورے مقدار ہو چکی ہے اور مزید تلی و تضحی کے لئے یہاں بھی ہم کچھ بحث کرتے ہیں اور دوستوں کو مال کے دودھ کا واسطہ دے کر دعوت نکالتے ہیں دلیل اول، کتاب اہل تشیع زہرہ اشاعریہ درج اب تکفہ۔

ملاحظہ ہو! اشاعریہ ض ۳۱۹ ۹ مسائل متوہ مؤلفہ مرزا محمد کامل شہید رابع۔ علامہ موصوف نے کتاب زہرہ ۱۲ جلدوں میں تکفہ کے جواب میں لکھ کر سنیت کے ثبوت میں آخری مبحث متوہ دکھایا ہے۔ علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ متوہ منسوخ نہیں

ہو سکتا کیونکہ اگر یہ منسوخ ہے تو اس کے ناسخ کا ثبوت تو اتر سے معلوم ہوگا یا طریق احاد سے اگر ناسخ کا ثبوت

تو اتر سے ہوتا تو لازم آتا ہے کہ حضرت علیؑ اور آنجنابؑ کی اولاد اور صحابہ کرام سے عبد اللہ بن عباس بن عمر بن حصین

جابر بن عبد اللہ اور سلمہ بن اکوع معمر بن شعبہ معاویہ بن ابی سفیان ابن جریج سعید بن جبیر مجاہد عطاء اور

دوسرے صحابہ جو حضرت علیؑ کے اس مسئلہ میں پیر و کار تھے لازم آتا کہ وہ ثابتاً بالتواتر من دین محمد کے منکر ہوں اور اس انکار سے

بزرگان کی اس جماعت کا کفر لازم آتا ہے اور قضیہ شرطیہ کی یہ تالی باطل ہے پس مقدم بھی یعنی متوہ کے ناسخ کا تو اتر سے

ثابت ہونا باطل ہے اور اگر ناسخ کا ثبوت بطریق اجماع معلوم ہے تو یہ بھی باطل ہے کیونکہ متوہ کا حلال ہونا اجماع تو اتر اور یقین سے ثابت ہے لہذا اس کا ناسخ بھی یقین سے ثابت ہو۔ اگر ناسخ کو ہم طریق احاد اور گمان سے ثابت کریں تو لازم آئے گا کہ ہم نے گمان کی وجہ سے یقین کو چھوڑا ہے اور یہ درست نہیں ہے۔

نوٹ ۱۰ امام اہلسنت غزرازی تھا اس دلیل کو اپنی تفسیر کبیرہ ۱۹ آیت متوہ میں ذکر فرمایا ہے اور اس کے جواب دینے سے بعد میں آئیں یا میں نشانیں کر کے اپنی عاجزی کا اظہار فرمایا ہے۔

دلیل دوم متوہ کے منسوخ نہ ہونے کی

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۰۱ کتاب النکاح باب ما لکبہ من الخصاص قال عبد اللہ کان نذو مع رسول اللہ ولینہ لنا شئی فقلنا الا انتخصی فیما ناعن ذلک ثم رخص لنا ان نکلح

المرآة بالثوب ثم قلنا علینا یا ایہا الذین منولنا تحرموا طیبات ما حل الله لکم ولا تقعدوا ان الله لا یحب المعتدین

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود کہتا ہے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ جہاد کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں پس ہم نے عرض کی کہ کیا ہم نصیب نہ ہو جائیں پس حضرت نے ہم کو اس فعلی سے بھی نہائی پھر ہم کو متوہ کرنے

کی اجازت عطا فرمائی پس ہم میں سے ایک شخص کچھ لڑکے کے عوض بیعت مقررہ تک نکاح کرنا تھا پھر عبد اللہ بن مسعود نے آید یا ایہا الذین

... لکم تلاوت کیا۔ یعنی اسے ایمان والو! اجر طیب اور پاکیزہ۔
 چیزیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام مت کرو۔
 ذمہ بعد اللہ بن مسعود کا بھی پاک کی وفات کے بعد اس طرف متوکل
 حلال ہونے کو بیان کرنا، اس بات کا ثبوت ہے کہ متعہ منسوخ نہیں ہوا اگر
 متعہ منسوخ ہوتا تو ابن مسعود اس کو بیان کرتا۔ تاریخ کا ہونا اور صحابی کا
 اس کو بیان نہ کرنا یہ صحابی کی ویاضت کے خلاف ہے اور صاحب ثقہ
 نے اس متعہ کو سہ کے منسوخ ہونے میں صرف اختلاف ہے اس کو عقد فاسد
 اور بالکل حرام لکھ کر خدا اور رسول کے فرمان کی قرہین کی ہے۔

دلیل سوم متعہ کے منسوخ نہ ہونے کی یہ ہے کہ

وفات رسول اللہ کے بعد اصحاب کی

ایک جماعت متعہ کو حلال جانتی تھی

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۱۰۰ انکاج میں لکھا ہے
 کہ بقول ابن حزم وفات رسول اللہ کے بعد صحابہ کی یہ جماعت متعہ کو
 حلال جانتی تھی۔ عبد اللہ بن مسعود، معاویہ، ابوسعید ابن عباس
 سلمہ، مجہد، عمرو بن حریث اور جابر بن عبد اللہ اور فل الاوطار میں
 جناب اسامہ بنت ابی بکر کا نام بھی مجوزین متعہ میں شامل ہے اور
 ابن عباس کے بارے فتح الباری ص ۱۹۷ ج ۱ انکاج میں لکھا
 ہے کہ اس نے زندگی بھر حرام متعہ سے رجوع نہیں کیا ہے۔

بقول اہلسنت اصحاب مثل ستار و کج ہیں اور سب کی

پیروی کر لیں، ایتہ اور اخلافی امت رحمت ہے

ارباب انصاف۔ رسول اللہ کی رحلت کے بعد صحابہ کرام کا متعہ کو حلال
 جانتا اور ابن عباس سے جلیل المقرر کا اس حجاز سے زندگی بھر خروج
 نہ کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ متعہ حلال ہے متعہ نہیں
 حوا۔ اگر منسوخ ہوتا تو یہ صحابہ اس کو نسخ کے بعد حلال نہ جانتے
 خصوصاً ابن عباس جن کے ابن نویر سے حدیث کے بارے مناظرے
 ہوتے اور جب اختلاف امت رحمت ہے تو کسما علیاً اختلاف درمشل
 متعہ کو بھی رحمت تصور کر لیں، خلاصۃ الکلام صاحب کج کا حدیث سے
 بالکل انکار کرتا اور اس کو عقد فاسد کہتا بہت بڑی بیٹ دھرمی اور
 ہے انصافی ہے نیز اسکا رسالہ میں حوالہ جات ص پر موجود ہیں کہ فقہان
 مکہ اور اصحاب ابن عباس، ابن یمن سب متعہ کو حلال جانتے تھے
 اور اہلسنت کے امام مالک متعہ کو حلال مانتے تھے اور اہلسنت کے
 امام ابن جریر نے ۷۰ خرد قوں سے خود متعہ کیا ہے اور یہ موثق
 راویوں سے ہیں۔ پس یہ سب باتیں اس امر کا ٹھوس ثبوت
 ہیں کہ متعہ منسوخ نہیں ہے ورنہ لازم آئے گا کہ ابن جریر کی بیٹوں
 کے امام نے ۷۰ خرد قوں سے زنا کیا ہے۔ اور اس
 قماشش کا ذاتی معتبر راوی کس طرح ہو
 سکتا ہے۔

حرمیت ثابت کرنے کے لئے صاحب تحفہ کی من گھڑت خرابیاں
طلاق کو حرام کرنے کیلئے بھی جاری ہو سکتی ہیں۔

ارباب النعاف۔ صاحب تحفہ نے حکم اسلام کے خلاف بغاوت کا علم
اٹھایا ہے اور پھر اس بغاوت پر برصہ ڈالنے کے لئے ان خرافات
کو سمہارا پٹایا ہے کہ جن کو مہندرو گنہگار طلاق کی مذمت میں
پیش کرتے ہیں اگر شاہ صاحب کے خرافات سے حرمت منہ
ثابت ہوتی ہے تو انہی خرافات سے حرمت طلاق بھی ثابت
ہوئی ہے۔ صاحب تحفہ کے تمام خرافات کے محل کا سہارا
یہ ہے۔ عورت اور مرد کی جہانی پرہے کیونکہ نکاح منہ میں
عورت حمت منہ گزارنے کے بعد عورت مرد سے جدا ہو جاتی
ہے اور جس طرح صاحب تحفہ نے شیخ چلی کی طرح فرضیات
کی گردان بنائی ہے۔ اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی
سفر پر گیا ہے اور بیوی ساتھ نہیں ہے اور اس پر شہوت
کا غلبہ ہوا ہے۔ تو اس پر نکاح واجب یا سنت ہو گیا
اس لئے ایک عورت سے نکاح کیا اور چند راتیں وہ اس منکوحہ
کے ہمراہ گزار کر پھر اس کو طلاق دے کر چلا گیا۔ اسی طرح اس
نے سال میں بارہ عورتوں سے نکاح کیا اور ان کو طلاق دی
پس طلاق دینا عورت کو حرام ہے کیونکہ اگر طلاق جائز ہو تو
لازم آتا ہے۔ کہ ان خرافات کی اولاد۔ مثل اولاد زنا

بے قربیت رہے گی اور نیز اس طلاق سے مراثت تقسیم کرنے
میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور نیز ان خواتین کی طلاق سے
یہ شرابی بھی پیدا ہوگا کہ اگر یہ شخص ۱۵-۱۷ سال کے بعد
اگر اسی راہ سے دو بارہ گزارے اور اس کو نکاح کی حاجت
جو تو بین ممکن ہے کہ وہ اپنا ہی لڑکی سے نکاح کر بیٹھے۔
یا اس کا بیٹا یا بھائی وہ اپنی بہن یا بیٹی سے نکاح کریں
اور یہ تمام مصیبت طلاق کے جائز ہونے سے آئی ہے پس!
جس طرح مذکورہ برائیوں کے باعث بقول صاحب تحفہ منہ
حرام ہے۔ اسی طرح ان برائیوں کے باعث طلاق کو بھی حرام
ہونا چاہیے۔ اور بقول صاحب تحفہ حرمت منہ کے لئے رسالہ
فوائد القلوب، ایک محقق سنی کی تصنیف کو ملاحظہ کیا جائے۔
اسی طرح تفصیل مذمت طلاق کے لئے ایک رسالہ مہندرو
شاعنی کی تصنیف سے ملاحظہ کیا جائے اور صاحب تحفہ
کی روحانی اولاد و جرحاتی طلاق کے حلال ہونے کی دین گے
ہماری طرف سے حلیت منہ کے لئے وہ اسی صفائی کو کافی
سمجھیں۔

شیوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا بار ہواں گولہ کہ آیت
فہا ستمتعتم کا متعہ کے بارے نازل ہونا جھوٹ سے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اثنا عشریہ ص ۲۵۹

مسائل متعہ میں مناظر اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت مذکورہ کا متعہ کے
بارے نازل ہونا غلط ہے اور اس بابت عبداللہ بن مسعود اور
دیگر صحابہ سے روایت کرنا صاف جھوٹ اگرچہ کفار کفر غیر معتبر
اہلسنت میں موجود ہیں۔

جواب صاحبان نے خود جھوٹ بولا ہے اور قرآن پاک
میں آیت متعہ کے بارے صحابہ کی گواہی ملاحظہ ہو

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۶ آیت متعہ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لغز رازی ص ۱۹۵ ۲۰۰ ہے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۵۰ ۲۵۱ تفسیر سورہ بقرہ۔

غرائب القرآن، نزول آیت المتعہ فی کتاب ولم یزل بعدھا

کی عبارت آیت تسخیرا و امرنا بہا رسول اللہ تمتعنا معہ

ومات ولم یفتننا عنہا ثم قال وجعل بزیہ ما شاء یریدان عمر بن عبد

الرحمن بن عمر بن حصین صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل

ہوتی ہے اور بعد میں کوئی ایسی آیت نہیں آئی جو آیت متعہ کو

منسوخ کرے اور نبی پاک نے اس آیت متعہ پر عمل کرنے کے لئے

بہیں حکم دیا اور ہم نے ان کے اس حکم کے ساتھ متعہ کیا ہے
اور نبی کریم نے متعہ سے منع نہیں کیا حتیٰ کہ آجنداب کی وفات
ہو گئی اور کچھ عمر نے اپنی دلش سے فرمایا جو کچھ فرمایا۔

تفسیر کبیر، ہذا هو الحجۃ النبی صبح بہا عمران بن حصین
کی عبارت، حیث قال ان اللہ انزل فی المتعہ آیتہ ما فسختہا
بآیۃ اخری۔

امام رازی فرماتے ہیں کہ عدم منسوخیت متعہ ہی وہ دلیل ہے جس
کے ساتھ دلیل لایا ہے۔ عمران بن حصین اس نے فرمایا ہے
کہ اللہ نے متعہ میں آیت نازل فرمائی ہے اور پھر کوئی ایسی
آیت نازل نہیں فرمائی ہے کہ جس کے ساتھ آیت متعہ کو
منسوخ فرمایا ہو۔

صحیح بخاری عن عمران بن حصین قال انزلت آیت المتعہ

کی عبارت انی کتاب اللہ ففعلنا ما مع رسول اللہ ولم یازل

قرآن حمزہ ولم ینہد معنا حق مات قال رجل برأیہ ما شاء

ترجمہ عمران صحابی کہتا ہے کہ آیت متعہ قرآن میں نازل کی گئی ہے اور

ہم نے نبی کریم کی اجازت کے ساتھ متعہ کیا ہے اور قرآن میں

متعہ کو حرام کرنے والی آیت نہیں آئی حتیٰ کہ نبی کریم نے وفات پائی۔

نوٹ، آیات انصاف مذکورہ تین کتابیں اہلسنت کی معتبر کتابیں ہیں اور عمران بن

حصین شیعہ نہیں ہے صحابی ہے اور مثل سناؤں کے باوی ہے اور

گواہی دی ہے کہ آیت متعہ قرآن میں آئی ہے اور اس کی ناسخ آیت نہیں

آئی ہے، اور یہ اور دل کا صاحب متعہ کے چھوٹے ہونے کا دوشن جھوٹ ہیں

قاضی بد کا اعلان کہ حرمت کی قرآن میں کوئی آیت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح بخاری ج ۱۲ باب غزوة خيبر
فاكثرها اصحاب مالك قالوا لا يجدون لشيبة العقدة والعقد والخلقات
المتقدم فيه وانما ليس من تعريم القرآن

ترجمہ اگر کوئی متذکرہ تو کیا اس کو سزا دی جائے گی۔ امام مالک کے
زیادہ اصحاب فرماتے ہیں کہ اس کو سزا نہ دی جائے گی کیونکہ
اس پر عقد کا مشابہ ہے اور تیز جواز متذکرہ اختلاف ہے اور
خلافا عمدة القاری رکعی علماء نے متذکرہ کو جواز پر اجماع کا دعویٰ
کیا ہے اور متذکرہ کا حرام ہونا قرآن سے ثابت نہیں ہے۔

ذات معلوم ہوا کہ حلیت متذکرہ آیت قرآن سے منسوخ نہیں ہے۔

ابن قیم کا اعلان کہ حرمت متذکرہ حدیث صحیحی ثابت نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ج ۲ ذکر فتح مکہ۔

عربی عبارت اسی رسالہ کے میں لکھی ہے کہ اہلسنت کا ایک فرقہ
ہے کہتا ہے کہ متذکرہ منسوخ کیلئے اور حرمت متذکرہ والی احادیث صحیح نہیں ہیں
اور اگر وہ منسوخ متذکرہ حرمت متذکرہ والی احادیث صحیح ہوتی تو امام بخاری
اپنی صحیح میں ان کو لکھتا اور وہ ابنا مسعود پر پوشیدہ نہ ہوتیں اور متذکرہ
زمانہ ابو بکر میں نہ کیا جاتا اور حرمت کی اپنی طرف نسبت نہ دیتا۔

ذات حلیت متذکرہ قرآن سے ثابت ہے اس پر اجماع ہے اور حرمت متذکرہ قرآن
سے اور صحیح حدیث سے ثابت ہے اور صاحب تحفہ کی تکذیب کے
لئے اتنا ہی کافی ہے۔

شیعوں کے خلا اہلسنت کی توہین تیر ہواں گولہ کہ

آیت مذکورہ کو متذکرہ پر حمل کرنا نظم قرآن کے خلاف ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشعریہ ج ۲ باب مسائل متذکرہ
آیت نہما استمتعتم کو حلیت متذکرہ پر حمل کرنا خلاف نظم قرآن ہے۔
اور جو تفسیر اس طرح ہو گواس کی روایت صحابی کسے قبول نہیں ہے

جو صاحب تحفہ جناب عمر کا فرمان جھٹلاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۱۱ آیت نہما استمتعتم لئن عرفنا
على المنبر متعتان کانت مشر وعین فی عهد رسول اللہ وانا
انہی عنہا متعة النکاح ومتعة الحج

ترجمہ حضرت عمر نے کہا کہ منبر پر کہہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حلال اور شرع میں جان گئے تھے ایک متذکرہ نکاح اور دوسرا متذکرہ
حج اور میں اللہ سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ۔ ۱۔ اہل روایت اہلسنت سے حوالہ جات مذکور ہیں کہ متذکرہ حلال ہے
اور آیت مذکورہ سے مراد متذکرہ نکاح ہے اور صاحب تحفہ کو یہ
سنی علماء اور حضرات عمر اور دیگر صحابہ جھٹلاتے ہیں۔ نظم قرآن کو
صحابہ زیادہ جانتے تھے اور اگر صحابہ کی تفسیر کو نہ لیا جائے تو معلوم
ہوگا کہ صحابہ زیادہ جھوٹے تھے اور شیعوں کے نہ تھے عمران
صحابی نظم قرآن کو جانتے ہوئے آیت کو متذکرہ پر حمل کرتا ہے۔

شیعوں خلا اہلسنت کی توپ کا چڑھوں گولہ کہ

آیت متع میں لی اجل مسمی قرأت شاذہ اور منوخذ سے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعتی عشرہ باب ۲۵

سنی مناظر لکھا ہے کہ آیت فمما نسئعتہم بہ منہن الی اجل مسمی

میں لفظ الی اجل مسمی قرأت شاذہ اور منوخذ سے منوخذ معتبر

نہیں ہے اور آیات قرآنی اس قرأت کے خلاف ہیں۔

امام ابوحنیفہ امام اعظم کے نزدیک قرأت شاذہ مکالم میں

معتبر ہے اور صاحب تحفہ کو جھوٹا کرنے کیلئے اس کا بیانی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ج ۱، فروع ۲۲-۲۷

اہلسنت کی معتبر کتاب سمدۃ القاری ص ۱۱۹۷

جواب تحفہ باب لعل عن بابنا ارفیق محمد علی

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص منقول از نوہ

اشاعتی عشرہ در جواب تحفہ اشاعتی عشرہ ص ۳۸۵ اور شہیر رابع ص

اتقان کی عربی عبارت اس رسالہ کے ص میں مذکور ہے بارہ بارہ

عبارت صرف ترجمہ ملاحظہ قرأت شاذہ پر عمل کرنے میں اختلاف ہے

فاضل ابوطیب اور دیگر ملحد نے اس پر عمل کو جائز قرار دیا ہے۔ اور

امام ابوحنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ انہوں نے کفارہ میں کے ردوں

میں وجوب تباہی کا فتویٰ دیا ہے۔ قرأت متشابہات کے باعث

فتح الباری اور سمدۃ القاری عربی اس رسالہ کے ص میں مذکور ہے

کی عبارت ملاحظہ ہوسا دوبارہ صرف ترجمہ ملاحظہ ہو۔

جو چیز غیرواحد سے نقل کی جاتے اور اس باب سے ہے قرأت

شاذہ۔ جیسے کہ ابن مسعود کا مصحف ان میں اصحاب اصول کا اختلاف

ہے کہ آیا یہ محبت میں یا نہیں امام اعظم فرماتے ہیں کہ محبت ہے اور اس

قرأت شاذہ کی حمیت پر بنا رکھتے ہوئے امام صاحب نے کفارہ

میں کے ردوں پر وجوب تباہی کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ مصحف

اس مسعود میں ثلاثہ ایام متشابہات منقول ہے۔

امام ابوحنیفہ کے مقابلہ میں صاحب کی ایک لکھا بھی حیثیت نہیں ہے

ابواب انصاف رشیدان علی کی یہ فتح میں ہے کہ صاحب تحفہ ہمارے

مقابلہ میں کچھ اس طرح بدعواں ہوا ہے کہ بھارا اپنے امام اعظم کو

جھٹلاتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ قرأت شاذہ محبت ہے

اور آیت متع میں الی اجل مسمی کے الفاظ ابن عباس کی روایت

سے ثابت ہیں اور روایت مع ثبوت اس رسالہ کے ص میں بھیجئے

اور جیسے الفاظ صحیح روایت سے مدعی ہیں اور اگر یہ الفاظ

قرأت شاذہ میں تو یہ قرأت امام اعظم کے نزدیک اثبات احکام

میں معتبر ہے کیونکہ امام نے خود اس شاذہ قرأت سے حکم ثابت

کیا ہے۔ پس صحیح روایت کو جھٹلانا اور قرآن پاک کی مخالفت

کرتے ہوئے متوک حرام قرار دینا یہ صاحب تحفہ کی ہفت

دعویٰ اور بے انصافی ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں ابی بن کعب بھی الی اجل مسمیٰ
پڑھ کر متکبرین متعہ کے دلوں پر چھسری مارتا تھا۔
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۶ ج ۳ آیت ۱

روى ان ابى بن كعب كان يقرأ الی اجل مسمیٰ وهذا ايضا هو
قرأه ابن عباس والامة ما انكره عليها فلهذا قرأه فكان
خالك اجماعا من الامة على صحة هذا القراءة -

روایت میں ہے کہ صحابی ابی بن کعب آیت متعہ الی اجل مسمیٰ
پڑھتا تھا اور یہی قرأت ابن عباس کی تھی اور اس قرأت کے
بارہ اصحاب نبی نے ان پر کئی اعتراض نہیں فرمایا کہ یہ
خاموشی اس قرأت کے صحیح ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔
نوٹ: اس مذکورہ عبارت کے بعد فرمایا امام رازی یہ بھی لکھتے ہیں
کہ یہ دلیل اسی طرح ہے کہ جس طرح متکبرین متعہ فرماتے ہیں کہ
جب عمر نے متعہ منع کیا تو اصحاب خاموش کیوں بنے صحابہ کی
خاموشی سے ثابت ہوا کہ متعہ منع ہے۔ پس مجوزین متعہ کہتے
ہیں کہ اگر صحابہ کی خاموشی سے حرمت پر اجماع ثابت ہوتا تو
صحابہ کی خاموشی کتنے کے حلال ہونے پر بھی اجماع ثابت ہوتا ہے
نوٹ: اس بار بایضاف آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ کے الفاظ چونکہ
ثابت ہیں اس لئے یہ اسی طرح قرآن میں ہیں جس طرح باقی قرأت
شاخہ کے الفاظ قرآن میں اگر یہ قرآن نہ ہوتے تو امام اعظم ان
پر بنا رکھتے ہوتے حکم شرعی ثابت نہ کرتے اور صاحب متعہ کا ان کے
قرآن ہونے سے انکار کرنا گویا اپنے امام کے فرمان سے انکار کرنا ہے۔

شیعوں کے علاوہ اہلسنت کی توپ کا پندرہواں گولہ کہ
الی اجل کا تعلق استمتاع سے ہے نہ کہ عقد سے ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب متعہ اثنا عشریہ ص ۲۵۶ باب ۹
مناظر اہلسنت فرماتے ہیں کہ آیت متعہ میں الی اجل مسمیٰ استمتاع سے
متعلق ہے، عقد سے مربوط نہیں ہے اور معنی یہ ہے کہ آیت کا اگر تم
نے اپنی منکوہ سے لذت حاصل کی ہے ایک مرتبہ تک تو اس کو تمام
مہر ادا کرو۔

جواب: صاحب متعہ کی اس تحقیق سے ان تمام صحابہ کرام کا
جیونٹا ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت متعہ سے نکاح متعہ کو حلال
جانتے تھے اور ان میں سرسبز حضرت عمران بن حصین اور ابن عباس بھی
جواب: صاحب متعہ کی اس تحقیق سے ان تمام علماء اہلسنت کا جیونٹا
ہونا ثابت ہو گیا جو اس آیت سے متعہ کو حلال جانتے تھے اور
تفاسیر لکھی ہیں۔

جواب: صاحب متعہ کی اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام
اور تمام اہلسنت علماء اور عوام جنہوں نے متعہ کیلئے وہ زنا کار
ہیں اور ان جریح جنس نے ما عورتوں سے متوکہ کیا ہے وہ تو بہت
بڑا زنا کار بھی ہوا اور ان کا امام بھی ہوا۔

جواب: صاحب متعہ نے مذکورہ جو گوہر برزی فرمائی ہے وہ دعویٰ
بلا دلیل ہے۔ اور جب تک کہ دعویٰ میں دلیل نہ ہو وہ
غیر معتبر ہوتا ہے۔

جواب صاحب تحفہ کی تحقیق سے بد ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ سے لذت جماع نہ اٹھائے تو اس پر حق مہر نہیں ہے اور یہ بات اہلسنت کے خلاف ہے کیونکہ اہلسنت کا یہ فتویٰ ہے کہ صرف نکاح ہو اور کچھ طلاق ہو جائے تو آدمی حق مہر دیتا فرض ہے خلاصہ اس تحقیق سے صاحب تحفہ اپنے تمام علماء کرام کی تکذیب فرماتی ہے۔ بلکہ اصحاب کو بھی جو طلاق قرار دیا ہے اور صاحب تحفہ نے اسی ۲۵۵ باب میں یہ بھی جھوٹا تحریر کیا ہے کہ اہل تشیع کا اجماع ہے کہ متعہ تازہ زندگی جائز ہے یہ نسبت شیعوں کی طرف سفید جھوٹ ہے تازہ زندگی مدت مجہول ہے اور متعہ میں مدت معلوم ہونا ضروری ہے لہذا تازہ زندگی متعہ مدت مجہول ہونے کے باعث صحیح نہیں ہے۔

اہلسنت علماء کا اقرار کہ آیت مذکورہ بابت متعہ ہے

ادرباب انصاف علماء اہلسنت کی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔ اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ شیعوں کے علاوہ بھی دوسرے علماء یہ فرماتے ہیں کہ آیت فاستمتعتم متعہ کے بارے آئی ہے لہذا صاحب تحفہ یا ان کے علاوہ جو علماء معکریں حلیت ہیں اور اس آیت کے بابت متعہ آنے سے انکار فرماتے ہیں ان کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ شیعہ ہواز متعہ کے قائل ہیں اور اس جوانی کا تاثر کچھ علماء اہلسنت بھی کرتے ہیں اگر متعہ مذہب سے تو اس زمانہ کے حجاز کے کچھ اہلسنت علماء بھی قائل ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا سولہواں گولہ کہ ۵ عدد آیات حرمت متعہ پر دلالت کرتی ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشنا عشریہ ص ۲۵۵ باب ۱

بالجملہ پانچ آیات قرآن متعہ کے حرام ہونے پر دلالت صریح کرتی ہیں اور شیعوں کے گمان میں صرف ایک آیت حلیت متعہ پر دلالت کرتی ہے اور اس کا حال بھی معلوم ہے

مخاضی بدر کا اعلان کہ پانچ کجا ایک آیت بھی حرمت متعہ پر دلالت نہیں کرتی یہ اعلان صفا تحفہ کو جھٹلانے کے لئے کافی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۸۶ غزوه خیر

لا یجد لشیعۃ العقودا نہ لیس من تحريم القرآن

متعہ کرنے والے کو سزا نہ دی جائے کیونکہ متعہ میں شیعہ عقیدہ ہے اور متعہ کی حرمت قرآن سے ثابت نہیں ہے۔

نوٹ رہم شیخان علی کی یہ فریغ تعظیم ہے کہ ہمارے خلاف جو شخص کوئی غلط بات پیش کرتا ہے تو اس کے اپنے مذہب والے بھی اس کو جھوٹا قرار دیتے ہیں اور شاہ صاحب مہل العزیز کو مامی

مذہب والے اور نیز صحابہ کرام مثلاً عمران بن حصین نے صاف جھٹلایا ہے اور اعلان فرمایا ہے صاحب تحفہ کے خلاف کہ متعہ کی حرمت قرآن پاک سے کسی ایک آیت سے بھی ثابت نہیں ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا وہ آیت ہے اگر متعہ مراد لیا جائے تو تحریف قرآن ہوگی۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اشعریہ ۲۵۶ باب میں لکھا ہے کہ آیت خدا متعہ تم کے ناقبل اور ما بعد کو دیکھنے کے بعد اگر کسی کو متعہ پر حمل کیا جائے تو تحریف در قرآن لازم آئے گی۔

جو اسنی علمائے مذکورہ آیت کو متعہ پر حمل کیوں کیا ہے

اہل باہ انصاف صاحب تفسیر نے کہا جہاں سارے فرمایا ہے اور انکا جواز متعہ کی ہے ہم تمام علماء اہلسنت کو ان کی ماں کے دودھ اور دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ آپ اپنے بارے میں مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تم سچے مسلمانوں سے ہمارے سوال ہے کہ تمہارے مذہب کی نظر میں موجود ہیں کیا تمہارے علمائے آپ کی پہلی آیت میں یہ نہیں سمجھتے کہ اس آیت میں دو قول ہیں ایک یہ کہ مراد اس سے نکاح دائم ہے اور دوسرا یہ کہ مراد اس سے نکاح متعہ ہے اور اس دوسرے قول کو شیعوں کے علاوہ کئی علماء اہلسنت نے بھی اختیار کیا، کیا ان سنی مفسرین نے تشریح قرآن کی ہے کیا وہ سنی مفسرین ارجحیل تھے یا بددیانت تھے۔ کیا ابن عباس اور حصین بن عمران صاحب تفسیر قرآن بھی نہیں سمجھ سکتے تھے مذکورہ آیت کو سنی علمائے متعہ پر کیوں حمل کیا فرمایا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا اٹھارہواں گواہ کہ شیعوں مدعی ہیں اور سنی منکر ہیں لہذا اثبت ہذا شیعیہ ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اشعریہ ۲۵۶ باب میں مسائل متعہ میں لکھا ہے کہ طرف ضعیف کا استدلال ہے اور ان کے مخالفین کی طرف منع ہے قوت۔ مقصد شاہ صاحب کا یہ ہے کہ چونکہ شیعیہ مدعی صحت اور حلیت متعہ ہیں ان پر دلیل لانا فرض ہے اور سنی حلیت متعہ کے منکر ہیں پس وہ دلیل کے محتاج نہیں۔

نوٹ اب ہم صاحب تفسیر کی مکاری و عیاری کا اس طرح پردہ چاک کرتے ہیں کہ جسے حق حقی نظر آئے گا اور باطل باطل نظر آئے گا

چند متعہ کے حلال ہونے پر امت کا اجماع ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدة القاری شرح تجریدی خلاصہ ۲۱۷

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیرہ ۱۹۵ ص ۳۶۰ آیت متعہ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۹۶

تفسیر کبیرہ ان لامة مجمعة علی ان نکاح المتعہ کان جائزا کی عبارت فی الاسلام والاختلاف بین أحد من الامة فیہ انما الخلاف فی طریق ان التامیح

ترجمہ امت کا اجماع ہے کہ متعہ اسلام میں جائز تھا اور امت کے عوام میں امت کے کسی فرقہ اختلاف نہیں کیا البتہ حلیت کے بعد متعہ کے منسوخ ہونے میں اختلاف ہے۔

قاضی بدیعینی کا جواز متعہ پر اجماع کو نقل کرنا ملاحظہ ہو

عمدة القاری قال ابن عبد البر فی التمهید اجماعوا علی ان المتعہ کی عبارت نکاح الا شہادہ فیہ واسنہ نکاح الی اجل تقع فیہ الفرقة بلا طلاق ولا میراث
ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ اجماع کیا ہے اہلسنت نے کہ متعہ بھی نکاح ہے ایک مدت تک اور اس میں فرقت واقع ہوتی ہے بغیر طلاق کے
عمدة القاری ص ۱۲۱ قال القاضی عیاض فی الاکمال اتفق العلماء کی عبارت اعلیٰ ازہذہ المتعہ کا نت نکاحا۔
قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ متعہ بھی نکاح ہے۔

عمدة القاری قال قلت هل ذهب احدی جواز المتعہ قلت کی عبارت اعلیٰ فیہ غیر واحد من العلماء الاجماع وقال الخطای فی المعالم کان ذلک مباحاً فی صدقہ الاسلام۔
اور خطابی فرماتے ہیں کہ یہ متعہ جہاد اسلام میں مباح تھا۔
فتح الباری قال ابن المنذر جاز عن الذہبی الرخصة فیہا کی عبارت ابن المنذر کہتے ہیں کہ متعہ کو اوائل سے اجازت آتی ہے۔
نوٹ۔ آغا داد سلام میں اگرچہ قلیل مدت ہی ہے مگر حلال ہوا ہے اور اس امر پر اہلسنت کا اجماع ہے کسی کو انکار نہیں ہے اختلاف صرف اس امر میں ہے کہ متعہ منسوخ ہوا ہے یا نہیں پس صاحب تحفہ کا اہلسنت کی حلیت متعہ سے منکر قرار دینا بالکل یہ صاف جھوٹ ہے۔

صاحب تحفہ کا خود اقرار کہ اہلسنت متعہ کے منکر نہیں ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعت عشرہ ص ۲۶ کبہ ۹ باب ۲ میں لکھا ہے کیا جمانا ہے کہ اہلسنت صریحاً کہے منکر ہیں کیونکہ اگر کہنے سے متعہ حرام کہتے ہیں حالانکہ نبی کریم ص کے زمانہ میں متعہ مباح تھا اور جواب اس کا یہ ہے کہ اہلسنت متعہ کے حلال ہونے کا ابتداء اسلام میں انکار نہیں کرتے نیز تحفہ میں اول کے بعد بعض جگہوں میں اس کے حلال ہونے کا انکار نہیں ہے لیکن بقا مباحات کا انکار کرتے ہیں

دیانتدار لوگوں کو دعوت فکر و انصاف

ارباب انصاف اس تحفہ کے ص ۲۵ میں صاحب تحفہ نے لکھا ہے کہ طرف اہلسنت یعنی طرف مخالف منع ہے ارباب انصاف صاحب تحفہ کو خیرانے خوب ذلیل کیا ہے اور جس متعہ کا وہ منکر ہے اس کا اقرار بھی کرتا ہے۔ اصل اباحت متعہ اہلسنت اور اہل تشیع میں محل نزاع نہیں ہے۔ دونوں متعہ کو حلال جانتے ہیں اختلاف یہ ہے کہ عین اباحت کے سنی قائل تھے مشیو اسی اباحت کے متحمل ہیں اور شیعوں کو اس کے اجتناب کی مزید کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس اباحت کے خود سنی بھی قائل تھے اور سنی اباحت کے بعد یہ دعویٰ کرتے تھے کہ متعہ حرام ہو گیا ہے پس سنی مدعی حرمت اور سنی ہیں۔ ان کو ضرورت لانا چاہیے اور وہ قیامت تک نہیں لا سکتے۔ اور شیعوں کو منکر فتح ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۱۹واں گولہ
 کو اہل تشیع متودوریرہ کرتے ہیں اور یہ بہت بڑی بٹری ہے
 اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعشریہ ص ۲۵۵ باب ۹
 میں لکھا ہے کہ شیعوں کو متودوریرہ کرتے ہیں اور وہ اس طرح
 کہ ایک جماعت ایک خوریت سے متو کرتی ہے اور پھر باری
 بناتے ہیں اور پھر ہر ایک اس خوریت سے جماعت کرتا ہے اور ہر ایک
 جماعت چھوٹ پونے سے صاحب تحفہ کو شرم نہیں آتی ہے

ارباب انصاف ہم شیعوں کی کتاب تشریح الاسلام اور شرح لمعہ
 وغیرہ کو پڑھیں کسی بھی کتاب میں متودوریرہ نہیں لکھا اور
 صاحب تحفہ نے کسی کتاب کا حوالہ بھی نہیں دیا معلوم ہوا کہ
 سفید جھوٹ بلا ہے اور اگر اس طرح جھوٹ بولی کر اسلام کی
 خدمت کرنی ہے تو پھر میدان کھلا ہے بے حیاباش ہر چہ جو اچھی کن
 جو آہل معاویہ کی دلالت نکاح جماعت ہوتی ہے

کتاب اہلسنت شرح ابن الجہید ^{۱۰} میں لکھا ہے کہ معاویہ
 نے زیاد کو ایک خط لکھا کہ انت ابن سمیہ کو تو سمیہ کا نوڑا ہے اس
 نے جواب میں معاویہ کو لکھا ان کنت ابن سمیہ کہ اگر ابن سمیہ کا بیٹا ہوں
 تو انت ابن جماعت کہ تو ابن جماعت ہے
 نوٹ: جن کے امام ابن جماعت اور علماء ابن کثیر ہیں ان کو
 متودوریرہ کا ذکر کرنے سے بچنا چاہیے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۰واں گولہ
 کہ متو کرنے کے لئے آدمی کو احتلام ہو جاتا ہے۔
 اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعشریہ ^{۱۱} باب فصل ۳ روایت ۴
 میں لکھا ہے کہ متو اس کے متو سے کسی کا آکر متواسل کفر ہو
 جاتا ہے اور احتلام ہو جاتا ہے اور متو کا تصور بعض نوجوانوں
 کے لئے معجون بیوب کبیر کا حکم رکھتا ہے اور بعض بوڑھوں
 کے لئے زرغونی صغیر کا۔

جواب صاحب تحفہ نے متو کو خود حلال تسلیم کیا ہے
 اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعشریہ ^{۱۲} کبیر ۹ باب ۲۔

اہلسنت۔ ابتداء اسلام میں متو کے حلال ہونے کا انکار نہیں
 کرتے اور تخریم اول کے بعد بعض جنگوں میں اس کی حلیت کے
 منکر نہیں ہیں۔ ارباب انصاف دیکھئے صاحب تحفہ کس
 قدر بے انصاف اور قلیل الجہا ہے۔ خود متو کو حلال
 مانتا ہے تو پھر کس کا آکر متواسل کفر انہیں ہوتا اور نہ
 ہی کسی کو احتلام ہوتا ہے اور اگر کوئی شیعہ متو کو حلال
 کہتا ہے تو شاہ عبدالوہاب کو احتلام ہو جاتا ہے ارباب
 انصاف مسند ابو داؤد ^{۱۳} ص ۲۶۷ اور سنن ابی بکر ^{۱۴} ج ۱۳ تفسیر
 منظوم ^{۱۵} تفصیلات ایسی رسالہ کے ص ۱۱ میں دیکھیں
 کہ اسلام بنت ابو بکر نے اقرار کیا ہے کہ ہم نے متو خود کیا ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۱ گولہ
کہ متعہ بمعنی نکاح موقت ابتداء اسلام میں جائز تھا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص ۲۳ از قلم جانیباز
محمد علی جانیباز فرماتے ہیں کہ متعہ کے دو معنی ہیں ایک یہ ہے کہ
متعہ سے مراد نکاح موقت مراد ہے یعنی ایک مدت معین کے
لئے عورت سے نکاح کرنا تو انہوں کے سامنے اور یہ اجتہاد اسلام
میں جائز تھا۔ دوسرا معنی غیر گواہوں کے اجرت معین دے کر
مدت معین تک متعہ کرنا یعنی عین زنا ہے جو کبھی بھی حلال نہیں
ہوا اور سببی صورت حلال تھی اور بعد میں اس کو قیامت تک
حرام کر دیا گیا اور مولوی جانیباز نے یہ توپ تفسیر عربی کے ذریعہ
کسی ابن عطیہ کے کاندھے پر رکھ کر چلائی ہے

فتوہ: یہ ہم نے اعتراض کا انھیں ذکر کیا ہے۔
جواب محمد علی کا اعتراض دعویٰ بلا دلیل ہے اور ابن عطیہ صحیح ہے
از باب انصاف متعہ کی تفسیر نکاح موقت کی صورت میں مولوی محمد علی
نے جس ابن عطیہ کی زبانی پیش فرمائی ہے اس کی زبان کا یہ ہے اور نہ ہی
باپ کا وہ نہ تو چار ناموں میں شامل ہے اور نہ ہی اہلسنت کے وہ
۶ محدثین میں داخل ہے اور نہ ہی اسلام میں اس کا کوئی روشن مقام
ہے اور اس نے متعہ کی تفسیر میں کلام نبوی کلام اصحاب نبوی کو
دلیل کے طور پر بھی پیش نہیں کیا لہذا اس یابوت مولوی محمد علی
کے تمام قروودات کھڑے کئے ہیں اور ایک ٹکے بھی اس کی قیمت
نہیں ہے۔

۱. بیچائے مولوی محمد علی کو بلند پایہ علماء اہلسنت کی تحقیقات

معنی متعہ میں صاف جھٹلا رہی ہیں بیچارے مولوی کی قسمت

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۶۷ ۱۰۹۲ نکاح
 ۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر حقائق ص ۵۵ النساء آیت ۲۴
 ۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر تراجم القرآن ص ۱۷۵ النساء
 ۴. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر لغیر رازی ص ۱۹۵ ۳۷
 ۵. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر معارف القرآن ص ۳۲۵ تسار
 ۶. اہلسنت کی معتبر کتاب الحدایہ شریفہ ص ۳۱۶ ۲۶
- بدایہ شریفہ و نکاح الموقت باطل۔ مثل ان یتزوج امرأۃ
کی عبارت کا ابتداء شاہدین عشرہ ایام وقال الزرقہو
صحیح لازم لان النکاح لا یجوز بالشروط الفاسدۃ۔
ترجمہ: نکاح موقت باطل ہے یہ وہ نکاح ہے کہ کوئی مرد کسی
عورت کو دو گواہوں کی گواہی سے بیوی بنا لے مثال کے
طور پر دس دہ تک اور امام اہلسنت زفر فرماتے ہیں کہ یہ نکاح
صحیح ہے کیونکہ نکاح فاسد شروط سے باطل نہیں ہوتا
اس کے بعد صاحب بدایہ نے متعہ کی یہ تشریح فرمائی ہے کہ
کوئی مرد کسی عورت سے کہے میں اتنی مدت تک اتنی اجرت سے
تیرے ساتھ متعہ کرنا ہوں اور امام مالک فرماتے ہیں کہ یہ متعہ
جائز ہے کیونکہ یہ مباح تھا اور جب تک اس کا نسخہ ظاہر نہ ہو
اس وقت تک اس کی اباحت باقی رہے گی۔

نوٹ۔ صاحب دہلی نے متعہ اور نکاح موقت دونوں کو حیدر آباد
بیان کیا ہے معلوم ہوا کہ ان میں اتحاد نہیں ہے۔

تفسیر حنفی متعہ بھی ایک قسم کا نکاح ہے جس میں مرد و عورت
کی عیادت کا کوئی مقدار معین تک اپنے پاس رکھے اور ایک بار
قبول اس میں بھی شرط ہے پھر اس کو زہری یا زکری کہنا فقہوں سے
زکری علامہ حنفی نے متعہ میں گواہی کا شرط نہیں لگائی اور حیدر آباد
کو صاف جھٹلایا ہے۔

فتح الباری نکاح المتعہ۔ یعنی تزویج المرأة الى اجل فاذا
کی عیادت آنتھی وقت الفریقة
ترجمہ نکاح متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو ایک مدت معین تک
اپنی زوج بنائے اور انقضائے مدت فرقت کا سبب ہوگا۔

نوٹ۔ بشرح بخاری نے بھی متعہ میں گواہوں کا ذکر نہیں کیا ہے
تفسیر کبیر المتعہ وہی عیادت معن ان بیات اجر الرجل المرأة
کی عیادت آجال معلوم الی اجل معلوم فیما معیا
ترجمہ متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو اجرت معلوم پر مدت
معلوم تک اپنی زوج بنائے اور اس سے جناح کرے۔

والتفوا علی النہا کانت مباحة فی اجلہ الاسلام
اور علامہ کا اتفاق ہے کہ اسلام کے آغاز میں یہ متعہ حلال تھا
اور امت سے سوا واعظم فرماتی ہے کہ یہ متعہ منسوخ ہو گیا
نوٹ۔ امام رازی نے متعہ میں گواہوں کی شرط نہیں لگائی اور متعہ
اور نکاح موقت کے اتحاد کا فتویٰ نہیں دیا۔

علامہ نظام الدین عثمانی نے بھی علامہ حیدر آباد کو جھٹلایا ہے

عزائم القرآن، وقیل المراد بہا حکم المتعہ وہی ان بیات عیادت
کی عیادت آجال معلوم الی اجل معلوم فیما معیا
معیا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آیت فیما استمتعتم سے مراد
حکم متعہ ہے اور متعہ یہ ہے کہ کوئی مرد کسی عورت کو جناح کی خاطر
مال معلوم کے ساتھ مدت معلوم تک حاصل کرے۔

والتفوا علی النہا کانت مباحة فی اول الاسلام اور تمام علماء
ایست کا اسی مذکورہ متعہ کے بارے اتفاق اور اجازت ہے
اور یہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔

ثم السواد الاعظم من الامة علی انہا صاوت متونخة
پھر امت سے ایک سوا واعظم کا کہتا ہے کہ متعہ منسوخ ہے۔
وذهب الباقون ومنهم الشيعة الحنابلة بانه کما کانت دیوی
ہذا عن ابن عباس وعمران بن الحصین

اور سوا واعظم سے جو باقی ہیں اور ان میں سے شیعہ بھی ہیں۔
وہ کہتے ہیں کہ متعہ جس طرح حلال تھا اسی طرح اس کا حلال ہونا
اب بھی ثابت ہے۔

نوٹ :- اس عیادت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ کچھ اہل سنت
اور صحابہ کرام جس متعہ کو حلال جانتے ہیں وہ وہی متعہ
ہے جس کو شیعہ حلال جانتے ہیں اور وہ نکاح موقت
نہیں ہے۔

صحابہ کرام شیعوں والا متعہ حلال جانتے تھے

اہلسنت کی معتبر کتاب اور جزا المسائل ص ۳۲۹ نکاح متعہ
حکمی عن ابن عباس انہما جائزۃ وعلیہ اکثر اصحابہ عطا
وطاؤس وہ قال ابن جریر وحکی ذالمع عن ابی سعید
الخدری وعباد والیہ ذہب الشیعۃ -

ترجمہ: شیخ الحدیث محمد زکریا عثمانی نے نقل کیا ہے ابن عباس
سے منقول ہے کہ متعہ جائز ہے اور اس حجاز کے قائل ہیں
ابن عباس کے اکثر اصحاب مثل عطا اور طاؤس کے اور امام
اہلسنت ابن جریر نے حجاز کا فتویٰ دیا ہے اور متعہ کا حجاز
صحابی رسول اللہ ابن سعید خودی اور جابر سے بھی مروی
ہے اور اس حجاز متعہ کی طرف شیعہ گئے ہیں۔

نوٹ: اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ جو متعہ شیعوں
کے عقیدہ میں حلال ہے وہی متعہ صحابہ کرام اور تابعین
عہی حلال سمجھتے تھے اور شیعوں والا متعہ بھی نبی کریمؐ نے
حلال فرمایا تھا اور صحابہ کرام اور تابعین عظام اور شیخان
ذوی الاحترام نے مل کر جو کچھ کلام نبویؐ سے سمجھا تھا متعہ
کے بارے میں اسی پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور نکاح موقت
والا ڈھکسلا بعد میں مولوی محمد علی جانان کی یلادری نے لکھا
ہے اور ان لوگوں کے لئے ہم دعائے خیر کرتے ہیں کہ خدا ان کو
حق پہنچانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

مولوی محمد علی جانان کی ایک شہرہ آفاق فتویٰ کہ متعہ قرآن میں حرام لکھا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص ۱۰ اور مولوی جانان
حرمت متعہ خصوص قرآن سے ... قرآن کے منطوق مدلول
اور مفہوم سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ متعہ
قطعاً حرام ہے ... اس موضوع پر ایک جنسی کئی عدد آیات ہیں۔

جواب قاضی بدایوں و مولوی سید محمد علی جانان کو جھٹلایا

اہلسنت کی معتبر کتاب تفہیم القرآن ص ۲۶۶ ج ۲ انابوالاعلیٰ مؤدودی
اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۲۶۶
تفہیم القرآن لہذا یہ کہنا زیادہ صحیح ہے کہ متعہ کی حرمت قرآن
کی عبارت ... عمید کے کسی صریح حکم پر نہیں بلکہ نبی کی سنت پر ہے
عمدۃ القاری، فاکثر اصحاب مالک قالوا لیبید ... وان اس میں جو کچھ قرآن
کی عبارت ... اصحاب مالک کا فیصلہ ہے کہ متعہ کرنے والے پر کوئی
حد نہیں ہے کیونکہ متعہ کا قرآن مجید سے حرام ہونا ثابت نہیں ہے۔

نوٹ: مذکورہ دو وعدو عظام اہلسنت نے جناب مولانا محمد علی کو مذکورہ
دعویٰ میں جھٹلایا ہے اور مولانا کو ہم برا اور اذ شخوہ دیں گے کہ تم
پہلے اپنے گھر کی صفائی دو اور آپس میں اتھا کر وادہ جو توڑیں مال
نہ یا ٹوڑ متعہ کی حرمت قرآنی آیات کے منطوق سے ثابت ہے۔
بقول آپ کما فسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے آپ کو پیشوا بنایا
جس پر کاسے کو منطوق کا معنی ہی معلوم نہیں ہے۔

شیدیوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ہوا گولہ
کہ متعہ میں عورت کی ذلت اور توہین ہے

بعض روشن دماغ اہلسنت بھائی یہ فرماتے ہیں اگر متعہ جائز ہو
تو لازم آتے گا کہ عورت ایک کھلونا کی مثال ہو اور اس کی
کوئی عزت و احترام نہ ہو کیسی وہ کسی مرد کے اور کہیں وہ کسی
مرد کے ساتھ اور یہ خواتین کے لئے باعث ذلت ہو۔

جواب اسلامی کتب گواہ ہیں کہ متعہ کے لئے عورت مجبور نہیں
ہے بلکہ جب تک وہ اپنی رضا اور رغبت سے اجازت
نہ دے اس وقت تک نکاح متعہ صحیح نہیں ہے اگر عورت
متعہ میں اپنے لئے توہین سمجھتی ہے تو وہ متعہ کے لئے راضی
ہی نہ ہو اور بات ختم۔ مگر جب شریعت نے متعہ کی
اجازت دی ہے اور عورت بھی راضی ہے تو جناب
طلا صاحب کو کیا تکلیف ہے۔

جواب ۲ عورت کی توہین کا ملاں نے شوشرہ اس لئے چھوڑا
ہے کہ متعہ میں چند روز عورت مرد کے ساتھ رہ
کر خود بخود جدا ہو جاتی ہے اور اگر جہدائی باعث توہین ہے
تو پھر جہدائی تو طلاق میں بھی ہوتی ہے۔ اور طلاق
میں عورت کی زیادہ توہین لازم آتی ہے کیونکہ طلاق
دلی جہدائی میں عورت کو بے بس اور مجبور کیا گیا ہے۔ اسلام
میں طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ مرد جب چاہے

تو عورت کو طلاق دے کر جدا کر سکتا ہے اور اگر عورت
اس مرد کو پسند نہیں کرتی تو پھر اسلام نے اس کو مجبور کیا ہے
کہ ہا موٹھی سے زندگی گزارے اور کڑھتی رہے اور طلاق
خلع میں بھی مرد مختار ہے عورت مجبور اور متعہ میں عورت
کی عزت ہے کہ جب مدت گذر جائے گی تو اسلام نے
اختیار دیا ہے اگر چاہیں تو مدت بڑھا لیں۔ خلاصہ
اگر جہدائی ہی حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق بھی حرام
ہو نا چاہیے۔ کیونکہ طلاق کے ذریعے عورت کھلونا بن جانے
کی اور مرد اس کے ساتھ کھیلتے رہیں گے۔

ہم نے کئی بار وضاحت کی ہے کہ متعہ نکاح کی
طرح خدا اور رسول نے حلال کیا ہے اور بقول اہلسنت
متعہ ابتدائے اسلام میں حلال تھا۔ ہم کہتے ہیں اگر متعہ
میں عورت کی توہین اور ذلت ہے۔ تو اس توہین اور
ذلت کو خدا اور رسول نے اجراء اسلام میں جائز کیوں کر
دیا تھا۔ اگر متعہ بے غیرتی اور بے میانی ہے تو خداوند عالم
نے اس بے غیرتی اور بے میانی کو صحابہ کرام اور ان
کی ماؤں بہنوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا تھا۔ یہ
کس طرح کا انصاف ہے کہ اگر متعہ صحابہ کرام کریں تو
یہ جائز اور حلال ہے اور شرم دیا جیسا ہے اور اگر کوئی
دوسرا کرے تو یہ متعہ حرام ہے بے غیرتی ہے بے میانی
ہے۔ ایک چھت اور دو ہوا ہیں اس کو کہتے ہیں۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۲ واں گولہ

اہلسنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۵ باب میں لکھا ہے کہ متعہ کرنے والی عورت کا یہ شغل بن جاتا ہے کہ ہر ماہ یا یا سے دو ہر سال درکنار سے کہ وہ ہر مہینہ کسی یا رسکے ساتھ اور ہر سال کسی کی بغل میں -

جواب اہلسنت کی حلالہ والی طلاق میں عورت کے لئے ذلت اور رسوائی وہ شرعی وہ بیانی کی

انتہا ہے۔ ارباب انصاف اہلسنت دوستوں میں ایک طلاق حلالہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر مرد نے عورت کو ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ تم کو تین طلاق ہے تو تیس عورت کی شامت آگئی۔

اس کی پہلے شوہر کے ساتھ صلح کو منع کر دیا گیا اور اس کو مجبور کیا گیا کہ اب وہ کسی اور یار کے ساتھ کچھ مدت گزارے اور پھر اس سے طلاق لے کر پہلے شوہر کی بغل میں سونے اگر شوہر بدلتا حرمت متعہ کی دلیل ہے تو طلاق حلالہ کو بھی حرام اور منع ہونا چاہیے۔

ہم دوبار عرض کرتے ہیں کہ متعہ وہ نکاح ہے جو اجتہاد اسلام میں صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے لئے حلال تھا اور ہر ماہ یا یا سے دو ہر سال درکنار کے کا فارمولان پر بھی لٹا تھا اس وقت ہدایت کے ستارے چپ کیوں رہے تھے اب صحابہ کرام کے پیغمبر کا یہ کوہ عقل آتی ہے جس عقل سے خود صحابہ کرام محروم تھے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۲ واں گولہ کہ کیسا متعہ صرف عزیز لوگوں کی بیٹیوں اور بیٹیوں کے لئے ہے بعض روشن خیال ہمارے اہلسنت دوست یہ بھی فرماتے ہیں کہ خود شیعہ مطہرات میں سے بھی کوئی شریف آدمی یہ گوارا نہیں کر سکا کہ کوئی شخص ان کی بہن یا بیٹی کیلئے نکاح کے بجائے متعہ کا پیغام دے جس سے معلوم ہو کہ معاشرے میں شان یا زاری کا طرح عورتوں کا ایک ادنیٰ طبقہ موجود رہنا چاہیے جس سے متعہ کرنے کا دروازہ کھلا رہے یا پھر متعہ صرف غریب لوگوں کی بیٹیوں اور بیٹیوں کے لئے ہو اور اس سے فائدہ اٹھانا خوشحال طبقے کے مڑوں کا حق ہو شریعت نے اس طرح غیر منصفانہ قوانین کی توجیح نہیں کی جاسکتی کہ جیسے ہر شریف عورت اپنے لئے بے تیزی اور بے حیائی سمجھے البتہ آغاز اسلام میں یہ متعہ صرف سخت ضرورت کے لئے جائز کیا گیا ہے۔

جواب متعہ، حلالہ اور طلاق کو کوئی بھی گوارا نہیں کرتا

ارباب انصاف اہلسنت دوستوں میں ایک نکاح حلالہ ہے جس کے تصور سے شرف و کویہینہ آجاتا ہے اور کوئی شریف گوارا نہیں سزاگاس کی جوان لڑکی کسی مسجد کے ملاں یا اور کسی کو نکاح حلالہ کی خاطر پیشینگی جائے مگر چونکہ سنی ملاں نے نکاح حلالہ کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اس لئے تمام مشرف اہلسنت اس پر گڑھتے بھی ہیں اور بوقت ضرورت جوان بیٹیوں کے لئے نکاح لینے کے لئے ان کو نکاح حلالہ کے لئے پیش بھی کرتے ہیں ہمارا مقصد یہ ہے کہ نقول ملاں صحابہ کرام طرح شریف متعہ کو پسند نہیں کرتے اسلئے متعہ حرام ہے اسی طرح نکاح حلالہ کو بھی شریفین طبع پسند نہیں کرتی اس لئے نکاح حلالہ بھی حرام ہونا چاہیے۔

جواب: طلاق کو بھی کوئی شریف آدمی گوارا نہیں کرتا

بقول ہمارے اہلسنت و دستوں کے کہ متعہ حرام ہے اور دلیل یہ ہے کہ متعہ کو شریف طبیع پسند نہیں کرتی۔ ارباب انصاف ہم اپنے سنی بھائیوں کو دیانت اور انصاف کے واسطے دے کر سوال کرتے ہیں کہ کون شریف عورت ہے جو طلاق کو پسند کرتی ہے اور کون شریف باپ یا بھائی جو اپنی بیٹی اور بہن کے لئے طلاق پسند کرتا ہے۔ مگر شریعت نے لوگوں کی پسند کا لحاظ نہیں کیا۔ اور طلاق کو جائز قرار دیا ہے اور دوسرا سوال ہم یہ کرتے ہیں کہ کیا یہ غیر منصفانہ حکم نہیں ہے کہ طلاق کا حق صرف مرد کو دیا گیا ہے۔ اور عورت اس اختیار سے محروم ہے اور کئی عورتوں کی زندگی خراب ہو جاتی ہے۔ مردان کو اپنے گھر آباد بھی نہیں کرتے اور طلاق بھی نہیں دیتے اور عورت بچاری طلاق کے انتظار میں تمام زندگی کو دھتی رہتی ہے۔

خلاصہ۔ جس طرح متعہ کو شریف طبیع پسند نہیں کرتی اسی طرح طلاق کو بھی شریف طبیع پسند نہیں کرتے لہذا دونوں کو حرام ہونا چاہیے تھا۔ نیز انہماکے اسلام میں جن عورتوں اور مردوں کے لئے متعہ حلال ہوا تھا کیا وہ شریف نہیں تھے اگر نہیں تھے تو کیا تھے۔

جواب: متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے

ارباب انصاف۔ متعہ کے لئے شریعت نے مرد اور عورت کو بچھڑ نہیں کیا کہ وہ ضرور متعہ کریں بلکہ متعہ کو زنا سے بچنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے اور امیر یا عزیز کا اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔ معاشرہ میں زنا ہر قسم کے لوگوں میں مردوں اور عورتوں میں پایا جاتا ہے۔ شریعت پاک نے زنا سے بچنے کے لئے متعہ کو ذریعہ بنایا ہے مرد اور عورت خواہ دونوں امیر طبقے سے یا عزیز طبقے سے ہوں یا ان میں ایک امیر اور ایک عزیز ہو بھلا تے زنا کرنے کے وہ نکاح متعہ کر لیں جس کی شریعت نے اجازت دیا ہے۔ باقی ہر مرد یا عورت کے لئے اپنے اپنے حالات ہیں اگر متعہ کو ان کی طبیعت پسند نہیں کرتی تو وہ متعہ نہ کریں کیونکہ متعہ کوئی واجب یا فرض تو نہیں ہے کہ جس کا کرنا ضروری ہے بات صرف اتنی ہے کہ اگر شرائط کے ہوتے ہوئے کسی مرد یا عورت نے متعہ کیا ہے۔ تو اس کو زنا نہیں کہا جاسکتا۔ ارباب انصاف متعہ کی حرمت کو اچھا لئے والا اور اس کے خلاف بد زبانی کرنے والا درحقیقت خدا اور رسول کے خلاف بد زبانی کرتا ہے اگر متعہ کوئی غلط یا بری شے تھی اور بے عیترتی اور بے حیاتی تھی تو خدا اور رسول نے اس سے بے عیترتی کو صحابہ کرام کی بہنوں اور بیٹیوں کے لئے جائز کیوں قرار دیا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۵ واں گولہ
 شیعوں کے خلاف جو پڑتے سے شرم نہ کرنا اور ان پر تمہیں لگانا
 کتاب اہلسنت حرمت متوحہ صفحہ ۱۲۰ محمد علی جانناز میں لکھا ہے کوفہ جعفریہ
 کے نفاذ سے متعلق آٹھیں بازار حسن کھلی جائے گا صفحہ ۱۳۱ متونے مدحت جعفریہ
 کی اشاعت میں بڑا حصہ لیا ہے متوحی و ہر سے علی شہنشاہ اکبر سے لے کر
 آخری اجدار تک سب نے شیعیت کی سرپرستی ہر زمانہ صفحہ ۱۳۳ جتنے بدکاروں
 کے اگے چلے میں ان سب کے لاشس شیعہ مذہب کے نام چاھلے گئے جاتے ہیں
 جو: حدیث شریف میں ہے کہ جھوٹا مولانا منافق کی نمایاں شاہی ہے
 ایسا تھا مولوی محمد علی جانناز صاحب امام قلعہ عالی اس معاویہ کے پیروکار
 ہیں جو منبر پر بیٹھ کر حضرت علیؑ کو گالیوں دیتا تھا اور جھوٹ بولتا تھا نیز
 تم فقہ جعفریہ کی بات کیوں کرتے ہو تم فقہ حنفیہ کا تھاؤ کرو اور اپنی
 ماؤں بیٹوں کیلئے حلالہ کی منڈی کھولو تم اس بزرگ معاویہ کو جھٹھا
 خلیفہ مانتے ہو جو عارم سے نہ نکرتا تھا اور شہرت کے لئے ہماؤ
 رسالہ کرو اور بزرگ مظلوم فرماؤ اور شیعوں کی سرپرستی کسی متعلق
 بادشاہ نے نہیں کی بلکہ وہ تو شیعوں کے مخالف تھا اگر
 اکبر بادشاہ وغیرہ نے شیعوں کی سرپرستی کی ہوتی تو
 ہندو پاک میں کوئی سنگ سلاب بنا امیر سے باقی نہ
 رہتا اور جھکے کے لاشس کا تم ہمیں طعنہ دیتے ہو
 مولانا جو عورتیں جھکے میں کام کرتی ہیں وہ تمہاری ماؤں

بیٹوں سے ہزار درجہ افضل ہیں کیونکہ وہ ایک معین جگہ
 میں برائی کرتی ہیں۔ مگر تمہاری خواہشیں کھلی گئی اور کوچے کوچے بغیر
 کسی لاشس کے صحنہ بن عتبر ماور معاویہ اور معاویہ ماور زیاد اور
 صعبہ ماور طلحہ اور زرقا ماور حکیم بن عاص کے مبارک مشن کو چادر
 چاند لگاتی ہیں۔ مولانا جانناز صاحب تمام پیروں کے پیروکار ہو جو
 اتنے کتہ سے تھے کہ ان کو بازار لاشس کی کتہجریاں بھی نہیں مانتی علامہ صاحب
 کتہجریاں صاف صاف کہتی ہیں کہ مولوی محمد علی جانناز کے پیروں میں اور
 ہم میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا اپنے جیسے کتہجریوں کو ہم اپنا مشرک کیوں مانتے
 اب انصافاً محمد علی جانناز اور اس قماش کے دوسرے مولانا صاحبان
 کو زنا رہیزا منڈی اور کتہجریاں اور لاشس کی بہت مہلکات ہیں۔
 مگر حلالہ کی مظلومت اور علت المشائخ کی قباحت جو کہ معاویہ خلیوں
 کا طرہ امتیاز ہے اگر ان سے زنا کا تقابل کریں تو حلالہ اور
 علت المشائخ کا قباحت میں پلڑا بھاری ہے
 ۳۳ میں اس جانناز نے اپنے مخاطب مولانا الیہر خادم حسین بخاری سے
 کوان الفاظ میں خطاب فرمایا ہے کہ متوہ کے نام سے زندگی میں جتنی
 بدکاریاں کی ہیں یا اپنے خاندان کی عورتوں سے کرواتی ہیں تو ان سے
 تو بہ کرو اور انب انصاف اخلاقی مسائل اپنی جگہ مگر غور کرو کہ
 بخاری مرحوم قوم سادات سے ہیں اور محمد علی جانناز ایک چوڑھا
 چھرا اور کس طرح سادات خاندان کی خواہشیں کی طرف بدکاریاں
 کی نسبت دی ہے۔ جانناز کے دل میں اسی طرح بعض متعلق ہے
 جس طرح اس کے مشرک معاویہ کے دل میں تھا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی قرب کا ۲۷۱ واں گولہ کہ متعہ بڑی عبادت ہے پس شیعوں اپنی لوٹکیاں سنیوں کو پیش کریں کتاب اہلسنت تحقیق متعہ از قلم مفتی بشیر احمد پوری ناشر کتب فاعرشید پسرور ضلع سیالکوٹ ۱۳۸۱ میں لکھا ہے۔ کہ غیر شیعہ مرد سے متعہ کرنے کی صورت میں اس عظیم ترین عبادت پر شیعہ مومنہ سات سو گناہ زائد اجر کی مستحق ہوتی ہے اگر متعہ واقعی حلال ہے تو مجتہدین اور ذاکرین جو سے کہتے ہیں جن کی حسین و جمیل خواجہ صورت، نوجوان ہونے بیٹیوں نے متعہ ہانے کھول رکھے ہیں جب بڑی عبادت ہے تو انہم اور نوحہ کی طرح اسے بھی علی الاعلان سر بازار کرنا چاہیے ہر کوئی سیاہ لباس پہننے والا مجاہد جو اس کمی کو پورا کرے۔ ۳۸۱ اگر کوئی نیک سیرت، رحم دل شیعہ عورت تقیہ کر کے سنی نوجوان سے متعہ کرے۔ تو اس کو سات سو متعہ کا درجہ ملے گا۔ نوٹ: اس علاقہ نے بھی تحقیق متعہ ۸۰ صفحات کا ایک رسالہ لکھ کر اپنی تحقیق کی چکی میں پیکار سے شیعوں کو پسینے کی ناکام کوشش فرمائی ہے اور اپنے دل کا اہل خوب نکالا ہے۔ مگر مثل معروف ہے کہ کئی نہاوانگی اور پچڑ ناکی۔ یہ لوگ چودہ سو سال گزر گئے اسلام میں پہلی متعہ ابو بکر کی بیٹی اور عائشہ کی بہن حضرت اسماء کے متعہ میں انگلی کی گرم کرنے کی صفائی نہیں دے سکے اور اب ہم مذکورہ تحریر کی وہ چیر بھاڑ کرتے

ہیں جس کے پڑھنے سے امیر معاویہ یو جوری کے تمام علاقے قبضت اللہ فی کفنا کے مصداق نظر آئیں گے۔

چاہے بقول اہلسنت کا یہ نون اور اللہ پر ایمان نا برابر ہیں

اہلسنت کی معتبر کتاب والتمنا حلیہ کتاب نکاح میں لکھا ہے لیس لنا عبادۃ شرعت من عہد آدم الی الان شہد تستوفی الجنۃ الا النکاح والایمان۔ اما کو نہ عبادۃ فی الدنیا انما ہوا لکونہ سبباً للکثرۃ المسلمین

ترجمہ: احسانات کی ماہرہ نازہ سنی علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ حضرت آدم سے لے کر اب تک اور پھر جنت میں بھی چار بار بھڑکی کوئی عبادت نہیں سوائے نکاح اور جماع کے اور ایمان کے اور نکاح کا سوائے ایمان کے دنیا میں بے مثال عبادت ہونا اس لئے ہے کہ یہ جماع کرنا مسلمانوں کی تعداد بڑھانے کا بہت بڑا سبب ہے

مولوی بشیر اور اس کے پیرو بھائیوں کو دیکھو فکر

ملاں بشیر نے شیعوں کو طعنہ دیا ہے ان کے مذہب میں متعہ عبادت ہے لہذا خواہ میں شیعہ سنی نوجوانوں سے متعہ کر کے اس عبادت کا سات سو گناہ ثواب حاصل کریں اور چھاری گذارش ہے مولانا صاحب متعہ بھی مثل نکاح ہے اور آپ کے مذہب میں نکاح اور جماع بے مثال عبادت ہے کیونکہ اس سے کثرت اہل اسلام ہوتی ہے لہذا ہم بھی جناب کی اور آپ کی عظیم قوم

کی خدمت میں ہاتھ باندھ کر عرض کرتے ہیں کہ اپنی جوانی اور باکبرہ لڑکیاں ہمارے ملکوں اور ذاکروں کی خدمت میں نکاح کیلئے پیش فرمادیں تاکہ کلمہ شریف پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہو سکے۔

عجل اہل خیر کو اپنی لڑکی پیش کرنا سنتِ فارق اعظم ہے

اہلسنت کی معتمد کتاب صحیح بخاری جلد ۱۱ کتاب نکاح باب فی خصال انسان ابنہ او اختہ علی اہل الخیر کہ اہل خیر کو اپنی بہن یا بیٹی نکاح کے لئے پیش کرنا فقال عمر بن الخطاب آیت عثمان فعرّضت علیہ حفصہ۔ مذکورہ باب میں یہ لکھا ہے خلیفہ زادہ حضرت

عبداللہ بن عمر فرماتا ہے کہ جب میری بہن حضرت حفصہ کا شوہر نہیں مر گیا تو میرے ابا جمنے بتایا کہ میں اپنے دوست عثمان بن عفان کے پاس آیا اور میں نے حفصہ کو اس کی خدمت کے لئے پیش کیا اس

لئے بھی قبول نہ کیا۔ فوٹ مولوی پسروری نے شیعوں کو متشورہ دیا ہے کہ متو اگر عبادت ہے تو سر باز اگر ناچاہیے اسے علاوہ اور اس

کے پیر بھائیوں کو شیعوں کی طرف سے متشورہ ہم بھی پیش کرتے ہیں کہ اہل خیر کو بیٹی پیش کرنا اگر اچھا کام ہے۔ تو تم سب واریت

روحانی حضرت عمر اپنی لڑکیوں کو میک اب کرو اگر کسی کی چھت پر بیٹھا کر لاؤ وسیعہ پر یہ اعلان کریں کہ یا اہل الخیر

رشتہ حاضر ہے اس طرح آپ کو جوان بھی اچھے ملیں گے اور سنت حضرت عمر میں دنیا میں زندہ رہے گی اور اہل اسلام

کی تعداد بھی زیادہ سے زیادہ ہوگی۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۷ اوال گولہ کہ متو

کے فضائل بہت زیادہ ہیں متو عنوں کی کا درجہ ملتا ہے

آرہ انصار علامہ محمد علی جانا نے اپنے کتاب حرمت متو میں اور طمان بشیر پسروری نے اپنے رسالہ تحقیق متو میں اور سن سہروردی نے اپنے

رسالہ حرمت متو میں اور مولوی فیض احمد ویسی نے اپنے رسالہ متو یا زنا میں فضائل متو جمع کرنے کی بہت کوشش فرمائی ہے اور اس قماش کے

دوسرے تمام علماء نے بھی اس موضوع میں خوب طبع آزمائی فرمائی ہے علامہ ویسی نے اپنے رسالہ کے ۱۱۵ میں فرماتے ہیں کہ فیصلہ کن بات ہے اگر متو

کا اتنا بہت بڑا ثواب ہے کہ دیگر عبادت سے بڑھ کر ہے تو شیعوں اپنے آپ کو ابن المتو یعنی متو کی اولاد کہلانے سے کیوں بھجکتا ہے اور

فقیر انعام پیش کرنے کو تیار رہے کسی ایک مشہور اخبار میں ایک بار اپنے آپ کو متو کی اولاد کا اعلان کرے۔ شیعوں پارٹی خود سوچے کہ

جب متو خراب کا کام ہے تو پھر اس سے عار و ننگ کیوں اریاں انصاف ہار سکتی ہے بلکہ توں کا یہ یا یہ نانا امتراض ہے اور اب ہم اس کی اس طرح

چھپر بھاڑ کرتے ہیں کہ مدرسہ ہند میں عتیکہ کے مند یا فترہ علماء کو شایہ کو بھروسہ آجاتے افسوس ہر سال زنا ندرساات میں متو حلال ہا جتنی بھائی بنا

سکتے ہیں کہ کہتے صحابہ کرام نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد متو میں حلال رہیں گے ہمارے کہتے سنیوں نے اعلان کیا ہے کہ ہم اولاد حلال ہیں ہم سنیوں بلکہ

کرنے کی کہتے خدا اور رسول نے صحابہ کرام کیلئے حلال فرمایا تھا لہذا متو کوئی خراب شئی نہیں ہے۔

جواب فرمایا کہ صاحبزادے کی ناکامی کی نسبت کہ اولاد زنا و اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے سوال اگر غلط ہے تو عدالت مجھے کھڑا کر کے گولی مارنے اہلسنت کی سب سے کتاب الماظرات ص ۲۲۲ المدخلی مس راغب اصفہانی قتال قدامة اولاد الزنا انجب لان الرجل یزنی بجمہودہ و نشا ط فیخرج الولد کا ملاد ما ینکون عن حلال فعن تصنع الرجل الی امر آت۔ ترجمہ امام اہلسنت شیخ الحدیث حضرت حمادہ فرماتے ہیں کہ زنا سے پیدا ہونے والے بچے زیادہ اچھے ہوتے ہیں کیونکہ آدمی پوری شہوت اور جوش سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اور جو حلال طریقے سے اولاد ہوتی ہے وہ اس خوبی سے محروم ہوتی ہے۔

و کلام صاحب کرامت کے ہیں کہ حقان کی سستی تمہارا دل مزبور

علامہ راوی نے کو جمع انکے یہ بھائیوں کے ہم چلیے کہتے ہیں کہ اگر اولاد زنا و اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے تو کوئی بھی اہلسنت کا عالم دین علامہ راوی کا عقیدت مند کسی مشہور اخبار میں اعلان فرما دیں کہ میں اولاد حلال ہوں البتہ اولاد زنا ہونے کا صرف ایک ذات گرامی نے قرار فرمایا ہے جو کہ پکا اہلسنت طال المومنین امیر معاویہ کا بھائی حضرت زیاد بن ابی سفیان ہے۔

علامہ راوی نے اپنے رسالہ کے ص ۱۲ میں یہ بھی لکھا ہے کہ متھو کہ جو کہ زنا ہے نکاح میں اس نے داخل کیا جاتا ہے کہ زنا کی بیماری سے گلستانِ شیعہ نکلتا چمکتا ہے جو اباً عرض ہے کہ اویسی کے مذہب میں تو اولاد زنا و اولاد حلال سے زیادہ اچھی ہے پھر وہ کس منہ سے زنا کی ملامت کرتے ہیں۔

شیعوں خلا اہلسنت کی توپ کا ۱۸ واں گولہ کہ شیعہ متھو کے مبارک عمل کا اپنے گھر کی تواریخ سے افتتاح کریں

اہلسنت کی معتبر کتاب "ہم سنی کہیں ہیں" ص ۲۱۲ از قلم حافظ محمد میاں نوالی میں لکھا ہے میں حافظ محمد شیعوں کو جو بیچ کرتا ہوں کہ اگر ان میں ذرہ بھرا مانا کرتی ہے اور وہ متھو کو کار خراب جانتے ہیں تو کیا وہ سورات اہلسنت کی مثالیں کم از کم ایک درجہ ان کی کتاب سے پیش کر سکتے ہیں اگر ثابت کریں تو جنہا ورنہ اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی تواریخ سے افتتاح کریں ورنہ آپ شیعوں پر کہ نہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانہ منیم ہے اور بیکانتھما اس حافظ محمد کا آپ نے جو بیچ کر لیا اور اب ہم اس اولاد حلالہ پر وہ کاری ضرب لگاتے ہیں کہ اسے قبر میں بھی سکون نہیں آئے گا اور اس کی دلیل کی وہ چیرا بیڑا کرتے ہیں کہ ہندوین متھو کالج کی رصد گاہ میں بیٹھنے سے اس کو روکنے کے وقت مارنے نظر آئیں گے۔

انہوں نے اس طعن کی عقل پر حسب امام اعظم نے نکاح حلالہ کے جو اذکار قوی دیا تھا تو کیا اپنی ماں یا بہن یا بیٹی کا حلالہ نہ سکھوایا تھا اور حضرت عمر نے متھو کا نعتی زمن رسول کے الفاظ سے حلیت متھو کی گواہی نہ تھی کیا اس کو اسی سے پہلے اپنے ہاندان کی کسی خاتون سے متھو دیا تھا سب سے پہلے متھو کے حلال ہونے کا رسول پاک نے ارشاد فرمایا تھا اور صاحب غنا اس کی حلیت کو امت کے لئے بیان کیا ہے پھر متھو پر تنقید گویا خدا اور اس کے رسول پر تنقید ہے۔

چرا ملازم محمد صفا کو منصفاً مشورہ کہ غنہ نبات کے مبارک عمل کا وہ اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کریں۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح القدر شرح ہدایہ ص ۱۰۵ باب الغسل۔ قولہ والفقہاء لثنا بان، الخنا بان موضع القطع من الذکر والفرج وهو سنة للرجل مکرمۃ لهما؛ جماع الختونة الذوفی نظم الفقہ سنة فیہما ترجمہ، رشتا نا وہ مقام ہے کہ مرد اور عورت کے ختنہ کے وقت جہاں سے کچھ گوشت کا بچا جاتا ہے اور یہ ختنہ مرد کے لئے سنت ہے اور عورت کے لئے شرف۔ کیونکہ ختنہ شدہ عورت سے جماع کرنے میں زیادہ لذت ہے اور نظم الفقہ میں لکھا ہے کہ ختنہ عورت اور مرد دونوں کے لئے سنت ہے۔ نوٹ۔ ہم حضرت حافظ محمد کو پیش کرتے ہیں اگر ان میں ذریعہ ایمان کی رتی ہے اور وہ ختنہ کو کار ثواب اور سنت جانتے ہیں مرد اور عورت دونوں کے لئے تو کیا وہ ایسی کتابوں سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اصحاب ثنہ نے اپنے اور اپنی بیٹیوں کے ختنے کروائے تھے۔ بصورت دیگر وہ اس مبارک عمل کا اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرادیں۔ اگر ختنہ عورت کے لئے سنت ہے اور آپ نے اپنی ماں یا بہن اور بیٹی کا ختنہ نہیں کروایا تو آپ ہرگز اہلسنت نہیں ہیں خالص منافق ہیں آپ کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ستم میں مستورات اہلبیت کی مثالیں نہیں ملتی البتہ لو بکون بیچی اسماء نے اور عمر کی بہن عفرانے ستم دانی عبادت فرمائی ہے۔

چرا وکلا صحابہ کا عقیدہ کہ زنا کا اولاد حلالی والا ہے بہتر ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نزہت القلوب ص ۱۸۱ استقصاء الافعال ص ۱۶۰ قال اولاد الزنا نجی لان الرجل یزنی بشہوتہ ونشاطہ فیخرج الولد کما ۵ و ما یخبر من الحلال فمن تصنع الرجل ای المرأۃ ولھذا کان عمرو بن العاص ومعاویۃ ابی سفیان من وھاۃ الناس۔ ترجمہ۔ امام اہلسنت قطب الدین محمد بن مسعودین مصحح البیہازی کہ جس نے ۱۰ میں ۱۰ سال کی عمر میں مشہر تیریز میں وفات پائی جیسا اس وکلا صحابہ کے امام اعظم نے فرمایا ہے کہ اولاد زنا زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ زنا کرنے والی پوری شہوت اور نشاط سے زنا کرتا ہے پس بچہ کامل پیدا ہوتا ہے اسی لئے حضرت معاویہ اور عمرو بن عاص بہت بڑے دان اور عقلمند اور سیاستمدان تھے۔

نوٹارنا انصافاً حافظ محمد اور اس کے بیہازیوں کو ہم پیش کرتے ہیں کہ بقول تمہارے علماء کے اولاد زنا زیادہ اچھی ہے کیا آپ کے صحابہ کرام نے بھی اور آپ کے مشائخ عظام نے بھی عقلمند بچے پیدا کرنے والے اس ضمن میں عمل کیا ہے۔ جناب حافظ آپ کی ذات بھی بڑی نجیب ہے اور آپ ماضی اللہ بڑے عقلمند ہیں کیا آپ کی والدہ نے بھی ہندبن عتبہ کی طرح بچے نجیب پیدا کرنے والے شے کو استعمال فرمایا تھا اگر کسی نے کہا کہ مستوا اچھی چیز ہے آپ نے نہ کیا کیا مستورات اہلبیت کی مثال ملتی ہیں اس بابت ہم کہتے ہیں کہ جنہوں نے زنا کی نجیب بچے پیدا کرنے کا ذریعہ سمجھا ہے کیا ان کی خواتین اسی طرح نجیب بچے پیدا کرتی ہیں کیا تمہارے علماء کی نجابت کا یہی راز ہے۔

متعین میں کس طرح کا مسلمانوں میں اختلاف ہے

ارتقاء اہل تشیع اور اہلسنت میں متعین کے بارے میں اختلاف ہے کہ اہلسنت فرماتے ہیں۔ آغا ز اسلام میں متعین جہد شرائط کے ساتھ حلال تھا اور بعد میں رسول پاک نے متعین کو حرام فرما دیا ہے اور اہل تشیع فرماتے ہیں کہ جس طرح زیادہ رسالت میں متعین حلال تھا اسی طرح یہ قیامت تک حلال ہے اور متعین کو منع بتانے والی روایات معتبر نہیں ہیں۔

اس لئے جواز متعین بعض

سنی علماء بھی شیعہوں سے متفق ہیں۔

فضائل متعین شیعہ اور سنیوں میں کونسی اختلاف نہیں ہے

اہلسنت اجاب متعین کو حرام جانتے ہیں اور اس کی کسی بھی فضیلت کو صحیح نہیں مانتے اور اہل تشیع اور بعض علماء اہلسنت متعین کو حلال مانتے ہیں مباح اور جائز مانتے ہیں اور متعین کے فضائل میں ماویان اخبار نے جو مبالغہ فرمایا ہے اس کو وہ قبول نہیں فرماتے کیونکہ فضائل متعین تینے والی روایات بلا سند ہیں اس لئے غیر معتبر ہیں کسی شئی کے فضائل زیادہ نہ ہونا اور بیات پتاس کا حرام ہونا اور بیات ہے۔ اور غلط بحث کرنا علماء اور فضلاء کا کام نہیں ہے ابتدا اسلام میں خدا اور رسول نے صحابہ کرام اور انکی ماں، بہن اور بیٹیوں کیلئے جو متعین حلال فرمایا تھا فضیلت متعین سے ہٹ کر ہم کہتے ہیں کہ وہی متعین اس آیت الہی بکراؤ مگر کی بہن عشر والا نام اہل اسلام کیلئے قیامت تک حلال اور مباح ہے۔ عبادت نہ ہو مگر برا کا کام اور زنا نہیں ہے۔

کیا سنی علمائے اپنے سب فتوؤں پر عمل فرمایا ہے

حافظ محمد عثمانی وغیرہ کا عقیدوں پر یہ مترض کرنا کہ اگر متعین حلال ہے تو وہ مستورات اہلسنت کی مثالیں پیش کریں یا اپنے گھر کی خواتین سے فتاح کریں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ کیا سنی علمائے اپنے ہر فتوے پر عمل کیا ہے۔ سنی بھائیوں کی چار فرقہ ہیں اور ان کے علماء کا ہزاروں مسائل میں اختلاف ہے۔ کتاب اہلسنت المعارف ص ۱۲۰ ذکر اصحاب نراری میں لکھا ہے کہ سنی شرمگاہیں جو حرام تھیں اور امام اعظم ابو حنیفہ کے فتوے سے ان کو حلال کر دیا ہے حافظ مہر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ان کا امام اعظم کے گھر کی خواتین سے امام صاحب کے فتوؤں پر عمل کا افتتاح ہوا ہے کیا امام صاحب نے اپنے فتوؤں پر خود عمل کیا ہے یا ان کے کسی بیٹے نے۔

سنی فقہ کے حید فتوے جن پر حافظ مہر کو فخر ہے

سنی فقہ میں منی پاک ہے اور اس کا کھانا حلال ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم نے شرح نووی پر باب منی میں لکھا ہے کہ منی پاک ہے اور ایک قول ہے کہ اس کا کھانا بھی حلال ہے جیسا حافظ مہر صاحب تم اس فتوے پر اپنے گھر کی خواتین سے افتتاح کرو۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے منافق اور جہنی ہے اور بخاری شریفین باب غسل خون حیض میں جو آپ کے علمائے حاضرہ سے رپورٹ پیش کی ہے کہ خوں حیض کو تنہا سے پاک کیا جا سکتا ہے کیا جناب کے گھر کی خواتین اس فتوے پر عمل کرتی ہیں

سنی فقہ میں، کہ سنی چاہنے سے محلِ بخش پاک ہو جاتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ حاضی خان چلانتا ہے لعلیہ میں لکھا کہ اگر انسان کے بعض اعضاء پر نجاست لگی ہے ارشاد کے طور پر شرمگاہ پر لگی ہے، اور آدمی اس کو چاٹنے سے محلِ بخش پاک ہے علامہ حافظ مہر محمد عثمانی کو دعوت دیکر ہے کہ تم اس قسم سے پرانے گھر کی خواتین سے اقتراح کرو۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں منانے ہے اور تیرا تکلم جہنم ہے

سنی فقہ میں ہے کہ گائیدن نیک حالت نماز جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح کلمۃ القامح منقولہ از استقصیٰ الافحام در جواب سہی الکلام ص ۳۳ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی سنی حالت نماز میں شرمگاہ کے علاوہ مثلاً زانو میں عورت سے جمنا کرتا ہے اور اس کو اترا ل نہیں ہوتا تو اس مبارک کام سے نماز باطل نہیں ہے۔ ہم اعلیٰ حضرت حافظ مہر محمد کو برصحن کرتے ہیں کہ اس فتویٰ پر عمل کرنے میں اپنے گھر کی خواتین سے اقتراح فرمائیں۔ ورنہ تو اہلسنت نہیں ہے۔ منافع ہے۔ تم نے شیعوں کو مسئلہ مترو میں اس طرح منافع لکھا ہے اس کا جواب آپ کو مل گیا ہے اور تو اگر کبھی کبھی دو بارہ پلٹے گا تو تیری خدمت کے لئے یہاں جوتا حاضر ہے۔ عسافی صاحب تمہارے مذہب میں طلاق اور حلالہ جائز ہے کیا آپ کی تمام خواتین طلاق لے چکی ہیں اور پھر نکاح حلالہ والی عبادت کر چکی ہیں۔ آل رسول کی خواتین کا نازیا الفاظ سے ذکر کرتا ہے جیسے چڑچارہ اور لڑوہ کا کام ہے۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۲۹ واں گولہ
کہ مترو کرنے والے کاموں کا درجہ نبی پاک کا درجہ ملتا ہے

کتاب اہلسنت تحقیق مترو ص ۲۹ از قلم ملا بیچرا احمد سپوری اور کتاب اہلسنت حرمت مترو ص ۲۹ از مولوی محمد علی جاننا زبانی جامد ابراہیم میر سیالکوٹ میں لکھا ہے کہ شیعوں کی تفسیر بیخ تصادقین کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ مترو کرے گا وہ امام حسن کا درجہ پائے گا حتیٰ کہ جو چار مرتبہ مترو کرے گا وہ نبی پاک کا درجہ پائے گا تمام عقیدتیں اہلسنت اس روایت سے حرمت مترو پر دلیل لاکر اپنی علمی قابلیت کا جنازہ نکالتے ہیں اور اب ہم اس دلیل پر عدد و انصاف میں رہ کر تبصرہ کرتے ہیں اور اپنے سنی دوستوں کو دعوتِ انصاف دیتے ہیں

جواز اہلسنت کی فقہ میں اولاد ناکو قضا اور ناکا درجہ مل سکتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب التوضیح والتبیح ص ۵۵ فصل نبی اما من الحیات عربی عبارت اسی سہالہ کے ص ۵۵ میں مذکور ہے اب ترجمہ حافظ محمد سعید امام اہلسنت علامہ سید الدین تقی زانی فرماتے ہیں کہ ہمارا مشاہدہ ہے کہ دین اور دنیا کے معاملات میں اولاد حلال سے اولاد ناکا زیادہ صلاحیت ہے اور اسی لئے اولاد ناکا تمام کمالات اور درجات کا حق رکھتی ہے جو اولاد حلال کو حاصل ہو سکتی ہیں مثلاً من قبول عبادتہ و شہادتہ و قضائہ و امامتہ و غیر ذلک۔ اولاد ناکا عبادت اور شہادت قبول ہے۔

اور اولاد زنا کا قاضی ہونا اور امام ہونا بھی صحیح ہے اور بخیر
ذالت اس جملہ میں ولایت اور خلافت کی گنجائش بھی ہے۔

اگر مذکورہ حوالہ غلط ہو تو عدالت میں گولی مار دے

اس باب انصاری مولوی محمد علی جاناہ زکوہت فکر ہے کہ علامہ صاحب
آنکھیں کھولیں اور اپنے علماء کی تحقیقات پر ناز فرمائیں جناب نے
متفقہ پر تنقید فرمائی ہے کہ متفقہ کرتے سے امام پاک کا امام حسن یا امام
کا وجہ ملتا ہے اور جواباً ہم جناب سے گزارش کرتے ہیں کہ متفقہ تو
وہ نکاح ہے جو آثار اسلام میں خدا اور رسول نے صحابہ کرام
اور ان کی ماں بہن کے لئے حلال فرمایا تھا اور اس نکاح سے جناب
ابوبکر کی بیٹی اسماء نے بیٹا عبد اللہ جنا تھا اور بیگمٹی گرم
کروانے کے حوالہ جات اسی اسماء کے متفقہ کے بارے آتے
ہیں۔ علامہ متفقہ تو ایک وقت اہلسنت بھی حلال ٹانگتے ہیں اور
اولاد حلال کو خدا نے ہر قسم کے شرف عطا فرماتے ہیں مگر افسوس ہے
علامہ جاناہ کے مذہب پر کہ جس میں اولاد حلال اور اولاد زنا
کو مترتبا مات میں برابر حقوق دینے کے نہیں اور جس طرح جناب ابوبکر
اور حضرت عمر امام اور خلیفہ تھے اسی طرح اولاد زنا بھی امام اور خلیفہ
ہو سکتے ہیں اور علامہ جاناہ صاحب صفائی پیش فرمادیں
کہ اولاد زنا کی طرح حضرت ابوبکر اور جناب کے درجے کو پاسکتے
اور امامت و خلافت کے عہدے پر فائز ہو سکتے ہیں اور اگر یہ سب
کچھ تمہارے مذہب میں قبول ہے تو پھر شیعوں پر کیس چیز کا اعتراض ہے

جو قرآنی فیصلہ کہ نبی پاک کی اطاعت نے الانبیاء کے ساتھ

اور نکاح متوعہ نبی کریم کی اطاعت ہے

ومن يطع الله والرسول فأولئك مع الذين انعم الله
عليهم من النبيين والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن
اولئك رفیقاً ذلک الفضل من الله وکفی بما لله علیہا۔

یہ آیت ۶۹-۷۰ سورہ نساء

ترجمہ۔ اور جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ ان
لوگوں کے ساتھ ہے جن پر خدا نے انعام فرمایا ہے اور وہ لوگ
انبیاء ہیں صدیقین ہیں اور شہداء اور صالحین ہیں اور یہ لوگ
رفیق ہیں اچھے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر سنو امام ابن کثیر کی زبانی سنئے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۷۴۸ النساء آیت ۶۹
ومن يطع الله الخ ہی ومن عمل بیا امره الله به ورجله
وشرک ما نبیاء الله عنہ ورسولہ۔

جو شخص عمل کرے ساتھ اس سفر ان کے جو خدا اور رسول نے دیا ہے اور
شرک کرے اس کام کو جس سے انہوں نے منع فرمایا ہے۔

خاتم اللہ یکتہ ذکر کرامتہ و جعلہ مرفقا لانبیاء
یہیں اللہ پاک ایسے شخص کو سنت میں ٹھہرانے کا اور اس کو اپنے انبیاء
کا ساتھی اور رفیق بنا دے گا۔

نکاح کے فضائل نبی پاک کی مبارک زبان سے
اور تزویج اور متودونوں نکاح ہیں اور ان میں نبی پاک کی طاعت ہے
اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۷۷ کتاب النکاح باب کثرت النساء

عن سعید بن جبیر قال قال لی ابن عباس هل تزوجت قلت لا
قال فتزوج فان غیر هذا الا لامرکم انفساء

ابن عباس نے سعید بن جبیر سے فرمایا کہ تم نے شادی کی ہے یا نہیں؟
کیا کہ نہیں؟ ابن عباس نے فرمایا کہ شادی کرو اس امت میں زیادہ اچھا
وہ شخص ہے جس کی بیویاں زیادہ ہوں۔

نوٹ: کتاب اہلسنت کنز العمال ص منقول از تشیہ المطابع ۱۲۳۱
میں لکھا ہے کہ ابن عباس کے حق میں حضرت عمر نے فرمایا تھا کہ میں گواہی
دیتا ہوں انک تطلق من بیت نبوة کو بیت نبوت سے برتا ہے۔
ابن عباس کا زیادہ ازواج والے کو خیر الناس کا تمغہ دینا یہ بقول عمر
صاحب کے بیت النبوة کا فیصلہ ہے۔

نکاح اور زیادہ بیویاں کرنا سنت نبوی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۷۲۳ کتاب النکاح
عن النبی النکاح من سنتی . وتزوجوا فانی مکاترمکم الامم

نبی پاک نے فرمایا کہ نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے میری اس سنت
پر عمل کیا وہ میرا پیروکار نہیں ہے اور تم شادی کرو میں تمہاری تعداد کے
زیادہ ہونے پر قیامت کے دن باقی تمام امتوں پر فخر کروں گا۔

متنہ نکاح ہے اور متوکر نے الانبی پاک کی طاعت کرتا ہے
اور قرآنی فیصلہ ہے کہ نبی کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیا کا ساتھی

انزال انفساء منج الصادقین کی بنا پر ضعیف غیر معتبر روایت کو لے کر بول
متوکر پر یوں تنقید کی جاتی ہے کہ متوکر نے والا امام اور نبی کے درجہ کو
پاسکتا ہے اور اس کے جواب میں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ درجہ کو ہانے کا یہ

مطلب نہیں ہے کہ متوکر نے والا معارف اللہ نام یا نبی ہو جاتا ہے بلکہ
اس کا وہی مطلب ہے جہد کو وہ آیت میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا ہے
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ متوکر بنا اور زمانہ کرنا۔ یہ خدا اور رسول کی اطاعت

ہے اور خدا اور رسول کی اطاعت کرنے والا جنت میں انبیا اور صدیقین
اور شہداء کے درجہ میں ہوگا یعنی ان کا رفیق اور ساتھی ہوگا۔

پس نکاح متوکر نے والا اور زمانہ کو ترک کرنے والا جنت میں
انبیا و اولیاء اور صالحہ کے درجہ میں ہوگا یعنی ان کا ساتھی
اور رفیق ہوگا اور اس بات میں کیا حرج ہے یہ نظریہ تو قرآن پاک

نے پیش فرمایا ہے۔ سورہ نساء کی آیت ۶۹ کو مؤخر سے پیش
جائے۔ متوکر نے والا خدا اور رسول کا باطنی ہمیں ہے اور ذات

متوکر میں کوئی بے حیائی بے شرمی اور بے عزیزی بھی نہیں ہے ورنہ
اللہ پاک اس کو اصحاب نبی صحابہ کرام کی فاقوں بیہوشوں اور بیہوشوں

کے لئے ہرگز حلال نہ فرماتا اور امت مسلمہ کا اجتماع ہے کہ ابتداء
اسلام میں اللہ نے خوامین اسلام اور اصحاب باوفا کے لئے حلال

فرمایا تھا اور اصحاب باوفا کے مباح کیا تھا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا ۳۰ واں گولہ کہ متعہ کرنے والے میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے کے گناہ گرتے ہیں

اہلسنت کی معجز کتاب حرمت متعہ ص ۲۱۲ از محمد علی جانپناز اور کتاب اہلسنت کتب متعہ ص ۲۱۰ البیہر احمد پسروردی میں لکھا ہے کہ شیعوں کی کتاب منہج الصادقین میں اور ان کی کتاب میں لایحضرہ الفقیدہ باب المتعہ میں لکھا ہے کہ نکاح متعہ کے بعد جب عزت مرد ایک دوسرے کو ہاتھ سے مس کرتے ہیں تو ان کے گناہ گرتے ہیں اور ان کے اعمال حسنة میں زیادتی ہوتی ہے مقصد شیعوں کے مخالف کا یہ ہے کہ جہلا متعہ سے کس طرح گناہ گرتے ہیں۔

غواب ملاحظہ ہو،

سینوں کے عقیدہ میں نکاح سے گناہ ملتے ہیں۔

اہلسنت کی معجز کتاب کنز العمال ص ۲۳۲ ج ۸ کتاب النکاح میں لکھا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے اور وہ اپنے ضمیر کی طرف دیکھتی ہے تو خدا ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہے

فَاذْا شَئَكَ بِنَفْسِكَ تَقَطُّتْ وَذُو بَنِيهَا مِنْ غُلَّالِ اَصَابَا

اور اگر جب اپنی بیوی کے ہاتھ سے پکڑتا ہے تو انگلیوں ان کے گناہ گرتے ہیں اگر انہما صرف متعہ مثل نکاح ہے اور شکی کوئی دونوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نکاح سے اور میاں بیوی کے ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے گناہ گرتے ہیں اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے اور کسی مولانا کا اس پر مذاق کرنا باعث توجہ ہے۔

۲۶ صحنی فقہ میں رسم نکاح ایک دوسرے کے مقام خرم کو ہاتھ لگانا بڑا ثواب ہے

اہلسنت کی معجز کتاب فتاویٰ قاضی خاں کتاب الخطوط ص ۴۲ لایاس بعلم ان میں فرج امراتہ کذالك امرأة لایاس ان تمس فرج زوجھا لکھی تیسرا قال ابو یوسف سألت ابا حنيفة رضة الله عن هذا قال لایاس به وارجو ان يعظم اجرهما۔

اگر مرد عورت کے مقام خرم کو مس کرے اور عورت کے مقام خرم کو مس کرے تاکہ شارب ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد معظم امام اعظم ابو حنیفہ سے اس مسئلہ کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس فعل سے دونوں کو بڑا ثواب ملے گا۔

قولہ انما الصداق متعہ مثل نکاح ہے اور میں طرح نکاح کے فضائل میں اس طرح متعہ کے فضائل میں اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں ہے اور میاں بیوی کا ایک دوسرے سے پیار کرنا اور عبادت جو دوسری عبادت میں داخل ہو جاتے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے مثلاً کسی بھانجی کی حج بخاری کتاب الصوم میں چشمہ مطہر میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ فرماتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں بھی پاک آنسو پریوں کو تیل دیا خرچ ہوتے ہیں اچھے اور مبارک بھی کرتے تھے اور مشکوٰۃ باب الصوم میں لکھا ہے کہ کان بھی لسان عائشہ فی الصوم کہ رسول پاک روزہ کی حالت میں عائشہ کی زبان چوستے تھے بیوی متعہ سے ہو یا نکاح سے ہر اس کو پیار کرنا عبادت اور سنت رسول ہے

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توہین کا ۳۱ واں گولہ کہ
متو اللہ کی رحمت، اور اس میں ثواب ہے۔

کتاب اہلسنت تحقیق متصرف ۲ میں لکھا ہے کہ شیعوں کی کتاب تفسیر فی
میں لکھا ہے ۲۲ سورہ فاطر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ امام نے فرمایا ہے کہ متو
بھی خدا کی رحمتوں میں سے ایک رحمت ہے پھر اسی صفحہ میں لکھا ہے مگر
شیعہ اس رحمت کو عام کریں تو بیکاری اور غربت بھی دور ہوگی۔

جواب صحابہ کرام کا فیصلہ کہ متو رحمت خداوندی ہے

اہلسنت کی معیر کتاب تفسیر در مشورہ ص ۲۲ پارہ النساء آیت ۲۳
نوٹ، اسی رسالہ کے ص ۱ میں گیارہ عدد طہوت اسی امر کے مذکور ہیں
قال ابن عباس سجد بحم اللہ عمرا کانت امتقہ الا رحمة من اللہ رحمہا

امت محمد ولولا نبيہ لعننا ما احتاج الى الزمان الا شقى

ترجمہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ متو محض اللہ کی رحمت تھی جس کے ذریعہ
خدا نے امت محمد پر رحم فرمایا اور اگر متو کو منع نہ فرماتا تو سوائے
کسی بد بخت کے اور کوئی بھی زنا کی حاجت نہ رکھتا۔

نوٹ آریہ النصارہ ہمارے اہلسنت دوست فرماتے ہیں کہ صحابہ ہر اہل
کے ستارے تھے اور ہم کہتے ہیں کہ ان میں سنا بن عباس بھی ایک ہے۔
اور وہ متو کے گواہی دیتا ہے کہ متو رحمت ہے اور اسی رسالہ کے ص ۱

میں حوالہ جات موجود ہیں کہ متو والی رحمت کا نزول آغاز اسلام میں ہوا
ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پیشی اسما اس رحمت کی پیشی میں آئی ہے۔

اہلسنت کا عقیدہ کہ میاں بیوی کے بوس و کنار
اللہ پاک پر بھی مہیا ہے اور رزق حلال بھی زیادہ آتا ہے
اہلسنت کی معیر کتاب کنز العمال ص ۲۳۴ جلد کتاب النکاح

وان اللہ یحب من مداعبت الرجل زوجته وکتبت لهما بالک
اجراً ویجعل لهما بالک رزقاً حلالاً

ترجمہ عورت مرد کے آپس میں بوس و کنار سے اللہ پاک کو بڑا امر آتا ہے
اور خدا پاک اس چیز کو پسند کرتا ہے اور ان کو ثواب عطا فرماتا ہے اور
اس بوس و کنار کے ذریعہ ان کو رزق حلال دیتا ہے۔

نوٹ مولوی بشیر احمد سپوری نے اعتراض کیا کہ شیعوں کے نزدیک متو رحمت
ہے ہم نے ثابت کیا کہ متو صحابہ کے عقیدہ میں بھی رحمت ہے اور مطہر
بشیر صاحب کا یہ تھا کہ اگر متو کہ شیعہ عام کر دیجے بیکاری اور غربت بھی
دور ہو جائے گی ہم ہر اسے ادب سے فریضہ کرتے ہیں کہ کسی مولانا صحیح فرماتا ہے

یونکہ جن دن سے ابوبکر کی بیٹی اسما سے حضرت زبیر سے متو فرمایا تھا اس دن
سے جناب ابوبکر کے گھر سے بیکاری اور غربت دور ہو گئی۔ لہذا ابوبکر کے
عقیدہ قدرتی کوچا ہے کہ وہ صدیقی خاندان کے اس آدمی سے متو کو غربت
دور کرنے کے لئے موزوں استعمال فرماویں۔

نوٹ، ہمارے کئی بھائی کبھی متو کے قضائل کے ذریعہ رخصتی متو کو بے حیائی
ظاہر کر کے ہم شیعوں پر ہنس رہے ہیں اور فرماتے ہیں اور ہم ان کے مشکور
ہیں مگر ساتھ ساتھ ان کو ہم اس طرف متوجہ فرماتے ہیں کہ اگر متو بے حیائی
بله شرفی اور بے حیائی ہوتا تو آغاز اسلام میں صحابہ اس کو حلال نہ فرماتا۔

شیعوں کے خلاف اہلسنت کی توپ کا ۳۲ واں گولہ کہ نکاح متعہ میں گواہ نہیں رکھے جائے حالانکہ نکاح میں گواہ کو بیچ

اہلسنت کا ایک سالہ تحقیق حلال و حرام متعہ اور اسلام از قلم مناظر اہلسنت مولوی الشیخ یارخان صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ نکاح شیعہ اور متعہ گواہ نکاح صرف ایجاب و قبول کا نام ہے گواہوں کی ضرورت نہیں ہے یہی گواہ صحت نکاح کے لئے شرط ہیں اس اعتبار سے اگر ہم اس کے ساتھ بیعتوں کو بہت ہی ضرور ہے اور اب ہم اس کی وجہ سے بیعت نہیں نمانا میں یہ سب کچھ کا کوئی مرجع بھی اس کی مرمت نہ کر سکے۔

جو نکاح کیلئے گواہ رکھنے کا تم قرآن پاک میں نہیں آیا

از بانصاف ہم اپنے اہلسنت دوستوں کو پہنچا کرتے ہیں کہ تمہارے مخالفانہ عقائد نے لہجہ کریم کے سانسے یہ گستاخی فرمائی تھی کہ حسب کتاب اللہ کہ میں قرآن کافی ہے اور جناب کے فرمان کی کوئی ضرورت نہیں ہے پس ہمارا یہ سوال ہے کہ سنی بھائیو تم قرآن پاک سے کھانڈو کہ نکاح کیلئے گواہ ضروری ہے اور گواہوں کے بغیر نکاح غلط ہے۔ اور وہ دانا ہے اور ہم ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتے ہیں کہ جناب ابو بکر اور جناب امام اعظم قرون سے اچھے کبھی آجائیں تو مذکورہ حکم قرآن حکیم سے نہیں دکھا سکتے اہلسنت بھائی جب لوگوں کو مذہب شیعہ خیر البریہ سے نفرت دلانے کی ناکام کوشش فرماتے ہیں تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دیکھو بھائی شیعوں کے والدین زوالینا کا ذکر قرآن میں نہیں ہے پس ہمارا بھی سوال ہے کہ تم گواہوں کو قرآن سے ثابت کرو۔

جواب سنی اجتہاد اور الٹی لنگھار قرآن پاک میں طلاق پر گواہ رکھنے کا حکم آیا ہے۔ مگر سنی بھائی اس حکم متعہ کے مخالفت ہیں اور اپنے قول حبینا سے مکر گئے ہیں۔

از بانصاف ۲۸ واں پارہ سورہ طلاق آیت ۴ میں رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَأَشْهَدُوا ذَوٰی عَدْلٍ لِّسَلَامَةِ أَوْلَادِكُمْ ۚ وَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ فَكُلُوا مِنْ مَّا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ یا اس سے جو بیعت کی بابت۔ دیانت اور انصاف کا واسطہ ہے کہ نکاح حلالہ کے شیعہ حضرات کو ہم دعوت نکردیتے ہیں کہ قرآن پاک میں صیغہ امر کے ساتھ طلاق یا اس سے جو بیعت کی بابت صاف حکم آیا ہے کہ گواہ قائم کرو مگر ہمارے سنی بھائی اس حکم کی تنقید کیا کرتے ہیں اور انصاف سے لطف اندوز ہونے کی خاطر تین طلاقیں ایک ہی وقت میں بغیر گواہوں کے صحیح مانتے ہیں۔ اور نہ ہی عورت اور نہ اس کا کوئی والی خوش ہوتا ہے کہ اس عورت کا کسی اور مرد کے ساتھ نکاح کیا جائے مگر مل صاحب صرف حلالہ کا چسکا پورا کرنے کے لئے قرآن کی صاف مخالفت فرماتے ہیں اس عورت مطلقہ کا نکاح سنی مولانا یا کسی اور سے فرماتے ہیں اور یہ نکاح موقت ہے یا حلالہ ہے یا نکاح متعہ ہے آج تک مولانا اور اعلیٰ حضرات صاحبان اس بابت بھانت بھانت کی بولیں نہ سے شریعت پاک کی نہیں پر جبکہ رہے ہیں شیعوں پر تو انرا ہم سے اہلسنت کا کہ ان کا اسلام ثابت نہیں ہے اور شیعوں کو ہاں سوغی کہتے ہیں کہ تمہارا اسلام جو ثابت ہے وہ بھانت بھانت کے قیل و قال کا مجموعہ ہے اور چونچوں کا مرتبہ ہے سنی مذہب اور چار فقہ اور ہر فرقہ میں قیل و قال اسلام کی بیعتی پر نسبت بڑا داعی ہے۔

جو نکاح میں گواہ رکھنا خود تمام اہلسنت میں ضروری نہیں ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار رقم باب الشہادۃ فی النکاح
 اہلسنت کی معتبر کتاب الہدایہ جلد ۲۰ ص ۲۷ کتاب النکاح
 اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۱۵۱ ج ۱ - النکاح
 نیل الاوطار وحکی فی البحر عن ابن عمرو بن المزیمیر و
 کی عبارت ساعد الرحمن بن مہدی و داود انہ لا یعتبر لا شہاد
 یر میں حکایت کی گئی ہے اس قول کی کہ جملہ یقین عمر و جملہ یقین زید اور علی بن
 بن مہر کا و داود عثمانی فرماتے ہیں کہ صحیح نکاح میں گواہ کا ہونا ضروری نہیں
 فتاویٰ قاضی قال مالئہ الشرط اعلان دون الشہادۃ کہ صحیح نکاح کی
 کی عبارت لئے اعلان کافی ہے گواہوں کا رکھنا ضروری نہیں ہے
 بیابینہ کی وهو حجة علی مالئہ فی اکثر اطلاق الاعلان دون الشہادۃ
 عبارت تاکہ مالک کے نزدیک نکاح کے لئے اعلان شرط ہے گواہ شرط
 نہیں ہے۔ نوٹ ارباب النصاب فقہ کے مسائل میں فقہاء کا
 اختلاف ہے۔ مثلاً کہنے کی کمال نعان کہتا ہے یا کہ ہے اور دوسرے
 فرماتے ہیں نہیں۔ یا کہ امام مالک کے نزدیک حلال اور نعان کے
 نزدیک حرام۔ نکاح اور طلاق کے مسائل میں خود اہلسنت میں
 بہت اختلاف ہے اسی طرح نکاح میں گواہوں کے بارے میں فقہ
 جعفریہ کا یہ قانون ہے کہ گواہ رکھنا مستحب ہے بہتر ہے مگر نہ
 ضروری اور فرض نہیں ہے لہذا متعہ بھی نکاح ہے اس لئے گواہ
 رکھنا مستحب ہے ضروری نہیں۔

مولانا محمد علی جان نواز شرافت مآب کا شیخان علی گواہیاں لینا

اہلسنت کی معتبر کتاب حرمت متعہ ص ۳۳ - از قلم جان نواز
 کی اشعار خیر البریہ ہیں۔۔۔ عقائد شیعہ۔۔۔ یہاں تک شیعہ کتب میں
 اس فرقہ کے عقائد و اعمال بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ سے تو یہ چلتا
 ہے کہ اس فرقہ ظالمہ میں انسانیت اور شرم و حیاء ہی نہیں ہے۔ ان کی
 کتب میں ایسی ایسی لہجہ جیسا سوز اور واسیات باتیں ملتی ہیں جنہیں
 پڑھتے ہوئے بھی شرم آتی ہے ان کا کون کو بوجہ لگاتے پڑھتے ہیں۔ اور
 لا حول پڑھے بغیر رہا نہیں جا سکتا اس فرقہ کے ایسے گندے عقائد
 ہوں جہلا اس فرقہ کے متعلق خیر البریہ جو نے کا دعویٰ کیسے زیب
 سکتا ہے۔ آئیے موصوف کی تلمی کے لئے ہم آئینہ میں ان کا منجوس
 چہرہ و قدح ان کی کتب سے دکھاتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ قارئین
 پر چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ فرقہ خیر البریہ ہے یا اسلام اور انسانیت دونوں
 سے عار کا ہے ص ۳۳ کی عبارت عنوان سمیت ملاحظہ ہو۔

ص ۳۲ شیعہ مذہب میں لواطت جائز ہے

لواطت خلاف فطرت ایسا گندہ اور خبیث فعل ہے کہ مسلمان تو درکنار
 کافر بھی اس کو برا سمجھے ہیں مگر قرآن مجید میں شیعہ مذہب پر کہ ان کے
 نزدیک یہ خبیث فعل بھی جائز ہے۔

نوٹ۔۔۔ ارباب النصاب علامہ جان نواز نے جن پاکیزہ خیالات اور چھٹے الفاظ
 پر شیعوں کے خلاف نوکر فرمایا ہے اسی سے ظاہر اہلسنت کی صحیح شان ظاہر ہوتی
 اور آپ ان کی محقق کے خلاف ایک ایسا مقالہ لکھتے ہیں جو ہند میں معتبر یونیورسٹی
 کے سالانہ جلسہ میں انعام کی خاطر پڑھ کر سناتے جاتے کے قابل ہو گا۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جناب عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے اور عرض کیا کہ حضور میں تو بلاگ ہو گیا ہوں۔ نبی پاک نے فرمایا کہ کس چیز نے تم کو بلاگ کیا ہے؟ عرض کی کہ آج رات میں نے اپنے پالان کو الٹ دیا۔ نبی پاک نے جناب عمر کو کوئی جواب نہ دیا۔ پس اللہ پاک نے اس کو وحی فرمایا کہ عورتیں تمہاری تمہارا کھیت ہیں اور اپنے کھیت میں آؤ ہر دھڑ سے تمہارا جی چاہے۔

نوٹ :- علامہ جانناز آنکھیں کھولیں۔ عمر کا بیوی سے لواط کا خیوت صحاح ستہ سے مل گیا ہے۔ فاروق اعظم کی لواط کے بارے دو قسم کی سنت ہے

۱۔ باب انصاف صحیح ترمذی سے مع دیکر کتب کے حوالہ کے اپنے پڑھ لیا کہ جناب فاروق اعظم نے بیوی سے لواط فرمایا اور پھر اپنے اس عمل پر رسول خدا کو گواہ بنایا۔ اور یہ لواط کی ایسا قسم ہے جس کا خلافت اب کو چکا تھا۔ اور یہ لواط منسوخ ہے۔
 ۲۔ لواط کی دوسری قسم لواط مشہور کی ہے۔ جس کی بارے بعض نامہ عقول رافضی اس طرح تحقیق فرماتے ہیں اور ناقلاً از بیچ لگتے ہیں کہ کماوت الولد الحلال لیشبہ بالخال "کہ لگائی بچہ ہونے کے مشابہ ہوتا ہے۔ لہذا فاروق صاحب اپنے بیوی سے لواط کے مشابہ تھے۔ پس عمر لواط ابو جہل میں تھا۔ وہ اچھے عظیم جہل میں تھا مگر اب انصاف یہ محض قیاس ہے اور اس کا مذہب شیعہ میں کوئی ذمہ نہیں ہے۔

جناب عمر نے عورتوں سے وطی فی الدبر فرما کر اللہ پاک کو مجبور کر دیا کہ وہ عورتوں سے لواط کی اجازت کے بارے میں قرآن میں آیت نازل فرمائے

- ۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ابوالقاسم ص ۲۶۶ آیت حرث
 - ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹۱ کتاب التفسیر آیت حرث
 - ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب غرائب القرآن ص ۲۳۹ آیت حرث لکم
 - ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۲۶۱
 - ۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فیل الاوطار ص ۲۲۵ آیت حرث لکم
 - ۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قطبی ص ۳۹۹ آیت حرث لکم
- ترجمہ شریف کی مع ابن عباس قال جاء عمر الى النبي فقال عمارت ملاحظه هو كما يادرسول الله هلك قال وما الذي اهلكك قال عولت رجلى البارصة قام يرد عليه بنتي قال فادعني الله في رسوله هذه الآية تسمعكم حرث لکم فانو حرثکم اني تسقم۔ نہیں۔ اس آیت کے بعد یہ الفاظ لکھے ہیں قبل وادبر چونکہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ اس لئے یہ کسی بے ایمان مولوی کی حرکت ہے جو قرآن میں تحریف کرنا چاہتا ہے۔ اور اب پورا حکم روایت کا ترجمہ ملاحظہ ہو اور عمر صاحب کی اسلام کی خاطر قربانیوں کی داد بھی دیں۔

تحویل رحل کا معنی کنی علماء کی بانی ملاحظہ ہو

عزائم القرآن ص ۲۲۰ آیت حرث لکم ... تحویل الرحل غا ہرہ
کی عبارت سا الکنایۃ عن الاتیان فی غیر الحمل المعتاد۔

ترجمہ۔ جس طرح گھوڑے کا زین ہوتا ہے اسی طرح اونٹ کا پالان
ہوتا ہے اور پالان کا الٹ دینا کما یہ ہے اس امر سے کہ عورت کا جو
فعل مخصوص ہے جارح کیلئے اس کو چھوڑ کر دوسرے غیر حمل
مقاد میں دخول کرنا۔ نوٹ۔ ارباب انصاف مذکورہ عبارت
سے ہمارے طالع برداری کے لوگ اس طرح محقق بننے کی کوشش
فرماتے ہیں کہ تمام عالم اسلام کو حضرت عمر کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے کہ
انہوں نے سنا پنا بیوی سے لواطت فرما کر تمام ملت مسلمہ کیلئے عورتوں
سے لواطت کی اجازت قرآن میں نازل کر دی اور اپنے عظیم
باپ عمر فاروق کے اس مایہ ناز مشن کی تمام عمر ان کے فرزند حضرت
عبداللہ بلخیز فرماتے رہے ہیں کتب اہلسنت سے ثبوت ملاحظہ ہو۔

صحابی رسول ابن عمر اپنے عظیم باپ کی طرح عورت سے
لواطت جائز جانتے تھے

اہلسنت کی معجز کتاب تفسیر درمشورہ ص ۱۲۰ آیت حرث لکم۔

اہلسنت کی معجز کتاب تفسیر حاسمی ص ۲۲۰ از جمال الدین قاسمی

اہلسنت کی معجز کتاب تفسیر قطبی ص ۱۰۰ آیت حرث لکم۔

درمشورہ کی آیت ان عبد اللہ بن عمر کان لا یرى باساً ائت
عبارت آیا یا قاری الرجل المرأۃ فی دبرھا۔

جناب عبداللہ بن عمر اس امر کو گناہ نہیں جانتے تھے کہ مرد اپنی عورت
سے لواط کرے۔ ابن عمر نبی کا سالار ہے ظلیف زادہ ہے۔
شریعت کے احکام میں ہلاکت کا ستار ہے۔

درمشورہ قال ابن عبد البر الذہری ص ۱۰۰ عن ابن عمر
کی عبارت لا یبغض المعنی صحیحاً معروفة عند مشہورہ
ابن عبد البر سی فاروقی فرماتے ہیں کہ عورتوں سے جو لواطت کی
روایت حضرت عمر سے معلوم ہے۔ مشہور ہے اور صحیح ہے۔

نوٹ۔ علامہ سیوطی نے تقریباً اس قدر روایات جو از لواطت کی ابن عمر
سے تحریر کی ہیں اس لئے علامہ نے اس جو از لواطت کو ابن عمر سے
صحیح تسلیم کیا ہے اور خود سیوطی نے بھی درمشورہ کے خطبہ میں امانت لکھ دیہ
کہ اس تفسیر میں کتب معتبرہ سے بہت حال جو روایات ہیں کبھی جائزہ کی۔

علامہ جانناز کا لواطت کو جائز نہ کہنے والے
کی مذمت کرنا بے انصافی ہے

ارباب انصاف۔ حرمت متو صفرہ کی عبارت میں
علامہ محمد علی نے لکھا ہے کہ لواطت خبیث فعل ہے اس کو
کافر بھی برا سمجھتے ہیں۔ ہم خصوصاً خیر البریہ کہتے ہیں کہ عورتوں
سے لواطت خبیث فعل نہیں ہے بلکہ یہ وہ عبادت ہے

اور فعل غیر ہے جس کو صحابی رسول اور محمد علی جاننازک
 امام نمبر ۲ حضرت عمر نے خود کیا ہے اور بے شک کافر
 اس کو برا سمجھیں مگر ہدایت کا ستارہ خلیفہ زادہ نبی اکرم
 کا سالہ اور صحابی عبداللہ بن عمر اس کو جائز جانتا تھا
 جاننازک نے فرمایا ہے کہ شیعوں کی کتب سے ہم ان کا
 منحوس چہرہ ان کو دکھاتے ہیں اور ہم نے بھی مولانا کو
 ان کے امام نمبر ۱ حضرت عمر کا وہ چہرہ دکھایا ہے۔ جس پر
 عورتوں سے لواطت کی رحمت بر سکتی تھی۔ اور ابن عمر
 نے لواطت کے جواز کا قول اختیار فرما کر اہل اسلام
 اور اہل اسلام کو قیامت سے بلند فرمایا ہے اور ہم ان
 فخر قرم لوط کے بہت بہت مشکور ہیں۔

اہلسنت میں جو عورتوں سے لواطت کو جائز جانتے ہیں انکی فہرست

- ۱۔ عزت ناب حضرت مفادوق خلیفہ نمبر ۲
 - ۲۔ عزت ناب حضرت عبداللہ بن عمر خلیفہ زادہ
 - ۳۔ عزت ناب حضرت امام مالک مجتہد اعظم
 - ۴۔ عزت ناب حضرت امام شافعی مجتہد اعظم
 - ۵۔ عزت ناب حضرت ابو یوسف عالم اہل
 - ۶۔ عزت ناب علامہ و فقہاء مدنیہ رضوان اللہ علیہم
 - ۷۔ عزت ناب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
 - ۸۔ عزت ناب تابعین رضوان اللہ علیہم
- نوٹ: اس ثبوت اسی کتب میں موجود ہیں۔ تو میرا جواب ہے۔

عورتوں سے لواطت تمام علمائے مدینہ و کوفہ صحابہ کرام نے تھے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۱۵۲ کتاب النکاح باب متعہ
 ۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قاسمی ص ۲۳ آیت حرث لکم ازجالا الذین قاسمی
 ۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۶۲ آیت حرث لکم
 ۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۶۱ آیت حرث کتاب التفسیر
 نیل الاوطار مقال الاذراعی۔۔۔ من قول اہل النجاشہ خمس فروع منہا
 کی عبارت أمتعة النساء من اہل مکہ وایمان النساء ابدارہن
 من قول اہل المدینة

ترجمہ: امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ اہل جازک کے ہفتوں میں تازہ ہیں ان
 میں ایک فتویٰ اہل مکہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے متعہ کو جائز جانتے ہیں
 اور دوسرے فتویٰ اہل مدینہ کا ہے کہ وہ عورتوں سے لواطت کو جائز جانتے ہیں
 ابن کثیر کی قد ینب ہذا القول الی طائفۃ من خلفہ بعد منة
 عبارت عورتوں سے لواطت کے جواز کا قول مدینہ شریف کے فقہاء کی
 جماعت کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔

عورتوں سے لواطت صحابہ کرام اور تابعین عظام کو جائز جانتے تھے۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۶۱ بقرہ آیت ۲۲۳ حرث لکم۔
 اصطلاح جواز ہذا الی زمرة کثیرة من الصحابة والتابعین
 لواطت کا عورتوں سے جواز کا فتویٰ منسوب ہے سعد بن مسیب نا فخر اور
 ابن عمر کی طرف اور محمد بن کعب اور ابو یوسف مالک کی طرف اور اس لواطت کا جواز
 صحابہ اور تابعین کی ایک بہت بڑی جماعت کی طرف منسوب ہے۔

عورتوں کو اطاعت کی اجازت امام اہل سنت امام شافعی ثابِت ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر و منشور ص ۲۶۶ - آیت حرث نکم .
۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۵۵ پارہ ۲ حرث نکم
۳. اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن بمصاحف ص ۲۶۶ حرث نکم
۴. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر تفسیر تفسیر ص ۲۶۶ بقدرہ آیت ۲۲۳
۵. اہلسنت کی معتبر کتاب المحامض ص ۶۷
۶. اہلسنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۲۶۶ باب وطی و غیر

در منشور اور عن الشافعی نے کہا کہ قال لم یصح عن رسول اللہ فی فیل کی عبارت الخیر و لانی علیہ شفی و القیاس انہ حلال

ترجمہ: عورتوں سے لواط کے بارے امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کے حرام یا حلال ہونے کے بارے میں کچھ نہیں آیا اور قیاس یہ ہے کہ یہ لواط حلال

ایک شی امام کی ہدایت کہ وہ مشکل تیل استعمال کرنا جائز ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر و منشور ص ۲۶۶ - آیت حرث نکم
- عن ابی میسجہ انہ سئل عن التیان المرآة فی دبرہا فقال قدرتہ لمن جادیتہ فی الباریة فلتا صحت علی فاستحنت بدھن .

ترجمہ: امام اہلسنت ابو میسجہ سے سوال ہوا کہ عورت کی دوسری شکل جاننے سے اس نے فرمایا کہ آج نہات میں نے ایک کینز سے لواط کا لڑا دیکھا ہے اور وہ لڑا مشکل ہو گیا پس میں نے تیل سے مدد حاصل کی .

نوٹ :- علامہ جاننا صاحب یہ لواط آپ کے امام نے حلال کر دیا اور آپ کو بہت بہت مبارک .

امام اہلسنت امام مالک سے بھی عورتوں سے لواط کا جواز ثابت ہے

۱. اہلسنت کی معتبر کتاب احکام القرآن ص ۲۱۳ - آیت حرث نکم
 ۲. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۵۵ آیت حرث نکم
 ۳. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اب القرآن ص ۱۲۹ پارہ ۲ بقدرہ
 ۴. اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر و منشور ص ۲۶۶ بقدرہ آیت ۲۲۳
 ۵. اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۶۶ کتاب التفسیر حرث نکم
- احکام القرآن، قال ابو یوسف المشور عن مالک اباحہ ذالک وھی عندہ کی عبارت لا اشہ من عن یند فہ بنفہم .

ترجمہ: علامہ جاننا صاحب نے فرمایا کہ عورتوں سے لواط کی اجازت کا فتویٰ امام مالک سے منقول ہے اور اس اباحت کی شہرت زیادہ ہے۔

در منشور سائل مالک بن انس من وھی الحلال فی الدبر کی عبارت لا اقل فی الساعة غسلت رأسی مند .

ترجمہ: سائل نے امام مالک سے پوچھا کہ کیا عورتوں سے لواط جائز ہے انہوں نے فرمایا کہ اسی وقت ابھی ابھی میں اس فعل سے فرغت کے بعد دھو کر اپنے لڑا روح المعانی فی الساعة غسلت رأسی مند .

کی عبارت ما امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی آ کر تیل کا سا س لواط کی وجہ سے دھو کر آیا ہوں۔

نوٹ :- علامہ جاننا صاحب آنکھیں کھولیں اور ان حوالہ جات کو دیکھیں اور پھر اپنی دیانت پر غور فرمادیں کہ جس امر کی وجہ سے تم شیعوں کی مذمت فرماتے ہو وہ امر آپ کے گھر میں موجود ہے اور جناب کا مذہب غلط فطرت کا گڑبہ ہے آپ کو نصیب اور مبارک ہو۔

علامہ جاننا نے شیعوں کو عورتوں کے لواطہ بابت دینے

ازہا انصاف عورتوں سے لواطہ کے مسئلہ کو ہم نے مذکورہ پر کھینچا ہے علامہ جاننا نے فیضانِ سالِ حرمت مندرجہ میں بڑے فخر سے ص ۵۵ میں لکھا ہے کہ میں نے لواطہ کی حالت خوردان کی یعنی شیعوں کی کتاب سے نقل کی تھی مگر شیعوں نے اس کی کوئی تردید نہیں کی معلوم ہوا کہ شیعوں اس فعل کو اپنے دیگر اکثر کی طرح جائز سمجھتے ہیں ورنہ خاموشی کے کیا معنی؟

جواب۔ جلا کر رکھ نہ کروں تو داغ نام نہیں

مولانا محمد علی کیا پوری اور کیا پوری کا شوہر ہے۔ آپ نے ص ۲۳ میں لکھا ہے کہ حلیت لواطہ عورت کے بارے میں جو ہے والا مسلمان نہیں ہے ص ۲۳ میں لکھا ہے کہ یہ لواطہ بعض علماء کے نزدیک کفر ہے ص ۲۴ میں خود لکھا ہے کہ جب شیعوں امام سے پوچھا گیا کہ کیا ایسا آپ بھی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں میں ایسا نہیں کرتا۔ علامہ جاننا صاحب نے فخر قوم اہلسنت شیعوں کے کسی امام سے آج تک یہ فعل نہیں کیا مگر آپ کے امام ہر حضرت عمر نے خود یہ فعل کیا ہے پس ہر صاحب کے مسلمان ہونے اور ان کے کفر کے بارے میں فیصلہ کرنا آپ کے ہاتھوں میں ہے آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ فعل کرنے والا لعنتی ہے ہم امتیاعاً صحت کرتے ہیں کہ یہ فعل عمر نے بھی کیا ہے ان کا کیا ہے گا۔

علامہ محمد علی جاننا کی خود اپنی قوم فخر قوم لواطہ

ازہا انصاف علامہ جاننا نے ص ۲۳ میں لکھا ہے کہ فرقہ شیعوں اس قابل ہے

کہ ان پر وہی عذاب نازل ہو جو قوم لواطہ پر نازل ہوا تھا ہم کہتے ہیں کہ جاننا صاحب آپ کے خلفاء فقہاء علیہ السلام اور شاہین بین عظام کے ارشاد و عالیہ کتب اہلسنت سے ہم نے نقل کر کے جناب کی خدمت میں پیش کئے ہیں لہذا اگر عورتوں سے لواطہ کرنے والے یا اجازت دینے والے پر عذاب یا لعنت آئے گا تو سب سے پہلے عذاب اور دوسری شئی آپ کے حضرت محمد خلیفہ دوم پر آئے گی کیونکہ انہوں نے خود عورت سے لواطہ کیا ہے اور پھر یہ عذاب اور لعنت عبد اللہ بن عمر اور سعید بن مسیب اور پھر یہ لعنت اور عذاب امام مالک اور امام شافعی پر آئے گی اور پھر یہ عذاب اور لعنت ان تمام سنی علماء پر جو خود یہ فعل کرتے ہیں یا اس کی اجازت دیتے ہیں آئے گی اور شیعوں مذہب والے اس فعل کو یا نکل حلال نہیں سمجھتے۔

سنی علماء کی گواہی کہ عورتوں سے لواطہ شیعوں میں حلال نہیں ہے

اہلسنت کی معرکہ کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۲۵ البقرہ آیت ۲۲۳

اہلسنت کی معرکہ کتاب نیل الاوطار ص ۲۸ باب وطنی الدبر

نیل الاوطار ص ۱۱۱ مع اللہ مکروہا عدھہ کہ عورتوں سے لواطہ شیعوں کی عیارات کی نزدیک مکروہ ہے اور روح المعانی میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ محققین اہل تشیع کے نزدیک عورتوں سے لواطہ حرام ہے۔

نوٹ۔ اگر مولانا جاننا اپنے امام مالک اور امام شافعی اور خلیفہ عمر کی مذکورہ مسئلہ میں صفائی دینے کے تو ہمارا طرف سے بھی اسی صفائی کو کافی سمجھا جائے اور اگر کوئی شیعوں مذکورہ لواطہ کو جائز بھی جانتا ہے تو حضرت عمر سے اتفاق کی خاطر اور اتحاد دین المسلمین کے لئے

عورتوں سے نکلی برہمنی کی کرنا شیعہ علماء کے نزدیک حرام ہے

کتاب اہل تشیع شرح لمعہ ص ۲۰۶ کتاب النکاح فصل زانیہ لکھا ہے -
والوطی فی دبرھا مکروہ کراهۃ مغلظہ وفي روایہ سید بن
العتاد فی حلیۃ اسلام محرم لانہ روای عن النبی انہ قال
ومحاش النساء علی امتی حرام اور عاشر میں بھی لکھا ہے وذهب
جماعۃ من علمائنا منهم القیون وابن حزم الی انہ حرام -
ترجمہ - اور عورت سے عاشر کی دبر میں وطی کرنا مکروہ ہے کراہت منغلظہ سے
جو کہ حرمت کے قریب ہے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مدیر نے
روایت کی ہے کہ عورتوں سے وطی فی الدبر حرام ہے۔ کیونکہ امام نے نبی پاک
سے روایت فرمائی ہے کہ میری امت کی عورتوں کی اور میری امت پر حرام ہیں
اور اسی حدیث کے عاشر میں بھی لکھا ہے کہ عاشر سے شیعہ علی کی جماعت
کا فتویٰ کہ لواط عورت سے حرام ہے۔ مولا

مولانا محمد علی جانا بزاز شیخوں کو ایک طرف رکھ کر دیکھو کہ بقول آپ کے ان کا
اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور تم اہلسنت علماء صحیح مسلم کہلاتے ہو کی جہاں
یہی اسلام ہے کہ یہاں باقی اور بدعتی سے متناظر کیا جائے کسی شیطان
کی جرات نہیں ہے کہ ہر دو اخصاف میں رہ کر وہ ہمارے ساتھ مناظرہ
کرے۔ علامہ جانا بزاز صاحب تم عورتوں سے لواط کے مسئلہ میں بیانات
عملی فرما کر ہمیں لگا رہتے جانا لکن جناب کے مذہب کے مردوں میں سے خود
علامہ اور دیگر اہم شخصیات لواط کرواتے تھے تو الہجرت حاضر نہیں
تھیں اس سن زکستان من بہار

علامہ جانا بزاز سکھیں کھڑیں حکم بن عاص صحابی تھا آپ کے
خلفا کا دادا تھا عثمان کا چچا تھا اور خود لواط کرواتا تھا

شیخ سلاطین جو اگر والے غلط ہوں تو عدالت مجھے بے شک

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۹ سورہ نون و تلم
اہلسنت کی معتبر کتاب صحاح صحیح تخریق ص ۱۰۱ مقصد
روح المعانی قولہ تعالیٰ عجل بعد الذل الزیم وفي رواية ابن ابی
کی عمارت أجاتم الزیم انہ معروف بالابتة ولا یخون العاویں
معدن التور والرومن هذه الایة ولید بن مغیرة العسری
و حکم بن عاص والبرجیل -

ترجمہ - آپ شریف میں لفظ زیم سے مراد ہے کہ جس میں انہ کی بیماری پائی
جائے اور اس آیت سے مراد تین ہستیاں ہیں ولید بن مغیرہ، خالد بن سید اللہ
کے والد عمر اور حکم بن عاص مروان کے باپا جان اور ابو جہل حضرت عمر
صحابی کے والد صاحب اور حضرت فاروق کے ماموں جان -

صحاح صحیح محمد بن قاسم قال ابن ظفر وكان الحکم وكان الحکم هذا
کی عمارت ما یری بالذال العضال وحدث ابو جہل کذا
ذکر کلہ الرمی فی النبیة الخیران وما نقلہ عن ابن ظفر
فی ابی جہل لا تأذیل علیہ نیدہ بل لافہ فی الحکم فاندہ صحابی و
قیح ان یری بذالک صحابی فیحصل علی

انہوں نے صحیح ذلک مکان میں صحابہ قبل الاسلام۔

ترجمہ بہ اور نظرفرمانا ہے کہ مروان کے ابا جان حکم بن عاص کو علاء علاج بیماری آنے والی تھی اور نیز یہ بیماری حضرت فاروق کے ماموں جان ابوجہلی کو بھی تھی اس چیز کا دوسرا میر نے اپنی کتاب جو کچھ بیجان میں ذکر فرمایا ہے وہ ابن حجر عسقلانی کی مذہبی غیرت جو شمس میں آئی ہے اور بزرگوں کے بزرگوں کی یہوں صفائی پیش کرتے ہیں، دوسرے یہ جو ابن ظفر سے نقل کیا ہے جناب فاروق کے ماموں جان ابوجہلی کے بارے میں اس کی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ابوجہلی کا فرقیہا البیہ حکم مروان کا ابا جان صحابی تھا اور یہ ہے بلکہ بہت بلا ہے کہ صحابی انیس کی بیماری میں مبتلا ہو پس حکم کی صفائی یہ ہے کہ اگر کچھ فرعون تھا تو یہ عادت اس کو اسلام سے پہلے زمانہ کفر میں ہوگی۔ مبارک مبارک مبارک

حکم صحابی چھ خلفاء بنو مروان کا دادا مرحوم تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر طبرستان سے ذکر خلفاء میں لکھا ہے فالاشا عشرہم الخلفاء الراشدون الاربعة و معاویة وابہ یزید و عبد الملک بن مروان و اولادہ الاربعة و یزید و عبد العزیز ترجمہ یعنی مذہب کے پیر بارہ خلفائے ہیں چھ خلفاء راشدین، معاویہ اور اس کا بیٹا یزید۔ چھ شعوبہ عبد الملک بن مروان بن حکم اور چار بیٹے عبد الملک کے۔ ولید یزید۔ ہشام۔ سلیمان اور عمر بن عبد العزیز خلافت حضرت حکم صحابی چھ خلفاء کا دادا تھا اور لواط بھی کروانا تھا اور علامہ جانا ناس صحابی پر جتنا فخر کرے۔ تھوڑا ہے۔

علامہ محمد علی جانبا ز سرٹھائیں اور سرٹھکیوں کو لیں

قاضی یحییٰ پکا اہلسنت تھا اور لواط بھی کروانا تھا۔

شہوت ملاحظہ ہو۔ حوالہ غلط ہو عادت میں بھاپنی کی سزا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ۱۹۸ ذکر یحییٰ بن اکثم قلت وکان یحییٰ بن اکثم سلیمان ابن البدعة یشغل مذہب اہل السنة و الجماعۃ۔ کہ میں صاحب کتاب حافظ ابو بکر کہتا ہوں کہ جناب قاضی یحییٰ ہر قسم کی بدعت سے محفوظ تھے اور آپ بچے اہلسنت و الجماعت تھے

یحییٰ بن اکثم قاضی بھی تھا اور لواط بھی کروانا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ۱۹۸ ذکر یحییٰ۔

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ۱۹۸ از راضی اصحابی المحاضرات ۱ قال الامامون یعنی بن اکثم یعنی یحییٰ بن اکثم الذی یعقول۔ کی عبارت امام قاضی ابی الحداد الزنا کا لیسری علی من لوط من ہاس قال زنا میرا المؤمنین ہوا ما جن احمد بن ابی نعیم الذی یعقول۔

امیرنا یزیدی دیکھنا لوط و المراس شوما واس

لاحب الجورین قاضی علی الامامة والی من آل عباس

ترجمہ بہتر ماموں نے قاضی یحییٰ پر طنز کرتے ہوئے لوط کا کہنا کہ قاضی یحییٰ کون ہے جو کہتا ہے کہ قاضی زنا کی حدیسی کتاب ہے اور لواط کرنے والے کو گناہ نہیں سمجھتا۔

قاضی نے عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین! میرا جہنم ابی نعیم شامی سے
 حمد ہے بھی کتاب ہے کہ پھر اراحم فرمائی گئی تھی اور امیر جہاڑو نے
 بازی کرتا ہے اور جب تک اس امت پر نبیوں کی حکومت ہے مجھے
 دنیا سے ظلم غمتم ہونے کی امید نہیں ہے۔

آسمانی خبر کہ قاضی بھی لواط کرواتا تھا

اہلسنت کی معتبر کتاب الحضرات ۲۵۱، الجواہر السوانس نمبر
 مائون عباس کے پاس ایک شیطان لڑکا بیٹھا تھا۔ مائون نے قاضی
 بھیجی سے کہا کہ اس چھو کر کے عکس کا اندازہ کرنے کی خاطر آب کوئی
 سوال فرمائیں۔ قاضی نے فرمایا کہ لو بیٹا کیا خبر ہے۔ لڑکے نے کہا کہ
 زمین کی یہ خبر ہے کہ تو نونہ سے باز ہے اور آسمان کی خبر ہے کہ تو
 علت آئندہ کا مریض ہے۔ قاضی صاحب نے فرمایا کہ صحیح خبر کون سی
 ہے۔ لڑکے نے کہا کہ آسمان کی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔

سنی مذہب میں جو لواط کروا تو قضا کے ساتھ اس کی جائز ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ۱۲۶، کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے کہ
 مفتی اعظم امام ازہری فرماتے ہیں کہ غنخت یعنی جو لواط کرواتا ہو وقت ضرورت
 اس کی امامت صحیح۔ مولوی محمد علی آنکھیں کھولیں جناب کے مذہب میں تو
 لواط کروانے والا قاضی بھی ہو سکتا ہے اور امام مسجد بھی ہو سکتا ہے اور
 اس قماش کا آدمی محب صحابہ اور پکا اہل سنت ہی ہو
 سکتا ہے۔

**مولوی جانناز آنکھیں کھولیں آپ کے مذہب کا بڑا عالم
 امام اعظم کا شاگرد عبدالعزیز مبارک بھی لواط کرواتا تھا**

ثبوت لواط ہو اگر حوالہ غلط تو عدالت لیا نہیں ہے تو سنا

اہلسنت کی معتبر کتاب المعاصرات ۱۹۹، الجواہر السوانس

المہاجر فہم بالاضیق لہذا استولى انصار على طبرستان فوض
 ذی عبداللہ بن المبارک القضاء وكان یرمی الانسة
 قال یا امیر المؤمنین انما احتاج الی رجال اجلاء
 یعینونی، فقال قد یبلغنی ذالک۔

ترجمہ: حاکم طبرستان نے عبداللہ بن مبارک کو قاضی بنا لیا اور عبداللہ علی بن ابی
 کا مریض تھا اس نے حاکم سے کہا کہ مردار بچے کچھ مردوں کی ضرورت ہے جو میری مدد
 کریں حاکم نے فرمایا کہ مجھے اس طلب کی پہلے سے وجہ معلوم ہے۔

نوٹ:- علامہ محمد علی جانناز صاحب جناب جی انصاف فرمادیں کہ ہنساہ نے
 شیعوں پر تہمت لگائی کہ وہ عورتوں سے لواط کرتے ہیں اور ہم نے تمہارا کتاب
 سے ثابت کیا ہے کہ تمہارے مذہب کے مؤرخوں نے لواط کر لیا ہے جناب کو ہم نے قاضی
 یحییٰ بن اعظم فرمایا ہے اور آپ فیصلہ صادر کریں کہ عورت سے اس کے شوہر کا
 لواط کرنا زیادہ بڑے یا صحابی کا یا عالم کا یا قاضی کا مرد ہو کر لواط کروانا
 زیادہ بڑا ہے۔

حکم صحابی زندہ باد ابن مبارک زندہ باد قاضی بھی زندہ باد

قوم لوط زندہ باد

قتل عثمان کا بدلہ اور انتقام لواط کے ذریعہ کیا بات ہے!

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضر ص ۲۵۳، الحد ۱۵
 کان سکران یبکی ویقول: لیسرقت قتلہ عثمان، فقال لہ محنت
 ماکت تقعل بہم، قال کنت ایکہم، فقال المحنت: انا قتلہ
 فامتطیہ وجعل یقول: یا غارات عثمان! والمحنت یعول من تحتہ
 ان کنت ولیما الدم وھذہ عقوبتہ فانی آقتل کل یوم عثماناً.
 ترجمہ:- ایک مست مدرب تھا اور کبہ پر ہتھا کہ کاش مجھے حضرت عثمان کے قاتل
 مل جاتے۔ ایک محنت نے پوچھا کہ اگر وہ مل جائیں تو کیا کرے گا! مست نے
 کہا کہ میں ان سے لواط کروں گا۔ محنت نے کہا کہ حضرت عثمان کو میں
 نے قتل کیا ہے! پس مست نے اس محنت کو قہر کے بل ٹاڈا اور نعرہ
 لگایا کہ یا غارات عثمان! اور وہ محنت اس کے نیچے کبہ پر ہتھا کہ
 اگر وہ عثمان کا تو وارث ہے اور قتل عثمان کی اس طرح تیری سزا
 ہے تو میں ہر روز عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کروں گا۔

جناب امیر معاویہ کی خاطر لواط کی سعادت

اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضر ص ۲۳۳، الحد ۱۵
 ورنہ رجل الی امرہ دراہم فلما کشف امیرہ استعظمہ
 فامتنع، فقال لہ الرجل: اما انت ستدخلہ واما
 ان تستتم معاویہ فقال الصبر علی الاستد
 حال اھوں من شتم خالی وصال امیر المؤمنین

فلما اخطل فیہ قال: ائح یارب ھذا فی ہوی ولیک
 قلیل، اللهم انی قد بذلت نفسی من شتم معاویہ فصر فی.
 ترجمہ:- ایک شخص نے لواط کے لیے ایک لڑکے کو کچھ روپیہ دے کر
 راہی کر لیا اور جب نال کھول کر وہ تیار ہوا تو لڑکے نے اس کے آلہ
 کو دیکھ کر کہا کہ یہ تو بہت بڑا ہے اور میں اس کو داخل نہیں ہوں
 دوں گا۔ اس نے کہا کہ تم کو دو کام ضرور کرنے پڑیں گے یا اس کو داخل
 کرو گا، اور یا معاویہ کو گالیاں دو۔ وہ لڑکا حضرت معاویہ کا
 بہت عقیدت مند تھا اس نے کہا کہ میرے ماموں اور مومنین
 کے ماموں کو گالیاں دینے کی نسبت اس تیرے آلہ کے دخول کی
 اذیت پر صبر کرنا آسان ہے پھر جب اس مرد نے داخل کر دیا
 تو لڑکا کھینچ لگا مٹھے میرے اللہ! تیرے ولی معاویہ کی محبت
 میں یہ اذیت برداشت کرنا یا اسکل تھوڑی چیز ہے۔ لے میرے نصیحا
 میں حضرت معاویہ سے گالیاں روکنے کی خاطر مروا رہا ہوں تو
 مجھے صبر کی توفیق عطا فرما۔

نوٹ:- علامہ محمد علی جانا بزاز صاحب بہت بڑے عالم ہیں
 اور میں ان کو دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ وہ عورتوں کے لواط والے مسئلے
 سے کچھ وقت بچا کر ملت المشائخ کے موضوع پر بھی تحقیق فرماویں
 اور اس سلسلہ میں ہماری کتابیں بہم مسوم اور قول مقبول کو
 بھی ملاحظہ فرماویں۔ کتنے بلند پایہ ان کے پیر بھائی ہیں جو ملت
 المشائخ کو اپنے بزرگوں کی سنت سمجھ کر اپنے لئے بہت بڑی
 سعادت جانتے ہیں۔

میدان لواط کا ایک اور پڑا پہوان بن معاویہ

اہل سنت کی معتبر کتاب البیہار والتبایہ صفحہ ۱۱۶ ذکر عبد الملک
 ولست یا خلفیۃ المستضعف یعنی عثمان ولا خلیفۃ المداخن
 یعنی معاویہ ولا الخلیفۃ المایون یعنی یزید بن معاویہ
 ترجمہ: اہم انصاری نے کہا کہ یہ کلمہ شریف ہے کہ عبد الملک بن مروان نے
 خطبہ میں کہا تھا کہ میں پیش عثمان کسند و خلیفہ نہیں ہوں اور پیش معاویہ
 حکم رکھی نہیں ہوں اور پیش یزید گنا گنڈو بھی نہیں ہوں۔ نوٹ: تاریخ الخلفاء
 سبوحی و کسر ولید بن یزید عبد الملک بن مروان بن حکم میں لکھا ہے کہ
 امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ولید مروم کا فرزند تھا۔ بجز اشتہار یا الخمر والشراب
 کہ وہ شراب پیئے میں اور نوڈے بازی میں مشہور تھا۔ نیز اسی تاریخ
 میں لکھا ہے کہ ولید کے قتل کے بعد اس کے بھائی نے کہا تھا کہ ولید
 نے سسرے ساتھ بھی لواط کا ارادہ کیا تھا۔

محمد علی جانیاز کے مذہب میں حنث امام مسجد کا تحفظ

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۳۶۶ کتاب المسئوۃ
 قال الذہوری الاذہوی ان یقنی خلف الخنث الا لاضرۃ
 ترجمہ: امام سنن ذہب نے فرماتے ہیں کہ خنث مجبور کی حنث امام کے
 پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ نوٹ: کتاب عمدۃ القاری
 شرح بخاری ص ۶۶۶ کتاب المسئوۃ میں لکھا ہے کہ حنث بالیقین
 یعنی خنث ہو کر حنث رہا اللہ عز و ہ بتاے جسکی فہم میں کیجاتے
 اور کتاب اہمذت نعمت الی بیت باب الخراجہ ۷ ظلم الخلفاء
 عقد وجد الزمان میں لکھا ہے کہ حنث ہے جسکی کوئی راستہ جس

ذریعت مروان کا بزرگان دین پر لواط کروا کا دعویٰ

اہنت کی معتبر کتاب منزہ الانساب صفحہ ۱۱۶
 قد ذکرنا طیبی و بعض شرح القافون ان بعض الصحابہ
 قلاتی بہذا الذراع رشع ذلک الخیر فقال لہ ما لہد لیس
 علیک شی لان اللواط و انتشارع فلا حرج و الشائدہ الخلیفۃ
 و شلہا ہذا ان کان من جہوہ و اہل قتل لکن استہوون بہ کلمۃ
 ترجمہ: محمد عالم حسنی فرماتے ہیں کہ کتاب حاشیہ آسانی تبلیغ شامی کھنوی
 میں لکھا ہے کہ سلیم مسیحی اور قنون ابی اسلم سینا کے بعض شاگردوں نے
 لکھا ہے کہ انبہ کی بیماری کچھ بزرگان دین میں تھی۔ اور انکی سب بیماری
 کی شہرت بھی ہوگی تھی۔

پس ان بزرگان کو بچھ معایط طیب نے فرمایا کہ گناہ گنڈے فرماتے کا ایک بکوں
 گناہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اہلاد اور حکم شریعت نے کبیر و عیو کی بی اور حنث
 کی لگی گناہ میں داخل کر دینی اجازت دی ہے۔ اور صحیح کا کہنا سب بھی حنث
 کی لگی کے مثل ہے۔ اگرچہ فریغ سے گزرنے کو مانے کا تذکرہ کتاب میں تفصیل سے
 لکھا ہے۔ مگر اس بزرگ کی عزت کا خیال کرستے ہوئے اسکا نام ذکر نہیں کیا گیا
 حضرت فاروق کے ناموں کا اختلاف لواط کروانے کا دعویٰ

اہل سنت کی معتبر کتاب جمع الامثال ص ۲۵۵ باب فیما اول الخار
 اغنت من مصقلہ ترجمہ: امام اہل سنت علامہ میاں
 فرماتے ہیں کہ اس مثل سے مراد حضرت فاروق کے لموں حیان
 اور عرقہ صحابی کے والد محترم ابویعل ہیں۔ جو میں کو انہ کی بیماری
 تھی اور اسکی ذمہ میں ہوں کے سفید داغ تھے اور ہر صلی جگہ کو
 لگاتا تھا کہ کسی گناہ کو حضرت نہ ہو۔

سنی علماء کا شیطان علیؑ پر ایک اور بہتان کہ شیعہ مذہب میں نبی الجبر جانتے ہیں اور وہ تزویج ہے

کتاب السنن حرمت متعوضاً از طائف سہروردی اور تحقیق متعوضاً از مفتی بشیر احمد اور متعوضاً از ضیض احمد اویسی۔ ان تینوں نے شیعہ خیر البریہ پر یہ بہتان باندھا ہے کہ بقول اویسی کے شیعہ مذہب میں زنا بالجبر جانتے ہیں اور ثبوت میں روایت پیش فرماتے ہیں کہ شیعوں کی کتاب زواج کافی صباب - میں لکھا ہے کہ ایک عورت عمر کے پاس آئی اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دو۔ عمر نے رحم کا حکم دے دیا۔ پھر کتاب حضرت علیؑ علیہ السلام کو اس قصہ کی خبر کر دی گئی تو آجنبانے نے اس عورت سے پوچھا کہ تو نے کس طرح زنا کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں جنگل سے گذری اور مجھے سخت پیاس لگی میرے ایک بدو رومحراق لڑبہا سے پانی مانگا اور اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر وہ اس شرط پر پانی دینے کے لئے تیار ہوا کہ میں اس کو اپنے نفس پر قدرت دوں اور میرے ساتھ جو چاہے کرے۔ پھر وہ پیاس نے مجھے بہت تنگ کیا اور مجھ کو اپنے مرنے کا خطرہ ہو گیا تو میں نے اس کو اپنے نفس سے جو وہ چاہے کرنے کی اجازت دے دی۔

فقال امیر المؤمنین ہذا تزویج وذب الکعبہ

جناب امیر المؤمنین نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم یہ تو تزویج ہے۔

نوٹ اس روایت کو کہ جس میں ظالم اپنے مزاج کے مطابق رنگ روغن لگا کر اپنی ناقص تحقیق کی پچی میں شیعوں کو پیسے کا ڈوکڑی کرتا ہے اور اب ہم اس روایت کا جواب پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں جواباً ارہاب انصاف۔ شیطان علیؑ کی تمام کتابیں علم فقہ کی حافظ ہیں اور تمام کتب فقہ میں لکھا ہے کہ زنا حرام ہے اور اس کی سزا جرم یا کوٹھے میں۔ پس شیعوں پر یہ تمہد کہ وہ زنا کو حلال جانتے ہیں یہ نا انصافی ہے اور ہمارے مخالفت کا ہمارے خلاف جھوٹ بول کر اپنے ہم صنفی مذہب کی حفاظت کرنا یہ اس کی بوکھلاہٹ سے بلکہ شکست فاش ہے۔ جواباً اس روایت میں یہ الفاظ ہذا بہ تزویج جو قابل اعتراض ہیں ان کا جواب یہ ہے کہ کبھی کلام میں حروف تشبیہ حروف کیا جاتا ہے ثبوت ملاحظہ ہو کتاب السنن تحفہ اشاعرہ عشرہ ص ۳۹ باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے حق میں فرما کر رسالت کے حربہ حروفی یہ کلام مجاز پر مجھول ہے اور حرف تشبیہ حروف ہے یعنی حربہ کا نہ صرف مطلب یہ ہے کہ اسے علیؑ تیرے ساتھ جنگ کرنا مثل میرے ساتھ جنگ کرنے کے ہے اور مشابہہ اور مضیہہ یہ کہ تمام احکام میں برابر ہونا لازم نہیں ہے۔

ہم شیعہ خیر البریہ پر کہتے ہیں کہ ہذا تزویج میں حرف تشبیہ حروف ہے۔ یعنی ہذا کا نہا تزویج۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح تزویج کے بعد جب عورت اپنے نفس پر مرد کو تکلیف دیتی ہے تو عورت کے لئے گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے۔ اسی طرح جب عورت مجبور ہو اور اس کو اپنی ہلاکت کا خطرہ ہو

موت واقع ہونے کا گمان ہو اور وہ مرد کو اپنے نفس پر تکمیل
دے دے تو اگرچہ نکاح نہ ہو مگر اس تکمیل کے بعد اس عورت
کو گناہ نہیں ہے اور سزا نہیں ہے کیونکہ عورت مجبور ہے
اور جس طرح مجبوری کی حالت میں خنزیر کا گوشت کھانا
حلال ہے اسی طرح مجبوری کی حالت میں اس عورت کا
جماع کرنا حلال تھا کیونکہ اس کو پیاس کی شدت سے
موت واقع ہونے کا گمان ہو گیا تھا۔

اربا انصاریہ ہے حقیقت حال۔ مگر انفس ناداں ملاں۔ جھوٹ
بول کر اور زنا کو حلال کرنے کی شیعوں پر تہمت لگا کر اپنے بناوٹی
مذہب کی ہلتی ہوئی چوڑوں کو پتھر لگانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔

پہلے مذکورہ روایت خود اہلسنت بھائیوں کی کتاب میں
موجود ہے جو صفائی وہ اپنی کتاب کی بابت
پیش کریں گے ہماری طرف سے کسی کو کافی سمجھیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فوخر الثقلین ص ۱۸۰ باب زوج
بکرہ عمرانی علی میں لکھا ہے ابو عبد الرحمن السلسلی کہتا ہے کہ عمر کے پاس
ایک عورت لائی گئی کہ جس کو پیاس نے مجبور کیا تھا اور وہ ایک چرواہا
کے قریب سے گزری اور پانی طلب کیا اور چرواہا نے پانی دینے
سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت اس کو اپنے نفس پر
تکمیل دے تو پانی دے گا اس عورت نے تمکین دی تو
عورت کو رجم کرنے کی بابت عمر نے لوگوں سے مشورہ

کیا۔ جناب امیر المؤمنین حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ مجبور تھی اس کو چھوڑ دو
پس عمر نے چھوڑ دیا۔ مصنف کتاب حجب الدین طبری عثمانی اس روایت
کو کھینے کے بعد یہ فرماتے ہیں۔ وهذا المحمول علی أنها أشرف
علی المہلک لو لم تتعلل۔ کہ یہ روایت محمول ہے کہ عورت مہلک ہونے
کی قریب تھی اگر تمکین نہ دیتی تھی۔ اسقط الحد لمکان التشہد
اور حد ساقط کی گئی۔ شبیر کی وجہ سے۔

نوٹ۔ اس روایت میں مجاہد اور شیوخ کتب میں جو روایت ہے اس میں
بھی ہے کہ عورت نے اپنے نفس بچا اس چرواہا کو تمکین اس لئے
دی کہ عورت پیاسی تھی پانی کی خاطر مجبور تھی۔ پس اس لئے
حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یہ فعل عورت کا عدم معصیت اور عدم سزا میں
مثل تزویج ہے۔ اگر کوئی سنی مجبور ہو کر زنا کرے تو اس کا یہ مطلب
نہیں ہے کہ سنی مذہب میں خنزیر اور زنا حلال ہے اور اسی طرح
تمام مسلمانوں کو یہ رعایت حاصل ہے اور صاحب تحفہ آنا عشریہ
نے جلالہ باب ۱۷ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ حرکات اضطراری محمل
غتاب ہیں ہے اور ان پر شکایت نہیں ہوتی۔

قانون مشہور ہے کہ اضطرورت یجوز المحظورات کہ مجبوری
کے باعث منع کام بھی مباح ہو جاتا ہے۔
جواب نمبر ۱۰ یہ روایت سند کے لحاظ سے ضعیف ہے
مراۃ العقول سے شرح کافی ملاحظہ کریں

سنی بھائیوں کی توپ کا ۲۳ واں گولہ کے متعلق

اور نیوگ میں فسق نہیں ہے
مولوی کریم دین سنی مؤلف کتاب آفتاب ہدایت نے ہر روز بھی
روایا ہے کہ متد اور نیوگ میں کوئی فرق نہیں ہے جب ہم آریا نیوگ پر
نیوگ کا موازنہ کرتے ہیں۔ تو وہ جواب میں متد پیش کرتے ہیں
جواب نیوگ شادی شدہ عورت سے اور متد غیر شادی شدہ عورت سے

نیوگ بندہ مذہب میں اس سے غیر کا نام ہے کہ شادی شدہ مرد کا اولاد
نہیں ہے اور وہ اپنی بیوی کسی دوسرے مرد کے پاس حرف کہنے سے روک کر نہیں ہے
اور وہ عورت اس مرد سے ذکا کر کے بچہ جنمے اور اس کا باہر مت شوہر صاحب اولاد
کہا ہے اور شوہر دار عورت سے جس طرح نکاح نہیں تو اس کی طرح اس سے متد
بھی نہیں ہوتا اور جو سنی مولانا یہ فرماتا ہے کہ شیعہ مذہب میں شوہر دار عورت سے
متد جاننے سے تو اس کا جواب ہے کہ مولانا صاحب جو فرماتا ہے بلکہ اس سے ذکا کر کے
تمام جہولوں پر ہانگ پھیر دی ہے۔

سنی علماء کا شیعوں کے خلاف ایک عجیب و غریب ملاحظہ ہو

مولوی خالد محمود سنی کوئی اور سنی بشریہ لڑائی نے سزا تحقیق متد صوفیوں
شیعوں کے خلاف جو بول کر اپنے جنس مند کو مزید اس طرح گتہ نہ فرمایا ہے کہ شیعوں
کی فریب کافی جلد متد ۲۵۰ میں لکھا ہے کہ شیعوں کے ہاں من اور بیٹوں سے نکاح

حلال ہے۔

جواب سنی علماء کا شیعوں کے خلاف یہ سراسر بہتان ہے

شیعوں کے نام کتاب حاضر میں اور تمام میں صاف لکھا ہے کہ ماں بیٹی
اور دیگر تمام خواتین جسک کھربا رہے کی آخری آیات میں جو وہ حرام ہیں
اور ان سے نکاح حرام ہے خود فریب کافی میں لکھا ہے تمام نکاح حرام ہیں

جواب نبرہ سنی فقہ میں امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ عمار سے نکاح

کے بعد حرام کرنے تو کوئی سزا نہیں ہے۔

اہانت کی معترض کتاب فتاویٰ قاضی خان جلد ۱ ص ۱۰۰ کتاب الحدود
سو ترویج بذات رحمہم صدمہ نعو الثنت والارخت والام
والعصمة والمخالفة لوجامعوا الاحد علیہ فی القول الی حقیقہ۔
ترجمہ اگر کوئی شخص ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے نکاح کرنا حرام ہے
مثلاً ماں بیٹی اور اس کے بعد بہتری بھی کرے اور یہ بھی کہے کہ میں
جاننا ہوں۔ کہ یہ عورتیں مجھ پر حرام ہیں تو امام اعظم فرماتے ہیں کہ ایسے شخص
پر کوئی حد لگنی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص شوہر دار عورت سے
نکاح کرے اور پھر بہتری کرے تو اس پر کوئی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی
شخص کسی عورت کو کوڑا پر لائے اور اس سے ذکا کرے امام اعظم فرماتے
ہیں کہ اس پر بھی سزا نہیں ہے نیز اگر کوئی شخص کسٹن بچی سے ذکا
کرے جو بہتری کے قابل نہ تھی۔ اس پر بھی سزا نہیں ہے

فزیح ۱۱ اگر ہر حوالہ غلط ہو تو یہ شک نہیں کہ چرچا ہے ہر جگہ سنی علماء
جواب نبرہ ۱۲ الامین سپاہ صحابہ کا چٹھا امام یزید بن معاویہ حرام رہا کرتا تھا

اہانت کی معترض کتاب فتاویٰ مولانا عبدالصغی ص ۱۹ ذکر عقیدہ در یزید۔

میں لکھا ہے کہ جب صحابہ کو یزید کی کاشرب خوری اور ترک نماز
اور زنا سے عمار کی حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے یزید کی بیعت توڑ
دی۔ نوٹ۔ نقل کفر کفر نبذنا عندنا شریف کتاب اشکاح میں لکھا ہے
کہ زمانہ جاہلیت کے پار نکاح کی نبی عاقبت سے بیان کیے ہیں۔ یا قرآن میں نکاح
کے عقائد کا ذکر ہے کسی طرح کا نبی شریف میں راوی نے جو سنی مذہب کا لفظ
عزیز بیان کیا ہے۔

اعراض، ششیوں میں ہے کہ مرد اپنی عورت کی شرمگاہ کو چوم سکتا ہے۔
نوٹ: بقول اولیسی یہ شرمگاہ نہ ہوتی تو پھر پیر کی زیارت گاہ پر تھی
جواب: سنی مذہب میں ہے۔ حوالہ اچھی فتویٰ نمبر سے گزرا ہے۔ کہ مرد اپنی
عورت کے فخذ میں اپنی شرمگاہ داخل کر سکتا ہے۔

نوٹ: بچہ کو روستے ہیں سنی مذہب میں بہت کچھ عبادت ہے۔
اعراض: ایشیہ حوالہ میں عادتہ الغریبہ حلال ہے۔ یعنی شرمگاہ کو رسول
کو دنیا حلال ہے۔

یہ بچہ کا بیچ مسد ہے کہ کینز جس طرح کسی میں سے باحوال
ہوتی ہے اس طرح تیل سے بھی حلال ہوتی ہے۔ اور اس میں کیا قباحت
ہوتی ہے مسائل فقہ میں خود اہانت کا اہس میں بہت اختلاف ہے۔

اعراض: شرمگاہ میں بیچ کینز پر بھی ہو سکتا ہے اور یہ بڑا آہستہ سوچا ہے
جواب: صحابہ کرام مشی پھر کینز اور پاؤ پھر سٹوڈیکر متفرق تھے
اور سنی بڑا آہستہ پر کینز بھی ہو سکتا ہے
اعراض: شرمگاہ بڑی ہے سیاہی اور بے برقی ہے اور بے شرمی ہے

جواب: صحابہ کرام سے تو اس کے اعتبار اسلام میں متعہ کیوں حلال ہوا۔
اس میں شک نہیں ہے کہ یہ اسلام میں متعہ حلال تھا۔ پس ہمارے
اہانت بھائی انصاف کی گسر دن کو گندہ چھڑکی سے ذبح نہ فرمائی
اور اس بات کا جواب دین کہ تمام غسلا خات متعہ کے خود
صحابہ کرام پر وارد ہوتے ہیں۔ اگر متعہ میں بقول آپ کے
بے عرق ہے تو اس جو چیز کو خدا تعالیٰ اور رسول پاک نے مجاہد
کی ماں بہن کے لئے کس طرح جائز فرمایا تھا۔

موافقہ سارہ خدا کی مسئلہ متعہ کے بارے عالم اسلام گزراش

ارباب انصاف شیعہ مذہب حق اور صحیح مذہب ہے۔ اور شیعہ قوم
ایک شیخ قوم ہے۔ اور اللہ پاک کی رحمت اور مولا علی کی نظر کرم سے
باعزت طور پر دنیا میں زندہ ہے۔ اور زندہ رہیگی۔ اور جو وہ مسلمان سے
بڑی دیر سے اختلافی مسائل میں اپنے عقیدہ پر قائم ہے۔ اور جب بھی
کسی سنی عالم نے ششیوں کے خلاف کوئی کتاب لکھی ہے۔ تو علم و شیعہ
نے اس کا جواب لکھا ہے۔ تاکہ کوئی جو با جواب مٹا دینے کیجو اونٹ
کو سمجھ بیٹھے۔ اور کوئی سنی عالم یہ نہ کہے کہ ہماری اس کتاب کا
شیعہ علماء جواب نہیں دے سکے۔ مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے اپنی کتب
منظرہ میں خوب تبصرہ فرماتے ہیں۔ اور مسئلہ متعہ پر سنی علماء نے مفصل
رسالے اور کتابچے اور کتابیں بھی لکھی ہیں۔ اور اس کتاب کے مقدمہ
میں دس عدد اہل سنی علماء کی میں نے نشاندہی کی ہے۔ کہ جنہوں نے
مسئلہ متعہ میں شیعہ کے خلاف خوب زہر افلا ہے۔ اور مذہب شیعہ کے
ظالموں مسئلہ میں اتنا جھوٹ بولا ہے۔ کہ دنیا بھر کے جھوٹوں کے پستان
نظر آتے ہیں۔ میں نے حدود انصاف میں رہ کر قرآن رحمت کی روشنی میں
تکلیح متعہ کی اباحت اور حجاز کو ثابت کیا ہے۔ اور سنی علماء کو
دعوت فکر ہے۔ کہ بے شک میرے اس رسالہ کا صرف برف جواب
لکھیں۔ تاکہ تصویر کے دونوں رخوں پر غور فرما کر کہ مسلمان صحیح بات
کو اپنی لیں۔

19 ستمبر 1915 بروز منگل اس رسالہ کے متودہ سے فراغت حاصل ہوئی۔
شادم علماء شیعہ وکیل محمد قاسم غلام حسین نجفی، ناظم خلیفہ شرف